سرمد شہید

سرمد شہید کا مزار جامع مسجد کے پورب دیوار کے سامنے شاہ ہمدان کے مزار کے قریب
جو دانا تو کرے اس مرقع کی مسجد سے متصل ہے سرمد شہید کے مزار پر چادر
چڑھی رہتی ہے لوگ اس کی پوجا اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں
سرمد کے مزار کی پیشانی پر یہ قطعہ تاریخ لکھا ہوا ہے

شاہ سرمد در عہد عالمگیر
گفت تاریخ آں مرد مسکین

چوں سفر ساختہ بخلد برین
لحد قدمہ شہید سرمد ای
۱۸ ربیع الثانی ۱۰۷۰ ہجری

۱۳۵ھ
کمال
الواح
الواح الفاروقیہ
صفحہ درم از عبدالرحمٰن قاضی
دردانا ذاکر نگر دہلی
1991

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رُباعیاتِ سرمد

اردو ترجمہ : بال مکند عرش ملسیانی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رباعیات سرمد

۱۹۹۲ء

جملہ حقوق محفوظ
برائے انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز

ناشر : وینا سیکری
ڈائرکٹر جنرل
انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز
آزاد بھون، اندر پرستھ اسٹیٹ
نئی دہلی - ۱۱۰۰۰۲

خوشنویس : ممتاز رقم، دہلی

تزئین و طباعت : دی - اے - پی انٹرپرائزز
۲۴ - ایچ، گرین پارک ایکسٹنشن
نئی دہلی - ۱۱۰۰۱۶

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ترتیب

		صفحہ
پیش لفظ	ڈاکٹر شنکر دیال شرما	۱
سرمد شہید	مولانا ابوالکلام آزاد	۱
رباعیاتِ سرمد		۲۵

24/7/2015

Sualeh Muzaffar Keen
9552562064
Pune
sualehkeen@gmail.com

SADAF MUNSHI
001-940-300-4803
sadafmunshi@unt.edu

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

246/315

فون

DR. IDRISA PANDIT

541- SANDBROOKE COURT

WATERLOO, ONTARIO-N2T 2H4

CANADA

519-885-0453

Email: takhtsulaiman@yahoo.com

PhD
Univ of Michigan USA
Nishita Tersal
M. 8494066691

M. ~~8494066691~~

USA. A +1 (636) 236-5453

Email

nTersal. @ gmail.com

Delhi — 9958657625

18/3/12

Filip Rucimaki

filipRucimaki@gmail.com

00482247023 74 Poland

941 2973 144 Iran

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیش لفظ

عاشق و عشق و بُت و بُت گر و عیّاری کیست
کعبہ و دَیر و مساجد، ہمہ جا یاری کیست
گر در آئی بہ چمن وحدتِ یکرنگی بین
غور کُن عاشق و معشوق و گل و خاری کیست

اس رباعی میں جو فلسفہ بیان کیا گیا ہے اس کی بنیاد تصوّف کا بنیادی تصوّر 'ہمہ اوست' ہے جو نہ صرف سرمد کی شاعری کا نچوڑ ہے بلکہ مولانا ابوالکلام آزاد کے اُن صوفیانہ خیالات کا خلاصہ بھی، جن کا اظہار مولانا کی تحریروں میں جا بجا ہوا ہے۔

اس کتاب میں مولانا آزاد کا مضمون 'سرمد شہید' اور سرمد کی رباعیات مع اُردو ترجمہ، جو تا ایں دم مختلف ذاتی لائبریریوں میں دستیاب تھیں، اب یکجا ہو کر قارئین کے سامنے کتابی صورت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ رباعیات، دو عظیم انسانوں کے درمیان ایک رابطے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سرمد جو ایک صوفی تھے اور مولانا آزاد، جنھوں نے اپنی تحریروں کے وسیلے سے زندگی بھر مسلکِ انسانیت کی اشاعت کی۔ اِن دونوں حضرات کے پیامِ انسانیت کی اہمیت و وقعت وقت کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور ان کی زندگی اور

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کارنامے ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

سرمد جن کا اسلامی نام 'سعید' تھا، صوبہ کاشان میں پیدا ہوئے جو ایران کا ایک مشہور تجارتی مرکز تھا۔ یہ شاہ عباس صفوی کا زمانہ تھا۔ سرمد کا تعلق آرمینیا (ارمنستان) کے ایک خوش حال خاندان سے تھا۔ اپنی تعلیم مکمّل کرنے اور قبولِ اسلام کے بعد انھوں نے اپنا موروثی پیشہ تجارت اختیار کیا۔ اُس زمانے میں بھی ایران اور ہندوستان کے مابین گہرے تہذیبی، معاشرتی اور اقتصادی تعلّقات قایم تھے۔ چناں چہ انھوں نے تجارت کے لیے ہندوستان کا انتخاب کیا۔ وہ ۱۶۳۱ء میں ہندوستان آکر شہر ٹھٹھ میں مقیم ہوئے جو سندھ کی مشہور بندرگاہ اور دارالخلافہ تھا۔ سرمد کی زندگی کے مفصّل حالات مولانا آزاد نے اپنے طویل مضمون میں قلم بند کر دیے ہیں جس کے مآخذ شیر خاں لودھی کی مرآۃ الخیال اور علی قلی والہ داغستانی کی ریاض الشعراء ہیں۔

مولانا آزاد کے والد مولانا خیر الدّین، نقشبندی اور قادریہ سلسلے کے پیر اور صوفی تھے۔ وہ اپنے مریدوں کے اصرار پر سرزمینِ حجاز سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے اور کلکتہ میں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گئے۔ مولانا آزاد کی ابتدائی تعلیم، قدیم مکتبی طریقے سے انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ، ان کے والد کی زیرِ نگرانی گھر پر ہی ہوئی۔ مگر آگے چل کر انھوں نے خاندانی روایت کی زنجیروں سے اپنے تئیں آزاد کر کے اپنے لیے نئی راہ انتخاب کی۔ وہ اپنے آبا و اجداد کی کورانہ تقلید پر خود کو آمادہ نہ کر سکے اور اپنی انفرادی تلاش و جستجو کو جاری رکھا۔ چناں چہ انھوں نے اپنے والد اور ان کے مریدوں کے پیہم اصرار کے باوجود اپنے خاندانی صوفی سلسلے کو جاری نہیں رکھا۔ ان کے والد کی خواہش تھی کہ ان کے بعد مولانا جانشین ہوں اور پیری مریدی کے سلسلے کو جاری رکھیں جس کے لیے مولانا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تیار نہ ہوئے۔ بعد میں وہ اہلِ جماعت کے اصولوں کی جانب راغب ہوئے جو مشہورِ عالم محدّث ابنِ تیمیہؒ کی مانند قرآن اور حدیث کی پیروی پر زور دیتے تھے۔ یہ مولانا آزاد کی شخصیت کا ایک پہلو تھا۔ دوسری جانب انھی مولانا آزاد نے سرمدؔ، جو ایک سرمست صوفی تھے، ان پر اس قدر پُرجوش مضمون لکھا کہ ایسا جوش اور اثر ان کی دوسری پُرجوش اور جذبات سے بھرپور شعلہ بیان تحریروں میں بھی نہیں ہے۔

مولانا کے ذاتی عقائد کا اندازہ ہمیں ان کی سرمدؔ سے بے پناہ عقیدت و محبّت سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ انھوں نے سرمدؔ کے جانی دشمن اور کٹّر مخالف ملّا قوی، جو انتہائی قدامت پرست اور متعصّب تھا، کی بجائے سرمدؔ کی مدح سرائی کی ہے اور اورنگ زیب کے مقابلے میں شہزادہ داراشکوہ کو ترجیح دی ہے۔ داراشکوہ نے اوپنشد کا فارسی زبان میں 'سرِّ اکبر' کے نام سے ترجمہ کیا ہے۔ وہ ہمیشہ مختلف عقائد اور مذاہب کے صحیفوں میں حقیقی سچّائی کا متلاشی رہتا تھا اور اس کے برعکس اورنگ زیب نے انھی سچّائیوں کا سختی سے گلا دبایا۔ یہاں تک کہ سرمدؔ کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

صوفیائے کرام سے مولانا کو کس درجہ عقیدت تھی اور ان کے دل میں بزرگانِ دین کا کس قدر احترام تھا، اس کا اندازہ ان کی تصنیف 'تذکرہ' (۱۹۱۹ء) کے اُن مضامین سے کیا جا سکتا ہے جہاں انھوں نے صوفیائے کرام کی قوّتِ برداشت، ضبط و تحمّل اور جرأت و ہمّت کو سراہا ہے جس کا مظاہرہ انھوں نے وقتاً فوقتاً حاکمانِ وقت کے ہاتھوں مصائب اور جبر و تشدّد برداشت کرنے میں کیا۔ تذکرہ کے مطالعے سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ گو مولانا وحدت الوجود کے قائل نہیں تھے جو تصوّف کا مرکزی تصوّر ہے مگر ان کے عقائد کا رُخ اسی جانب ہے۔ اس کا سب سے پہلے اندازہ ہمیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ان کے مضمون 'سرمد شہید' سے ہوتا ہے جو انھوں نے ۱۹۱۰ء میں تحریر کیا تھا بعد میں انھی خیالات کا اظہار انھوں نے 'تصوّرِ انسان' سمپوزیم منعقدہ ۱۹۵۱ء کے افتتاحیہ اجلاس میں اپنی افتتاحی تقریر میں بھی کیا تھا۔

'سرمد شہید' میں داراشکوہ کے بارے میں مولانا لکھتے ہیں کہ "وہ جس نیاز کیشی کے ساتھ مسلمان فقراء کے آگے سر جھکاتا تھا ویسی ہی عقیدت ہندو درویشوں کے ساتھ رکھتا تھا۔ اس اصول سے کون صاحبِ حال اختلاف کر سکتا ہے؟ کیوں کہ اس عالم میں بھی اگر کفر و اسلام کی تمیز ہو تو پھر عمیٰ اور بصیر میں کیا فرق رہ گیا؟ پروانے کو تو صرف شمع ڈھونڈنی چاہیے۔ اگر صرف شمعِ حرم ہی کا شیدا ہے تو سوز طلبی کامل نہیں۔

عاشق ہم از اسلام خرابست و ہم از کفر
پروانہ چراغِ حرم و دیر نداند "

مولانا کا یہ نظریہ ان کے آخری دور کی تحریروں میں زیادہ وضاحت کے ساتھ ہمارے سامنے آیا ہے جہاں انھوں نے تصوّف اور ویدانت کے فلسفے میں خوبصورتی کے ساتھ مماثلت دکھائی ہے اور بتایا ہے کہ ان دونوں میں 'انسان کا تصوّر' کیا ہے۔ اس موضوع پر یونسکو کے زیر اہتمام منعقدہ سمپوزیم تصوّرِ انسان میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا کہ "گیتا میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اے ارجن! آج پوری کائنات میں کوئی بھی شئے، چاہے وہ متحرک ہو یا جامد، تم جو بھی دیکھنے اور پانے کی آرزو رکھتے ہو، وہ سب میری ذات میں موجود ہے۔" اسی خیال کو ایک صوفی شاعر نے عربی میں یوں ادا کیا ہے "تمھارا جسم گو مختصر اور محدود ہے مگر تم جان لو کہ پوری کائنات اس میں سمائی ہوئی ہے۔" مولانا آزاد کے نزدیک بنی نوع انسان کو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

فرقوں، قوموں اور مذہبوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ ترجمان القرآن میں انھوں نے وحدتِ دین کو اسلام کا بنیادی تصوّر تسلیم کیا ہے جو اصل میں تصوّف کی بنیاد ہے۔ دنیا کے دوسرے مذاہب کے فلسفے میں بھی یہی تصوّر کارفرما ہے۔

قانونِ الٰہی کی راہ کائنات ہستی کے ہر گوشے میں ایک ہی ہے۔ وہ نہ تو ایک سے زیادہ ہو سکتی ہے نہ باہمدگر مختلف۔ پس ضروری تھا کہ پیغامِ ہدایت بھی روزِ ازل سے ایک ہی ہوتا اور ایک ہی طرح سے انسانوں کو مخاطب کیا جاتا۔ چناں چہ قرآنِ پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جتنے پیغمبر پیدا کیے وہ خواہ دنیا کے کسی بھی گوشے اور کسی بھی زمانے میں ہوئے ہوں۔ سب کی راہ ایک ہی تھی اور وہ سب اللہ تعالےٰ کے ایک ہی عالم گیر قانونِ سعادت کی تعلیم دینے والے تھے۔ یہ عالم گیر سعادت کیا ہے؟ ایمانِ کامل اور اعمالِ صالح۔ یعنی ایک پروردگار کی عبادت اور نیکی و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی دین کے نام پر دنیا میں ہو رہا ہے وہ دینِ حقیقی کی تعلیمات کے برعکس ہے۔

سرمد کی شاعری میں اور مولانا آزاد کے مضمون 'سرمد شہید' میں انسانیت کے اسی عالم گیر تصوّر اور پیام کی گونج سنائی دیتی ہے۔ میں اپنی تحریر کو مولانا کے عزیز دوست اور عظیم صوفی لوئی میسنیون کے الفاظ پر ختم کر دوں گا جو انھوں نے مولانا کے انتقال سے تین برس قبل ۱۹۵۵ء میں ان سے پیرس میں آخری ملاقات کے حوالے سے کہے تھے۔ "مولانا میری مجاہدانہ تلاش و کوشش کو سمجھتے تھے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور سرمد و داراشکوہ کی مانند انھیں سراہتے تھے۔ اسی لیے وہ ہوائے مخالف میں چراغ جلائے رکھنے کی میری جدّوجہد پر ہنسے نہیں بلکہ میری ہمّت افزائی کی۔ یہ ان کی زندگی کا آخری کارنامہ تھا کہ انھوں نے میرے مقصدِ جہاد کو سمجھا اور میری صحیح راہ نمائی کی۔ اللہ وحدہٗ۔"

ڈاکٹر شنکر دیال شرما

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد شہید

آنانکہ غم تو برگزیدند ہمہ — در کوے شہادت آرمیدند ہمہ
در معرکۂ دو کون فتح از عشق است — با آنکہ سپاہِ او شہیدند ہمہ

خواجہ صاحب مُصر ہیں کہ سرمد پر کچھ لکھوں اور میرا یہ حال ہے کہ سفر میں ہوں اور اپنے حیات کدہ یعنی کتب خانہ سے تیرہ سو میل دور ہوں۔ تاہم بعض اصرار ایسی زبانوں سے ہوتے ہیں جن کا جواب صرف تعمیل ہی ہوتا ہے مجبوراً مرقع کی جگہ خاکے کی چند ٹیڑھی لکیریں صفحوں پر کھینچ دیتا ہوں۔

عہدِ عالمگیری اور اس کے بعد جس قدر فارسی تذکرے لکھے گئے ان میں بالعموم سرمد کے عنوان سے چند سطریں ملتی ہیں لیکن اوّل تو قدیم تذکروں کے حالات اس قدر مختصر اور ناکافی ہوتے ہیں کہ اگر زندگی میں ان کے نام خطوط لکھے جاتے تو لفافے کے لیے پورا پتہ بھی میسّر نہ آتا۔ اور پھر جو کچھ ہوں دقّت یہ ہے کہ اس وقت سامنے نہیں میں نے عہد عالمگیری کی تاریخوں کو دیکھا کہ شاید حوادث و واقعات کے ضمن میں کچھ حالات مل جائیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پولٹیکل عاقبت اندیشوں نے قلم کو روک لیا تھا۔ مرزا محمد کاظم نے عالمگیر کے حکم سے تمام سوانح و حالات بقیدِ سنین قلم بند کرنے شروع کیے لیکن صرف ۱۰ سال ہی کے حالات

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

لکھے تھے کہ حکماً یہ سلسلہ بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد شاہ عالم کے عہد میں نواب عنایت اللہ کو خیالِ تکمیل ہوا۔ اس کے اشارے سے مستعد خاں نے بقیہ چالیس سال کے سوانح قلم بند کیے اور ابتدائی دہ سالہ مجموعہ کا انتخاب شامل کر کے مآثر عالمگیری نام رکھا۔ میں نے ۱۰۱۷ھ ہجری کے حالات کی ورق گردانی کی کہ یہی سرمد کی شہادت کا سن ہے مگر حالات کا ملنا ایک طرف، معلوم ہوتا ہے کہ پوری مستعدی کے ساتھ تاریخ کے صفحوں کو بچایا گیا ہے کہ اس شہیدِ عشق کے جامہ خونچکاں کی قطرہ افشانی سے حاشیے پر کہیں دھبّے نہ پڑ جائیں لطف یہ کہ اسی سال شاہ عباس ثانی اور حسین پاشا رومی (غالباً والیِ حجاز) کے سفراء آئے تھے اُن کے حالات کی سطریں صفحے کی انتہا تک پہنچ کر بھی آگے بڑھنے سے نہیں رکتیں خیر یہ حالات بھی کچھ نہ کچھ اہمیت رکھتے تھے۔ طرّہ بریں یہ کہ اس سال نواحِ دہلی میں کہیں چند لڑکے شاہ و وزیر کی نقل کھیل رہے تھے ان میں ایک کوتوال اور ایک مجرم بھی تھا مصنوعی کوتوال نے غیظ و غصّہ میں آکر مصنوعی مجرم کو اصلی سزا دے دی۔ نصف صفحے کے قریب اس حادثۂ عظیم اور داستانِ اہم کی نذر کیا گیا۔ مورّخ کی نظر کا جب یہ حال ہو تو ظاہر ہے کہ ایسے قصّوں کے ہجوم میں سرمد بیچارے کی نعش کیوں کر نظر آتی۔

خافی خان کی منتخب اللباب عہد مغلیہ کی مشہور ترین تاریخ ہے جس نے اورنگ زیب کے حالات اس تفصیل سے لکھے ہیں گویا صرف یہی زمانہ موضوعِ کتاب ہے۔ قیاس کہتا تھا کہ اس نے یہ واقعہ نظر انداز کر دیا ہوگا کیوں کہ عالمگیری عہد کا قلم اس کے ہاتھ میں نہ تھا جس کو ہر قدم پر روک لیے جانے کا اندیشہ ہو۔ مگر جب اسے کھولا تو ہزار صفحے کے سوانح میں ایک لفظ بھی سرمد کی نسبت نہ تھا۔ سچ یہ ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا راز مورخ کا قلم ہے۔ آج کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی باگ میں کتنی گرہیں ڈال دی گئی تھیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد کی شہادت کا وہی سن ہے جس سن میں کوچ بہار اور آسام پر چڑھائی کی گئی اس لیے دونوں تاریخوں نے اس سال کے حالات کا نصف حصّہ اسی فتح یابی کی داستان سرائی میں صرف کر دیا۔ فتح آسام کی اہمیتِ بیان میں شک نہیں مگر مستعد خاں کو کیا معلوم تھا کہ تماشا گاہ عالم میں ایسی آنکھیں بھی ہیں جو اس شادمانی فتح پر تو غلط انداز نظر نہ ڈالیں گی مگر اس غم اثر شکست پر ہمیشہ خونچکاں رہیں گی جو ایک مجنونِ لیلیٰ حقیقت کو دار پر کھینچ کر معرکۂ حق پرستی میں عالمگیر کو نصیب ہوئی!

قصّہ مختصر با ایں ہمہ دو کتابیں ایسی پیشِ نظر ہیں جن سے زیادہ تر معتبر راوی سرمد کے لیے نہیں ہو سکتے۔ پہلا شخص شیر خاں لودی ہے جو بغیر کسی واسطے کے عالمگیری عہد کے واقعات لکھتا ہے کیوں کہ اسی عہد کا تذکرہ نویس ہے اس کا تذکرہ مرأۃ الخیال میرے ساتھ ہے۔ دوسرا شخص علی قلی خاں داغستانی عہد محمد شاہ کے امراء میں سے ہے جس نے نہایت تفحص و احتیاط سے شعرائے فارسی کا تذکرہ ریاض الشعرا مرتب کیا۔ اس کا قلمی نسخہ مصنف ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے کتب خانے میں موجود ہے اور زیادہ تر حالات میں نے اسی سے لیے ہیں۔ یہ گو عہدِ محمد شاہ میں لکھا گیا ہے لیکن سرمد کے حالات کے لیے ایک واسطے سے زیادہ دُور نہیں۔ اس کے علاوہ تمام تذکروں نے جو کچھ لکھا ہے۔ ذہن میں کچھ نہ کچھ تو محفوظ ہے۔ ایشیاٹک سوسائٹی میں ایک بیاض قلمی عہد عالمگیر ثانی کے کسی خوش مذاق شاعر سراج الدین سراج کی جمع کی ہوئی ہے۔ اس میں کہیں کہیں حالات بھی دیے ہیں۔ چند باتیں اس سے جمع کی ہیں غرض کہ گلدستہ تو بنا مگر چند پتوں اور پنکھڑیوں کو دامن میں لے لیا ہے کہ مشہد سرمد میں جاؤں تو خالی ہاتھ کیا جاؤں۔ (ابوالکلام دہلوی)

سرمد کی اصل قومیت اور مذہب کو صاف نہیں بتلاتا۔ مصنف مرأۃ الخیال کا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیان ہے کہ "اصلش از فرنگستان وارمنی بود" مگر باقی تذکرے یہودی الاصل بتلاتے ہیں۔ راز داغستانی اس پر اتنا اور بڑھاتا ہے کہ وطن کاشان تھا مگر یہ خیال باہم متناقص نہیں کیوں کہ ایران میں قدیم سے ارمنیوں کی وسیع آبادی موجود ہے جو بالعموم مسیحی اور بعض بعض یہودی ہیں۔ اب تو انھوں نے یکسر یورپین طرز معاشرت اختیار کر لی ہے اور تحصیل علومِ جدیدہ میں تمام ایرانی جماعتوں سے پیشرو ہیں۔ مگر ایک صدی پیشتر تک ان میں مذہب کے سوا کوئی بات مسلمانوں سے مختلف نہ تھی۔ ان میں سے بعض اسلامی علوم و آداب کو اس حد تک حاصل کرتے تھے کہ مسلمانوں کی تعلیم یافتہ صحبت میں شریک ہو سکتے تھے۔ چنانچہ تذکروں میں متعدد شعراء کے حالات ملتے ہیں جو ارمنی اور مسیحی تھے مگر ان کے اشعار ایران کے مسلمان خوش گو شعراء کے کلام سے کسی طرح کم نہیں۔ سرمد کا خاندان بھی ارمنی اور یہودی ہوگا کاشان میں متوطن ہوں گے۔ ارمنی ہونے کی وجہ سے لوگوں کو خیال پیدا ہوا ہوگا کہ فرنگی ہے اور ایک باہر کے غیر معروف آدمی کی نسبت ایسا دھوکا ہونا کچھ عجیب نہیں۔

آفتاب جب چمکتا ہے تو باغ و چمن کو نہیں ڈھونڈھتا کہ اپنی کرنوں کا انھیں نشیمن بناؤں۔ اس کا فیضان ضو بخش مبدء فیاض کی طرح فیض عام ہے۔ محل سرائے شاہی کے کنگروں کے طلائی کلس اگر اس کی ضو فشانی سے چمک اٹھتے ہیں تو کیا جنگل کے خشک درختوں کی شاخوں پر سنہری رنگ نہیں چڑھ جاتا۔ میں کیا کہہ رہا ہوں؟ میرا مقصد نظامِ شمسی کے مرکز سے نہیں بلکہ آفتاب اسلام سے ہے۔ اس اقیانوس تجلی کی لہریں اٹھیں تو انھوں نے پہلے تو اپنے جسم و خون اور قوم کے قائم کیے ہوئے امتیازات کو خس و خاشاک کی طرح بہا دیا پھر سیرابی کا وقت آیا تو احرار قریش اور ارقاے حبش بطحا و یثرب اور عجم و فرنگ تاجدار داغستان اور بادیہ نشین عرب، ادنیٰ و اعلیٰ، دور و نزدیک سب کو یکساں طور پر شریکِ فیض کیا صرف

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صلاحیت اور اثر پذیری معیارِ فیض رسانی تھی کہ ہر قوم اور ہر زمین بقدر صلاحیت حصّہ یاب ہوئی۔ بوجہل قریشی تھا اور خزانے کے پاس مگر مدت العمر محروم رہا۔ بلال حبشی اور سہیل رومی تھا پھر کس قدر دور مگر ان کے دامن دیکھے تو مالا مال تھے۔ ابر کرم کہاں نہیں برستا؟ مگر ہر زمین لالہ زار نہیں بن جاتی تھی ؎

توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے
آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا

یہ اسی فیاضانہ فیض بخشی کا نتیجہ تھا کہ عرب گو مبداء و منشاء اسلام تھا مگر اس کی کوئی خصوصیت نہیں رہی۔ نومسلم قومیں جو دور دراز ملکوں سے آتی تھیں ہر علم و فن میں اس طرح دست بر علم ہوئیں کہ خود عرب کو ان کے لیے اپنی صفیں توڑ دینی پڑیں۔ یہاں تک کہ آج زاجم و رجال کی کتابیں اُٹھا کر دیکھتے ہیں تو کوئی علم و فن ایسا نظر نہیں آتا جس پر نومسلم قوموں کا تسلّط نہ ہو حتیٰ کہ فقر و تصوّف جس کی مذہب کے تالے میں پرورش ہوتی ہے اس کی تاریخ بھی نومسلم اشخاص کی خود فروشیوں کی منّت پذیری سے آزاد نہیں۔ بات یہ ہے کہ خدا کی محبّت کی طرح اسلام کی بے دریغ فیض بخشی بھی اس طرح عام تھی کہ نسبت و قومیت اور رنگ و خاندان سے اسے کیا سروکار۔

اس عام فیض بخشی کی ایک نمایاں نظیر سرمد کی سوانح عمری بھی ہے۔ وہ ایران کے کسی ارمنی خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور مذہباً یہودی یا عیسائی تھا۔ آغاز عمر ہی میں فیضان الٰہی کی نظرِ انتخاب پڑی اور جذب ہدایت کی کشش نے مشرف باسلام کیا۔ خاندانی نام کا پتہ نہیں چلتا اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبولِ اسلام کے بعد کیا نام رکھا گیا۔ عام طور پر صرف سرمد ہی کے لقب سے تذکروں میں ذکر کیا گیا ہے اور سچ یہ ہے سرمد کا بے نام ہونا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جائے تعجب نہیں کیوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی شرع میں بے نام و نشانی تو رکن اوّلین بلکہ شرطِ ایمان ہے ع

باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم

لیکن بعض تذکروں میں "سعید اے سرمد" کے عنوان سے اس کے حالات درج کیے گئے ہیں۔ اس سے قیاس ہوتا ہے کہ اسلامی نام کا ایک جزو شاید لفظ سعید ہوگا جو بقاعدہ تخفیف تخلص کے ساتھ مشہور ہوگیا۔

تحصیل علمی کا حال معلوم نہیں لیکن تذکرے متّفق اللفظ ہیں کہ علم و فضل اور عربیت میں درجہ کمال رکھتا تھا اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ تحصیل علمی اس زمانے کے نصاب کے مطابق کامل ہوگی۔

ابتدائی پیشہ تجارت تھا۔ ایران سے تجارتی اموال لے کر ہندوستان کی طرف بڑھا کہ اس زمانے میں علم و فن کی طرح جنس و متاع کی بھی نمائش گاہ ہندوستان تھا مگر یہ جوان تاجر جو بے خبر ہندوستان کی طرف قدم راں تھا نہیں جانتا تھا کہ وہاں پہنچ کر کس تجارت میں اپنا تمام سرمایہ لگا دینا پڑے گا۔ وہ شاید ایرانی مصنوعات فروخت کر کے ہندوستان کی قیمتی اجناس اور محسود عالم کانوں کے لعل و الماس خریدنا چاہتا تھا لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ قضا و قدر اس کے خلاف فیصلہ کر چکی ہے۔ تجارت تو اُسے بہر صورت آخرِ حیات تک کرنا پڑے گی مگر ذخارف مادے کی تجارت گاہوں میں نہیں بازارِ حسن و عشق میں۔ جہاں سونے چاندی کی جگہ دل صد پارہ اور جگر صد زخم خوردہ کا سکّہ رائج ہے، اور جہاں کی تجارت یہ ہے کہ صبر و شکیب، ہوش و خرد، دل و جگر دے کر ایک غلط انداز نظر، ایک چینِ جبیں، ایک تغافل پیشہ نگاہ خرید لیجیے کہ اس سہل قیمت پر یہ متاع مشکل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مفت ہے ؎

صد ملکِ دل بہ نیم نگہ میتوان خرید
خوبان درین معاملہ تقصیر می کنند

اور صرف اتنا ہی نہیں کیوں کہ یہ تو اس بازار کی نمائشی اور سامنے کی چہل پہل ہے۔ اگر ہمّت قدم آگے بڑھائے تو پھر وہ آخری سودا بھی کرنا پڑے گا جس کی قیمت فقط جان ہے اور جس میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ حیات کا لبریز پیمانہ خون شہادت کے ایک لبریز جام سے بدل لیا جاتا ہے اور ثمنِ بخسٍ کے معاوضہ میں اگر یوسف ملے تو کون خیرہ نظر ہے جو اس متاع کا مشتری نہ ہو؟ ؎

دو عالم نقد جان بر دست دارند
ببازاری کہ سودائے تو باشد

اس زمانے میں ایرانی سیاح عموماً سندھ ہو کر ہندوستان آتے تھے۔ سندھ کے شہروں میں ٹھٹھ ایک مشہور شہر تھا جس کو اب نئے جغرافیہ میں گمنامی کا خانہ نصیب ہوا ہے۔ یہی ٹھٹھ وہ سینائے مقدّس تھا جو سرمد کے لیے تجلّی گاہِ ایمن بنا اور لیلائے حسن نے روزِ اوّل اپنے چہرے سے نقاب اُلٹی۔ کہتے ہیں کہ ایک ہندو لڑکا تھا جس کی چشمِ کافر نے یہ افسوں طرازی کی اور ایسا ہونا کچھ مستبعد نہیں۔ کیوں کہ عشق خیز دلوں کو دو نیم کرنے میں بخیہ گر کی سوئی اور جلّاد کی تیغ دونوں برابر ہیں۔ یہاں تجارت میں خریدار عموماً بے پروا و بے نیاز مگر صاحب جنس غرض مند ہوتا ہے پھر جو لوگ کہ اپنے دلوں کو ہاتھوں پر بطرزِ نظر رکھے ہوئے خریدار ڈھونڈھتے ہوں انھیں تو حق ہے ہی نہیں کہ خریدار میں خالص اوصاف کے طالب ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سادہ لوح ایرانی تاجر بھی متاعِ دل کی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کس مپرسی سے تنگ آگیا تھا اور خود خریدار کو بیتابانہ ڈھونڈھ رہا تھا جب خریدار مل گیا تو نظر اُٹھا کے دیکھا نہیں کہ کون ہے اور کیا لے کے آیا ہے۔ اسی کو غنیمت سمجھا کہ دل جیسی متاع ارزاں کی ایک چشم سحر کار طالب ہے اور بلا تامّل یہ سودا منظور کرلیا ؎

دلال عشق بود و خریدار جانستاں

خود را فروختیم چہ سودا بما رسید

سرمد کو آیندہ جس صحرا میں بادیہ پیمائی کرنی تھی یہ اس کی طرف پہلا قدم تھا اور کچھ سرمد ہی کی خصوصیت نہیں۔ عشق خواہ کسی عنوان ہو منزل حقیقت کا کیا ذکر عشق تو وہ دروازہ ہے کہ جس سے گزرے بغیر انسان انسان نہیں ہوسکتا جس کے دل و جگر میں ٹیس اور آنکھوں میں تری نہیں۔ اس کو معنیِ انسانیت سے کیا واسطہ؟ تم نے اکثر دیکھا ہوگا کہ زاہد معتکف بھی باایں ہمہ تعبس و تقشف جب اپنے زاویۂ عبادت میں سرزانو ہوتا ہے تو حور و غلمان کی مسکراہٹ سے لطف لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یعنی جو خشک دماغ مسجد کے گوشوں اور حجروں میں دوست کو ڈھونڈھتے ہیں انھیں بھی اس تصوّر کے بغیر چارہ نہیں ؎

حورِ جنّت جلوہ بر زاہد دہد در راہِ دوست

اندک اندک عشق در کار آورد بیگانہ را

یہی وجہ ہے کہ جو سوداز دگانِ حقیقت شاہد ازلی کے جان دادہ ہیں انھیں بھی عشق مجازی کے کوچوں میں در و دیوار سے سر ٹکراتے دیکھا گیا ہے۔ کیوں کہ دل جب تک لذّت آشنائے درد نہ ہو، برف کی ایک قاش ہے جس کو پانی بنتے دیکھا مگر آگ میں جلتے ہوئے کبھی نظر نہ آئی۔ حالاں کہ انسانیت کا مفہوم یکسر سوز و گداز ہے اور عشق کا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کلیسا آتش کدہ ہے یہاں وہی آتش طلب قدم رکھ سکتے ہیں جو اپنے دلوں کو اس آتش کدے پر نذر چڑھا دیں اور پھر دامن سے ہوا دیتے جائیں کہ کہیں شعلوں کی بھڑک کم نہ ہو جائے ؎

افسردہ را نصیب نباشد دلِ کباب
آن یابد این نوالہ کہ جہانِ آتش است

عشق الٰہی کی پہلی شرط یہ ہے کہ ماسوا کی طرف سے آنکھیں بند کر لی جائیں مگر انسان آب و گل تعلقات میں اس طرح پابہ گل ہے کہ جب تک دل پر درد کی کوئی محکم چوٹ نہ لگے ادھر سے ٹوٹ نہیں سکتا۔ مکھی جب شہد پر بیٹھ جاتی ہے تو جب تک اُڑائیے نہیں، نہیں اُڑتی۔ انسان کا دل جب تک چوٹ نہ کھائے دنیا کی لذّتوں کو نہیں چھوڑتا۔ یہ چوٹ صرف عشق ہی کے ہاتھوں لگ سکتی ہے۔ عشق ہی کا فرشتہ اپنے بازوؤں میں وہ مافوق الفطرت طاقت رکھتا ہے کہ اس کی تیغ کا پہلا ہی وار خون کے تاروں سے بندھے ہوئے رشتوں اور دُنیا کی دل فریبیوں کی جکڑی ہوئی زنجیروں کو دو ٹکڑے کر دیتا ہے اور دل جب ہر قسم کی بندشوں سے آزاد ہو کر اپنے آپ کو دیکھتا ہے تو حلقۂ ازل کے سوا اور کوئی بیڑی پاؤں میں نہیں ہوتی۔ اسی درد کے لیے عارف عطار بے قرار و فغاں ساز ہے کہ ؎

کفر کافر را و دین دیندار را
ذرّۂ دردی دل عطّار را

غور کرو جس مُردہ دل کو کبھی یہ وقت خوش نصیب نہ ہوا کہ کسی بند نقاب کے ٹوٹنے کے تصوّر میں اپنے خرمنِ ہوش و حواس پر بجلیاں گرائے اس کو شاہد حقیقت کا نظارہ حواس ظاہری سے کب کھو سکتا ہے؟ جس افسردہ نفس نے اپنی عزیز اور

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شیریں راتیں کسی نرگس خواب آلود کی یاد میں نہ کاٹی ہوں۔ اس کو معشوق حقیقی کی یاد میں بے چین راتیں کب نصیب ہوں؟ جس خیرہ دماغ نے اپنے سرمایۂ عجز و نیاز کو کسی مغرور ناز کی کج ادائیوں اور بے نیازیوں پر نثار نہ کر دیا ہو وہ خود پسندی اور وجود آرائی کے بُت کیوں کر توڑ سکتا ہے؟ جس بے حس کو کسی پیکرِ حسن کی صدائے شیریں نے مبہوت اور لایعقل نہ کر دیا ہو اس کو سازِ ازل کی نغمہ سرائی پر کیوں کر وجد آئے۔ غرض کہ جس بدنصیب کو کسی مست حسن کی نگاہ بے محابا بے خود نہ کر سکی اُسے جلوۂ طور پر کیوں غش آنے لگا؟ جو فتیلہ پہلے جل چکا ہو وہ فوراً آگ پکڑ لیتا ہے لیکن نئے فتیلے کو بہت دیر تک آگ دکھلانی پڑتی ہے۔ ؎

محبّت با دل غمدیدہ اُلفت بیشتر گیرد
چراغی را کہ دودی ہست در سر زود تر گیرد

ناظرین اگر جویائے حسن ہیں تو روئے پنہاں کے نظارے کے کیوں کر منتظر ہیں؟ انھیں تو پردۂ نقاب کی زیبائی پر ہی لوٹ جانا چاہیے۔ کنعاں کی گم کردہ پسر آنکھوں نے جلوۂ یوسفی کا انتظار نہیں کیا۔ پیراہن یوسفی کی بو پاتے ہی آنکھیں کھل گئیں کہ اَنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔ یہی وجہ ہے کہ مے خانۂ حقیقت میں جب مجلس گرم ہوتی ہے تو پہلے جام و مینا کا دور چلتا ہے اور جب اس کے تلخ گھونٹ گوارا ہو جاتے ہیں تو پھر خود ساقی اپنے چہرے سے نقاب اُلٹ دیتا ہے کہ اب جام و سبو کی ضرورت نہیں اس کی نگاہِ نشہ خیز سے خود رفتگی و خود گذشتگی حاصل کیجیے ؎

می حاجت نیست مستی ام را
در چشمِ تو تا خمار باشد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد کے آگے بھی یہ جام رکھا گیا اور جام کی خوبی بہت کچھ جام پیش کرنے والے ہاتھ کی رعنائی پر منحصر ہے اس لیے ہم اس ہندو لڑکے کو بھولنا نہیں چاہتے جس کی نگاہِ لیلیٰ روش نے سرمد کو مجنوں بنایا۔ مگر افسوس کہ ہر عاشق قیس و فرہاد کی قسمت کو کہاں سے لائے؟ سرمد کے لیلیٰ کا زیادہ سے زیادہ حال جو معلوم ہوتا ہے یہی ہے کہ ایک ہندو لڑکا تھا اور غور کیجیے تو یہ بھی بہت ہے کیوں کہ بازارِ عشق میں جب سودا چکایا جاتا ہے تو یہ کب دیکھا جاتا ہے کہ خریدار کون ہے اور کیا قیمت مل رہی ہے؟ ؎

مرا فروخت محبّت دلی نمیدانم
کہ مشتری چہ کس است و بہائے ما چند ست

اربابِ تذکرہ اس میں بھی ہم آہنگ نہیں کہ یہ واقعہ کہاں ہوا۔ والہٗ داغستانی لکھتا ہے کہ بندر سورت میں اور آزاد بلگرامی نے اپنے کسی تذکرے میں عظیم آباد پٹنہ لکھا ہے لیکن ان سب میں مرأۃ الخیال قدیم العہد ہے اور اس کا بیان ہے کہ "در اثنائے تجارت بشہر تتہ او بر ہندو پسرے عاشق گشت" اس لیے ہم نے اس کو ترجیح دی ہے بہرکیف بجلی کہیں گرے دیکھنا یہ ہے کہ دہقان کے خرمنِ سوختہ کا کیا حال ہوا۔

عشق کی شورش انگیزیاں ہر جگہ یکساں ہیں۔ ہر عاشق گو قیس نہ ہو مگر مجنوں ضرور ہو جاتا ہے اور جب عشق آتا ہے تو عقل و حواس سے کہتا ہے کہ میرے لیے جگہ خالی کر دو۔ سرمد پر بھی یہی حالت طاری ہوئی اور جذب و جنون اس طرح چھایا کہ ہوش و حواس کے ساتھ تمام مال و متاعِ تجارت بھی غارت کر دیا۔ دُنیوی تعلقات میں سے جسم پوشی کی بیڑی باقی رہ گئی تھی۔ بالآخر اس بوجھ سے بھی پاؤں ہلکا ہو گیا کہ پابندیاں تو مدعیانِ ہشیاری کے لیے ہیں مجنوں لایعقل مرفوع القلم ہوتے ہیں۔ ؎

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خطا بمردم دیوانہ کس نمی گیرد
جنون نداری و آشفتہ ای، خطا اینجاست

بیاباں نوردی عالم عشق کی سیر و سیاست ہے کہ اسی سے انسان کی عقل تجربہ کار و پختہ ہوتی ہے۔ "مجنوں" جو صف عشاق میں نمایاں نظر آتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ صحرا گردی میں کوئی اس کا حریف نہیں۔ سرمد نے بھی مدتوں صحرا کی خاک چھانی۔ سندھ کے ریگ زاروں پر تلوے گرم کیے۔ ہندوستان کے گرم و سرد موسموں کو یکساں عریانی میں کاٹ دیا اور بالآخر جب یہ عقدہ کھلا کہ ؎

بیہودہ چرا در طلبش می گردی
بنشین! اگر او خداست خود می آید

تو پھر ایک مستقر کی تلاش ہوئی جہاں بیٹھ کر عشق کے آخری امتحان کا انتظار کیا جائے لیکن جب نتیجہ یہی تھا تو پھر یہ بیاباں نوردی کیوں تھی؟ مگر نہیں خود کہہ چکا ہوں کہ یہ بھی عشق کے قانون کمال میں داخل ہے اور عشق کے قانون میں ؎

یکی از دستگیری ہای عشق است
عزیزان را بخواری برکشیدن

یہ وہ زمانہ تھا کہ عنقریب بساطِ ہند پر عالمگیر ایک نئی چال چلنے والا تھا اور شاہ جہانی حکومت کا عہدِ آخری اور شہزادہ داراشکوہ ولی عہدِ سلطنت تھا۔ سلسلۂ مغلیہ میں داراشکوہ ایک عجیب طبیعت اور دماغ کا شخص گذرا ہے اور ہمیشہ افسوس کرنا چاہیے کہ تاریخِ ہند کے قلم پر اس کے دشمن کا قبضہ رہا، اس لیے اصلی تصویر پولیٹکل چالوں کے گرد و غبار میں چھپ گئی وہ ابتدا سے درویش دوست اور صوفیانہ دل و دماغ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کا شخص تھا اور ہمیشہ فقرا اور ارباب تصوّف کی صحبت میں رہتا تھا۔ اس کی بعض تحریرات جو دست بردِ حوادث سے بچ گئی ہیں بتلاتی ہیں کہ ان کا لکھنے والا خود بھی ذوق و کیفیت سے خالی نہیں۔ اس کے صاحب ذوق ہونے کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ تلاشِ مقصد میں دیر و حرم کی تمیز اٹھا دی تھی اور جس نیاز کیشی کے ساتھ مسلمان فقراء کے آگے سر جھکاتا تھا ویسی ہی عقیدت ہندو درویشوں کے ساتھ رکھتا تھا اس اصول سے کون صاحب حال اختلاف کر سکتا ہے کیوں کہ اگر اس عالم میں بھی کفر و اسلام کی تمیز ہو تو مراعمی اور بصیر میں کیا فرق باقی رہ گیا؟ پروانہ کو تو شمع ڈھونڈھنی چاہیے اگر صرف شمع حرم ہی کا شیدا ہے تو سوز طلبی کامل نہیں ؎

عاشق ہم از اسلام خرابست و ہم از کفر
پروانہ چراغِ حرم و دیر نداند

سرمد جوش جنوں میں پھرتا ہوا جب شاہجہاں آباد دہلی پہنچا تو قضا نے اشارہ کیا کہ قدم روک لیے جائیں کیوں کہ جس جام کی تلاش ہے وہ اسی مے خانے میں ملے گا۔ مصنف مراۃ الخیال جو عالمگیر پرستی کے معبد میں صف اولین کا طالب ہے، لکھتا ہے کہ "چوں خاطر سلطان دارا شکوہ بجانب مجانین میل داشت صحبت بوے درگرفت" بے چارہ علی شیر ابھی ہوشیاری و دیوانگی ہی کی بحث میں سر مار رہا ہے اسے کیا خبر کہ دنیا میں ایسی ترازو بھی ہیں جن کے ایک پلّے میں اگر دیوانگی رکھ دی جائے تو دوسرا پلّہ تمام عالم کی ہوشیاری رکھ دینے سے بھی نہیں جھک سکتا اور پھر ایسے خریدار بھی ہیں جن کو اگر ہوش و حواس کا تمام سرمایہ دے دینے سے ایک ذرّہ جنون مل سکتا ہو تو بازار یوسف کی طرح ہر طرف سے ہجوم کریں۔ بہر کیف خواہ کچھ ہو عالمگیر کی ہوشیاری سے تو ہمیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

داراشکوہ کی دیوانگی اور جنون دوستی پسند آتی ہے کہ وہاں تو تیغ ہوشیاری کشتگانِ حسرت کے خون سے رنگین ہے اور یہاں خود اپنے جسم کے رگہائے گردن سے خون کی نالیاں بہ رہی ہیں۔ شاید داراشکوہ بھی عالمگیر جیسے ہوشیاروں کی ہوشیاری سے تنگ آگیا تھا اسی لیے اس نے سرمد جیسے مجانین کی صحبت کو ہوش والوں کی مجلس پر ترجیح دی۔

غرض کہ سرمد داراشکوہ کی صحبت میں رہنے لگا اور اسے بھی سرمد سے کمال عقیدت تھی۔ اس زمانہ میں عشق کی شورش انگیزیاں کبھی کبھی اسے باہر نکلنے پر مجبور کرتیں لیکن چوں کہ معلوم ہو چکا تھا کہ آخری امتحان گاہ یہی ہے اس لیے شاہجہاں آباد سے نکل نہیں سکتا تھا یہاں تک کہ شاہجہاں کی علالت اور داراشکوہ کی نیابت نے عالمگیری ارادوں کے ظہور کا سامان کر دیا اور ایک عرصے کی شورش اور خوں ریزی کے بعد ۱۵۶۹ء عیسوی میں عالمگیر اورنگ نشین حکومت ہوا۔ یہ زمانہ داراشکوہ کے ساتھیوں اور ہمنشینوں کے لیے خود داراشکوہ سے کم مصیبت انگیز نہ تھا۔ بہت سے لوگ تو داراشکوہ کے ساتھ نکل گئے اور جو رہ گئے انھوں نے اپنے آپ کو کشتیِ طوفان میں پایا۔ لیکن اس رہن بے خبری کو اپنے استغراق میں اس کی فرصت کہاں ملتی تھی کہ دنیا کو نظر اُٹھا کے دیکھے اور اگر دیکھتا بھی تو وہاں سے کیوں کر نکلتا۔ کیوں کہ بایں ہمہ بے خبری اس سے بے خبر نہ تھا کہ اب تک جو کچھ ہوا ہے عشق کی ابتدائی منزلیں تھیں۔ آخری منزل طے کرنی باقی ہے اور وہ یہیں پیش آنے والی ہے۔ ؎

بیک دو زخم کہ خوردن ز عشق ایمن مباش
کہ در کمین گہ ابرو کمانکش است ہنوز

سرمد کی شہادت کے اسباب تذکرہ نویسوں نے اکثر بتلائے ہیں۔ تذکرۃ الخیال

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میں ہے کہ سرمد کی اس رباعی پر جبہ پوشان شرع کے کان کھڑے ہوئے اور انھوں نے اسے کفر قرار دیا کہ معراج جسمانی سے انکار لازم آتا ہے ؎

ہر کس کہ سر حقیقتش پا در شد — او پہن تر از سپہر پہناور شد
ملّا گوید کہ بر فلک شد احمدؐ — سرمد گوید فلک بہ احمدؐ در شد

مگر اس ترک سادہ کو فقیہانہ جنگ و جدل سے کیا سروکار تھا۔ اس نے نظر اُٹھا کے دیکھا تک نہیں کہ یہ کور بصر کیا شور و غوغا کر رہے ہیں؟ وہ تو اس عالم میں تھا جہاں ان اقرار و انکار کی بحثوں کی آواز نہیں پہنچ سکتی ؎

در عجائب ہای طورِ عشق حکمت ہا کم است
عقل را با مصلحت اندیشیِ مجنون چہ کار

لیکن اصل بات یہ ہے کہ عالمگیر کی نظروں میں تو سرمد کا سب سے بڑا جرم داراشکوہ کی معیت تھی اور وہ کسی نہ کسی بہانے قتل کرنا چاہتا تھا۔ ایشیا میں ہمیشہ سے پالیٹکس مذہب کی آڑ میں رہا ہے اور ہزاروں خوں ریزیاں جو پولیٹکل اسباب سے ہوئی ہیں انھیں مذہب ہی کی چادر اُڑھا کر چھپایا گیا ہے حب اور کوئی بہانہ نہ ملا تو عریانی و برہنگی کو کہ خلاف رسم شرع ہے بنیاد قرار دیا اور مذکورہ بالا رباعی سے نتیجہ نکالا کہ معراجِ جسمانی کا منکر ہے۔ ملّا قوی اس زمانے میں قاضی القضاۃ تھے۔ عالمگیر نے انھیں سرمد کے پاس بھیجا کہ برہنگی کی وجہ دریافت کریں۔ ملّا صاحب نے کہا کہ باوجود کمال علم و فضل برہنہ و مکشوف العورہ رہنا کس عذر پر مبنی ہے۔ سرمد نے کہا۔ کیا کروں شیطان قوی ہے اور فی البدیہہ یہ رباعی پڑھی ؎

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوش بالای کردہ چنین پست مرا　　چشمی بد و جام بردہ از دست مرا
او در بغل منست و من در طلبش　　دزدی عجبی برہنہ کردہ است مرا

ملّا صاحب برہم ہوئے اور برہم ہونے کی بات ہی تھی کیوں کہ اسلام کی توہین نہیں کی گئی مگر خود ان کے وجود اسلام کی سخت اہانت ہوئی۔ یعنی ان کا اسم سامی ابلیس لعین کا وصف قرار پایا۔ بہر کیف انھوں نے عالمگیر سے آکر کہا کہ کفر کا کافی مواد ہاتھ آگیا ہے اور قلم دان کھولنا چاہا کہ علماے ظاہر کی تیغ خون آشام اسی نیام میں رہتی ہے لیکن عالمگیر کی عاقبت اندیشی نے صرف اس بہانے کو کافی نہ سمجھا۔ وہ خوب سمجھتا تھا کہ سرمد کوئی معمولی شخص نہیں ہے جس کا قتل ایک عامۃ الورود واقعہ سمجھا جائے گا۔ علم و فضل کے لحاظ سے کوئی اس کا ہمتا نہیں اور رجوع خلائق کا یہ حال ہے کہ سارا شاہجہاں آباد اس کا معتقد اور ہوا خواہ ہے اس لیے جب تک کوئی بہانہ کافی ہاتھ نہ آئے اس ارادے کو ملتوی رکھنا چاہیے۔

اسلام کے اس تیرہ سو برس کے عرصے میں فقہاء کا قلم ہمیشہ تیغ بے نیام رہا ہے اور ہزاروں حق پرستوں کا خون ان کے فتووں کا دامنگیر ہے۔ اسلام کی تاریخ کو خواہ کہیں سے پڑھو مگر سینکڑوں مثالیں کہتی ہیں کہ بادشاہ جب خونریزی پر آتا تھا تو دارالفتاء کا قلم اور سپہ سالار کی تیغ دونوں یکساں طور پر کام دیتے تھے۔ صوفیہ اور ارباب وطن پر منحصر نہیں علماے شریعت میں سے بھی جو نکتہ بیں اسرار حقیقت کے قریب ہوئے فقہاء کے ہاتھوں انھیں مصیبتیں اُٹھانی پڑیں اور بالآخر سر دے کر نجات پائی۔ سرمد بھی اسی تیغ کا شہید ہے ؎ چون میرود نظیری خونین کفن بحشر
خلقی فغان کنند کہ این دادخواہ کیست

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آخرالامر یہ قرار پایا کہ سرمد کو علما و فضلاے عصر کے مجمع میں طلب کیا جائے اور تمام علما کی جو رائے قائم ہو۔ اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے چناں چہ مجلس منعقد ہوئی اور سرمد کو بلایا گیا۔ سب سے پہلے خود عالمگیر مخاطب ہوا اور پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں سرمد نے داراشکوہ کو مژدہ سلطنت دیا تھا، کیا یہ سچ ہے۔ سرمد نے کہا ہاں اور وہ مژدہ درست نکلا کہ اُسے ابدی سلطنت کی تاج پوشی نصیب ہوئی۔ عمامہ بندوں نے کہا کہ برہنگی شرع کے خلاف ہے اور اس کے لیے صاحب عقل و تمیز کا کوئی عذر مسموع نہیں۔ اس کا جواب تو سرمد پہلے ہی دے چکا تھا۔ ع

دزدی عجبی کہ برہنہ کردہ است مرا

خلیفہ ابراہیم بدخشانی اواخر عہدِ عالمگیری میں ایک صاحبِ طریقت بزرگ گذرے ہیں جو ابتداے جوانی میں سپاہی پیشہ تھے اور فتح اللہ خاں کے ہاں کہ امراے عالمگیری میں سے تھا، نوکر ہو گئے تھے۔ اتفاقاً میر جلال الدین بدخشانی نامی ایک صاحبِ حال بزرگ کی ان پر نظر پڑ گئی اور ان کو فیض پذیر دیکھ کر اپنی تربیت میں لے لیا۔ رفتہ رفتہ یہ خود بھی صاحبِ حال ہو گئے۔ علم ظاہری کی تحصیل کا گو موقع نہ ملا لیکن مذاقِ فطری کا یہ حال تھا کہ مثنوی معنوی کا دفتر ہفتم چار حصّوں میں نظم کیا جو درد و کیفیت سے لبریز ہے۔ معزالدین جہاندار شاہ کو ان کی خدمت میں کمال اعتقاد تھا اور ہندوستان و دکن میں ہزاروں اشخاص ان کے معتقد و حلقہ بگوش تھے۔

والہٗ داغستانی انھیں بزرگ سے روایت کرتا ہے کہ جب مجمع علماء میں سرمد کو لباس پہننے کے لیے کہا گیا اور مسموع نہ ہوا تو بادشاہ نے علما سے کہا کہ محض برہنگی وجہِ قتل نہیں ہو سکتی۔ اس سے کہا جائے کہ کلمۂ طیّبہ پڑھے اور یہ اس لیے کہا کہ بادشاہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سُن چکا تھا کہ سرمد کی عاداتِ عجیبہ میں سے ایک یہ عادت بھی ہے کہ کلمۂ طیّب جب پڑھتا ہے تو لا الٰہ سے زیادہ نہیں کہتا۔ علماء نے سرمد سے کلمہ پڑھنے کی خواہش کی تو اپنی عادت کے بموجب صرف لا الٰہ پڑھا کہ جملہ نفی ہے۔ اس پر علماء نے شور مچایا تو کہا ابھی تک میں نفی میں مستغرق ہوں مرتبۂ اثبات تک نہیں پہنچا اگر الّا اللہ کہوں گا تو جھوٹ ہوگا اور جو دل میں نہ ہو وہ زبان پر کیسے آئے؟ علماء نے کہا ایسا کہنا کفر صریح ہے اگر توبہ نہ کرے تو مستحقِ قتل ہے۔ یہ ظاہر پرست نہیں جانتے تھے کہ سرمد اس سے بہت اونچا ہے کہ کفر و ایمان کی بحثیں سُنائی جائیں اور قتل و خون کے احکام سے مرعوب ہو یہ کفر ساز تو اپنے مدرسہ و مسجد کے صحن میں کھڑے ہو کر سوچتے تھے کہ اس کی کرسی کتنی اونچی ہے اور وہ اُس منارۂ عشق پر تھا جہاں دیوار کعبہ اور مندر بالمقابل نظر آتے ہیں اور جہاں کفر و ایمان کے عَلم ایک ساتھ لہراتے ہیں ؎

کشوری ہست کہ در وے رود از کفر سخن
ہمہ جا گفت و شنو بر سر ایمان نرود

سرمد نے تو اپنی اصلی حالت بے کم و کاست بیان کر دی تھی ایمان بالغیب پر جو لوگ قانع نہیں ہوتے (اس عدم قناعت ہی کا نام تلاشِ حقیقت ہے) وہ اپنے اقرار کو مشاہدۂ عینی سے استوار کرنا چاہتے ہیں اور شاہد حقیقت کی رونمائی نقد شہادت ہے جو ابھی سرمد کو نصیب نہیں ہوئی تھی پس جس چیز کو دیکھا نہ تھا کیوں کر کہتا کہ "ہے"؟ اس ملک کے جتنے رہرو ہیں سب ہی کو اس منزل سے دوچار ہونا پڑتا ہے لیکن سرمد کا جرم یہ تھا کہ وہ جس چیز کو چھپ کر پیتے ہیں سرمد نے علانیہ منہ سے لگایا اور درّۂ محتسب کا مستحق ٹھہرا۔

؎ خرقہ پوشان ہمہ گر مست گذشتند گذشت قصّۂ ماست کہ در کوچہ و بازار بماند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور نظر تعمّق سے دیکھیے تو یہ اعلان ضروری تھا کیوں کہ جب اس سفر کی آخری منزل شہادت تھی تو خواہ ناقے کا رُخ کسی طرف ہوتا دستِ کارفرما کا قرض تھا کہ اسی طرف پھیر دے ؎

منصور را کہ رخصت اظہار دادہ اند
غیر از قصاص و محنتِ زنداں نبودہ شرط

غرض کہ جب سرمد نے توبہ نہ کی تو علماء نے بلا تامل فتویٰ قتل صادر کیا اور دوسرے دن قتل گاہ میں لے گئے بموجب بیان مرأۃ الخیال یہ واقعہ ۱۰۷۲ھ ہجری میں ہوا کہ عالمگیر کی تخت نشینی کو تین سال سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا تھا ؎

مو بمویم دوست شد ترسم کہ استیلاے عشق
یک انا الحق گوئی دیگر بر سرِ دار آورد

شاید اسد اللہ نامی ایک مرد درویش وحق آگاہ راوی ہیں کہ مجھے سرمد کی خدمت میں کمال خصوصیت حاصل تھی۔ جب شورش وہنگامہ شروع ہوا تو مجھ سے نہ رہا گیا۔ ایک دن موقع پا کر عرض کیا کہ "اگر اپنی وضع وحالت بدل دیں تو بندگان الٰہی کی منّت وسماجت دیکھتے ہوئے بظاہر کوئی نقصان نہیں"۔ یہ سُن کر نظر اُٹھائی اور اپنا یہ شعر پڑھ دیا ؎

عمریست کہ آوازۂ منصور کہن شد
من از سرِ نو جلوہ دہم دار و رسن را

جب سرمد کو شہادت گاہ لے چلے تو بیان کیا جاتا ہے کہ تمام شہر ٹوٹ پڑا تھا اور اس قدر ہجوم تھا کہ راہ چلنا دشوار ہو گیا تھا۔ عشق کی نیرنگیوں کو کیا کہیے جہاں کا عام پسند تماشا خوں ریزی ہے اور جہاں قربانی سے بڑھ کر کوئی دل پسند کھیل نہیں جب

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کوئی سر دادہ سر بکف بڑھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دولھے کی سواری جا رہی ہے اور براتیوں کا ہجوم ہے کہ شانے سے شانہ چھلتا ہے ؎

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سرِ بام آ کہ خوش تماشائیست

مگر یہ عشقِ مجازی تھا کہ سرِ بام آنے کی خواہش کی گئی ورنہ سرمد کو تو سر اُٹھانے کی بھی ضرورت نہ ہوئی۔ جب جلّاد تلوار چمکاتا ہوا آگے بڑھا تو مسکرا کر نظر ملائی اور کہا "فدائے تو شوم بیا بیا کہ تو بہر صورتی کہ می آئی من ترا خوب می شناسم" صاحب مرأۃ الخیال راوی ہے کہ اس جملے کے کہنے کے بعد یہ شعر پڑھا اور مردانہ وار تلوار کے نیچے سر رکھ کر جان دے دی ؎

شوری شد و از خوابِ عدم چشم کشودیم
دیدیم کہ باقی ست شبِ فتنہ غنودیم

صاحب مرأۃ الخیال کو عالمگیر کی خوشامد سے اتنی فرصت کہاں تھی کہ سرمد کی نعش خون آلود پر اشک افشانی کرتا لیکن ستم یہ ہے کہ اس سنگین دلی پر قانع نہ ہو کر چاہتا ہے کہ کسی طرح یہ خوں ریزی بھی عالمگیر کے دفتر مناقب و فضائل میں جگہ پائے حالاں کہ اس دفتر میں تو پہلے ہی سے ہر صفحہ رنگین ہے اس کو بھی عشق کی شیوہ گری سمجھیے کہ یہاں کی قربانیوں سے جن کے ہاتھ خون آلود ہوتے ہیں وہ مجرم و خونی ہونے کی جگہ تحسین و ثواب کا صلہ مانگتے ہیں گویا میدان عشق بھی قرباں گاہ بنا ہے کہ جس قدر خون بہائیے عینِ ثواب ہے ؎

یہ عجب میں رسم دیکھی کہ بروزِ عیدِ قرباں — وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب اُلٹا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سرمد کی جہاں قبر سمجھی جاتی ہے یہ اس کا مدفن نہیں صرف مشہد ہے لیکن والہ داغستانی نے تصریح کر دی ہے کہ "در جنب مسجد جامع گردن او را زدند و در ہمانجا دفن کردند" یہ مقام موجودہ مقام مزار کے سوا اور کون ہو سکتا ہے؟ پھر لکھتے ہیں کہ راقم الحروف بزیارت مزار وے مکرر مشرف شدہ ام در چہار فصل سبزہ از تربتش کم نمی شود والحق فیض عجیبے در زیارت آن منصور ثانی است" والہ داغستانی عہدِ محمد شاہی میں تھا اور اس کے تذکرے کا سالِ تصنیف ۱۱۶۰ھ ہے لیکن آج بھی مشہدِ سرمد زیارت گاہِ عوام و خواص ہے اور ہمیشہ فاتحہ کے ہاتھ اس کے آگے رو بآسمان رہتے ہیں ؎

بر سرِ تربت من چون گذری ہمت خواہ

کہ زیارت گہ رندانِ جہان خواہد بود

خلیفہ ابراہیم جن کے حالات اوپر گذر چکے ہیں راوی ہیں کہ سرمد نے زندگی میں کلمۂ طیبہ لا الہ سے زیادہ نہیں پڑھا لیکن جب شہادت پائی تو لوگوں نے سنا کہ سرِ کشتہ سے تین بار الا اللہ کی صدا بلند ہوئی۔ اس کے علاوہ والہ داغستانی لکھتے ہیں کہ ایک ثقہ جماعت سے سنا گیا ہے کہ سرمد کا سرِ مقتول کلمۂ طیبہ پڑھتا رہا اور اتنا ہی نہیں بلکہ کچھ دیر مصروف حمدِ الٰہی بھی رہا۔ موجودہ زمانے میں ایسی روایتوں پر لوگ بمشکل یقین لائیں گے اور سوانح نگار کا فرض ہے کہ خوش اعتقادی کی روایات اور تاریخ کو الگ الگ رکھے لیکن ہمیں تو یہ بیان پڑھ کر کچھ تعجب نہ ہوا۔ کیوں کہ اگر خوش اعتقادی کے کان نہیں ہیں تو کیا حقیقت بینی کی آنکھوں سے بھی محروم ہونا چاہیے؟ ہم نے بہار میں شگفتہ و شاداب پھولوں اور خزاں میں افسردہ اور خشک شاخوں کو باتیں کرتے دیکھا ہے پھر اگر ایک شہید عشق کے سرِ مقتول کے لب ہلتے نظر آئیں تو کیوں تعجب ہو؟ ممکن ہے کہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد کے بے جان سر سے زیادہ گذر کر ہمارے کانوں میں اب تک مشہد سرمد سے صدا آرہی ہے ؎

کس چہ داند قدر مردنہای عشق
منّتِ این مرگ برجانِ من است

عالمگیر ۱۰۶۹ھ میں تخت نشین ہوا اور تین سال کے بعد سرمد کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔ اس کے بعد ایک قرن سے زیادہ عرصے تک حکومت کی۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ

خونی کہ عشق ریزد ہرگز بدر نباشد

یہ سرمد کے خون کی ہی نیرنگیاں تھیں کہ اس تمام مدت میں عالمگیر کو کبھی راحت و اطمینان کے دن نصیب نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ پیغام اجل بھی آیا تو عالم غربت و پریشانی میں مگر سوانح نویس کے قلم سے ایسے جملے نہیں نکل سکتے۔ ہمارے لیے تو یہی بہتر ہے کہ ہو سکے تو عالمگیر کو بھی اس معاملے میں معذور سمجھیں۔ تاریخ قیاس وظنون اور شخصی آراء کے پریشان مجموعوں کا نام ہے۔ آج چند میلوں کے فاصلے پر ایک حادثہ گذرتا ہے تو اخباروں کے دو نامہ نگار متفق البیان نہیں ہوتے۔ کس کو معلوم ہے کہ اس وقت کی اصلی حالت کیا تھی اور عالمگیر کے گرد و پیش کن حالات و اسباب کا ہجوم تھا؟ پھر یہ بھی ہے کہ خونِ رفتگانِ عشق جب اپنے قاتلوں سے گلہ مندِ جفا نہیں تو ہمیں کیا حق ہے کہ ان کی شکایت سے قلم آلودہ ہوں۔ جب سرمد نے جلّاد سے کہا "تو بہر صورتی کہ می آئی من ترا خوب میشناسم" تو اسے عالمگیر اور عالمگیری علماء سے کیا شکایت ہوگی؟ بات یہ ہے کہ دیارِ محبّت میں انتقام و دعوے کی شنوائی نہیں اور عشق کے مذہب میں کینہ و عداوت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سے بڑھ کر کوئی شے حرام نہیں۔ یہاں سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ قاتل تیغ لے کر آئے تو سر جھکا دیجیے اور ہو سکے تو اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیجیے۔ ؎

شدست سینہ ظہوری پُر از محبّتِ یار
برائے کینۂ اغیار در دلم جا نیست

سرمد کے کلام کا ایک صحیح اور قلمی نسخہ میرے کتب خانے میں موجود ہے مگر اس وقت پیشِ نظر نہیں۔ چند سطروں کا ارادہ تھا مگر صفحے ہو گئے اور عشق کی حکایت کب ختم ہونے والی ہے اس لیے چاہتا ہوں کہ روحِ سرمد پر دستِ فاتحہ اُٹھا کر خاموش ہو جاؤں آیندہ کبھی موقع ملا تو سرمد کا کلام پیش کروں گا۔ افسوس ہے کہ یہ داستان مختصر نہ ہو سکی۔ مگر شہیدانِ محبت کی یاد میں جتنی دیر افسردہ رہ سکیے بہتر ہے ؎

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم
چنان کہ حرفِ عصا گفت موسیٰ اندر طور

ابوالکلام آزاد دہلوی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رُباعیاتِ سرمد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از جرم فزون یافته ام فضل ترا
این شد سببِ معصیتِ بیش مرا
هر چند گنه بیش ، کرم بیش تر است
دیدم همه جا و آزمودم همه را

از کارِ جهان عقده کشودم همه را
در محنت و اندوه ربودم همه را
حق دانی و انصاف نه دیدم ز کسی
دیدم همه را و آزمودم همه را

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے میرے گناہوں سے ترا فضل سوا
یہ معصیتِ بیش کا باعث بھی ہوا
ہیں میرے گنہ بیش، کرم اُن سے ہے بیش
دیکھا ہر جا یہ، آزمایا ہر جا

مشکل سے ہر ایک کو چھڑایا میں نے
دُکھ درد ہر ایک کا مٹایا میں نے
لیکن نظر آیا نہیں انصاف کہیں
دیکھا میں نے، یہ آزمایا میں نے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در بادیۂ تجربہ یارب ہمہ جا
اُفتاد سروکار بہ زشت و زیبا
غیر از تو کسی نہ گشت فریادرسم
دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را

ای جلوہ گرِ نہان عیان شو بدر آ
در فکر بجستیم کہ ہستی تو کجا
خواہم کہ در آغوش و کنارت گیرم
تا چند تو در پردہ نمائی خود را

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

طے کر لیا تجربے کا یا رب صحرا
ہر ایک بھلے بُرے کو جانچا پرکھا
فریاد ترے سوا کسی نے نہ سُنی
ہر ایک کو آزما کے بس دیکھ لیا

اے پردہ نشیں پردے سے باہر ہو عیاں
ڈھونڈیں تجھے کب تک ترا مسکن ہے کہاں
خواہش یہ ہے آغوش میں لے لوں تجھ کو
کب تک تو رہے گا مری نظروں سے نہاں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شادی بُوَد از دین و ز دنیا همه را
از هر دو نجات ده که شادیست مرا
آشفتهٔ خود بکن که آنم هوس است
از پرده برون بیا و خود را بنما

مشهور شدی به دلربائی همه جا
بی مثل شدی در آشنائی همه جا
من عاشقِ این طورِ توام می بینم
خود را نه نمائی و نمائی همه جا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوش دین سے کوئی، کوئی دُنیا پہ فدا
دونوں سے نجات ہو یہ مسلک ہے مرا
شیدا ہوں ترا، مجھ کو ہوس ہے تو یہی
پردے سے نکل کر مجھے جلوا تو دکھا

مشہورِ جہاں ہے دلرُبائی تیری
مقبولِ جہاں ہے آشنائی تیری
لیکن میرا دل فدا اس انداز پہ ہے
ہر پردے میں ہے جلوہ نمائی تیری

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر نیک و بدی که هست دیدم همه را
هر خار و گُلی که بود چیدم همه را
آمد به نظر عیارِ هر کس کم و بیش
بر سنگِ محک چو زر کشیدم همه را

از بادِ صبا خواست دلم بوی تُرا
چشمم ز چمن جُست گلِ روی تُرا
آخر نه ازین دو چار گشتم نه ازان
اندیشه نشان داد رهِ کوی تُرا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر کافر و دیندار کو دیکھا میں نے
ہر ایک گل و خار کو دیکھا میں نے
ہر ایک میں کچھ نہ کچھ نظر آیا کھوٹ
ہر شخص کے کردار کو دیکھا میں نے

دل کو تری بُو ملی صبا میں پنہاں
گلشن میں ملا آنکھ کو روئے خنداں
لیکن نہ ہوئی تجھ سے ملاقات کہیں
ہاں فکر سے پایا ترے کوچے کا نشاں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کردی تو عَلَم بدلربائی خود را
هم درفنِ مهر و آشنائی خود را
این دیده که بیناست تماشائیِ تُست
هر لحظه بصد رنگ نمائی خود را

هرجا که نیابی تو نشانی زجفا
با مهر و محبّت گل و بوی زوفا
از خلق وز خُلق خود ندانی هرگز
آن هر دو بدست اوست گفتم بخدا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا میں عَلَم ہے دلرُبائی تیری
مشہور ہے مہر و آشنائی تیری
کیوں دیدۂ بینا نہ تماشائی ہو
سو رنگ کی ہے جلوہ نمائی تیری

دنیا میں کہاں نہیں نشاناتِ جفا
گُل مہر و محبّت کے، نہ ہے بوے وفا
سمجھے گی نہ تیری فطرت اس کے اسباب
ان باتوں کا مالک ہے فقط ایک خدا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارب ز کرم به بخش تقصیرِ مرا
مقبول بکن نالهٔ شبگیرِ مرا
ما پُر ز گناه، ماجرائیست عجیب
لطفِ تو کند چارهٔ تدبیرِ مرا

از صحبتِ همدمان به باغ و صحرا
ذوقِ سخنی بود و هوای مینا
آخر سخنی ماند و عزیزان رفتند
مینای فلک فگند او را از پا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بخشش ہے ترا فرض تو تقصیر مرا
مقبول تو ہو نالۂ شبگیر مرا
حیرت ہے کہ میں تو ہوں سراپا عصیاں
اس پر بھی ہے تُو چارۂ تدبیر مرا

احباب سے تھی رونقِ باغ و صحرا
تھا ذوقِ سخن اور ہوائے مینا
احباب تو اُٹھ گئے رہی یاد ہی یاد
اس بزم کو آسماں نے تاراج کیا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

باز آ، باز آ، ز فکرِ باطل باز آ
از وہم و خیالِ خام ای دل باز آ
خوشنود مشو ز فکرِ دنیا ہرگز
فی وصل بماند و نہ واصل، باز آ

مرگ است درین بادیہ دنبالِ تُرا
این است مآلِ کار از مالِ تُرا
اوّل محنت و آخرش حسرت است
این مال کند ہمیشہ پامال تُرا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا کے یہ افکار ہیں باطل بے سود
تیرا یہ خیالِ خام اے دل بے سود
دنیا کے خیالات میں خوشنود نہ ہو
بے کار ہے وصل اور واصل بے سود

ہے موت ہی انجام تری عشرت کا
ایسا ہی مآل ہے تری دولت کا
اوّل محنت ہے اور آخر حسرت
یہ مال تو باعث ہے تری نکبت کا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گه مهر و وفا کند گهی ناز و جفا
هر لحظه بصد رنگ نماید خود را
آغوشِ نظر کُشا که آید به کنار
یک گام نه گردد ز تو پیوسته جُدا

از معصیتم بیش بود فضل ترا
هر لحظه بخود حساب دارم همه جا
هر چند که سر تا بقدم عصیانم
از بخششِ تو نیست فزون جرمِ مرا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے مہر و وفا ہم پہ کبھی ناز و جفا
ہر لحظہ ہے سو رنگ میں وہ جلوہ نما
آغوشِ نظر کھول، لپٹ جا اس سے
ہوتا نہیں وہ ایک قدم تجھ سے جُدا

ہے میرے گناہوں سے ترا فضل سوا
ہر لحظہ کیا میں نے یہی اندازا
ہر چند گناہوں کا ہوں پُتلا لیکن
افزوں تری بخشش سے نہیں جرم مرا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گر متّقیم کار بیار است مرا
با سبحه و زنّار چه کار است مرا
این خرقهٔ پشمینه که صد فتنه در وست
بازش نه کشم بدوش عار است مرا

هر چند غرور دستگاه است این جا
بر خود پیچیدن عروج جاه است این جا
در ساز شکستگی حضورِ دگر است
از سُرمه شدن سنگ نگاه است این جا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

درویش ہوں درویش، مجھے یار سے کام
مجھ کو نہیں کچھ سبحہ و زنّار سے کام
اس خرقۂ پشمینہ میں فتنے ہیں نہاں
فتنے سے مجھے غرض نہ عیّار سے کام

دنیا میں غرورِ مال و دولت ہے بہت
بے چین بشر کو پاسِ حشمت ہے بہت
ہے سازِ شکستہ کی مگر اور ہی شان
اک سرمہ شدہ سنگ کی عظمت ہے بہت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوش بالائی کرده چنین پست مرا
چشمی بدو جام بُرده از دست مرا
او در بغلِ من است و من در طلبش
دُزدِ عجبی برهنه کرد دست مرا

آسوده دمی ز خود پسندی مَطلَب
زین همّت پستِ خود بلندی مَطلَب
سودایِ جهان سود ندارد چندان
نقصان بپذیر، سودمندی مَطلَب

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

موجب مری پستی کا ہے اک خوش بالا
مسحور مجھے دیدۂ میگوں سے کیا
وہ مری بغل میں ہے، مجھے اُس کی طلب
اک دُزد نے کر دیا ہے مجھ کو ننگا

ہے باعثِ رنج خود پسندی کی طلب
بے حوصلگی اور بلندی کی طلب
نقصان ہی نقصان ہے اس سودے میں
بے سُود ہے اس میں سودمندی کی طلب

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عمری که شد است صَرف در لهو و لعب
بی پرسش اگر عفو کند نیست عجب
کی زشتیِ افعال در آرد به نظر
آنرا که کرم بَود فزون تر ز غضب

کی جرمِ من و فضلِ تو آید بحساب
این هم چو حبابیست که ناید بحساب
سررشتهٔ این در کفِ اندیشهٔ کیست
بی حد و حساب کی بیاید بحساب

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جس عمر کا مقصود رہا لہو و لعب
بے پرسش اسے عفو کرے کیا ہے عجب
اعمالِ زبوں کی اس کو پروا کیا ہے
ہیں جس کی عنایات بہت، کم ہے غضب

عصیاں کی ہے گنتی نہ کرم کی گنتی
ممکن ہی نہیں کسی سے ایسی گنتی
جو چیز ہو اَن گنت اسے کون گنے
بے حد و حساب کی نہ ہوئی گنتی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از ساقیِ کوثر مَیِ گلفام طلب
در پیری و ضعف جامِ آرام طلب
تا چند گرفتار به دنیا باشی
از فضلِ خدا نجات زین دام طلب

ای بیخبر از هستیِ خود همچو کتاب
در جلدِ تو آیاتِ الهی به حجاب
یعنی ز تو حق پدید و تو از اثرش
آگاه نه ای چو شیشه از بویِ گلاب

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کر ساقیِ کوثر سے تو اُس مے کی طلب
بخشے تجھے پیری میں جو تسکین و طرب
کب تک تو رہے گا یوں اسیرِ دنیا
بے فضلِ خدا تیری رہائی نہیں اب

ہستی سے ہے بے خبر تو مانندِ کتاب
آیاتِ الٰہی کا ہے خود تو ہی حجاب
حق تجھ میں ہے تو اس سے نہیں ہے واقف
شیشے کو خبر کہاں کہ ہے مجھ میں گلاب

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد تو ز خلق هیچ یاری مطلب
از شاخِ برهنه سایه داری مطلب
عزّت ز قناعت است و خواری ز طمع
با عزّتِ خویش باش خواری مطلب

ای نفسِ ستمگار سراپا حسرت
جز شکر ترا نیست هزاران نعمت
قانع نشدی گاه نه گشتی خرسند
دنیا نه بود بقدر طولِ املت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد ہے تجھے خلق سے یاری کی طلب
بے برگ شجر سے سایہ داری کی طلب
عزّت ہے قناعت سے، طمع سے خواری
عزّت چاہے تو کر نہ خواری کی طلب

اے نفسِ فرومایہ سراپا لعنت
کر شکر کہ ہے شکر سراپا نعمت
قانع نہ ہوا کبھی نہ تو شاد ہوا
دولت نہیں دنیا میں بقدرِ حسرت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این خرقهٔ پشمینه که زنّار دروست
مکر است و ریا فتنهٔ بسیار دروست
بر دوش مکش، دست بکش تا نکشی
این بارِ ندامت که صد آزار دروست

سرمد جسمت و جانش در دست کسی است
تیر بیست ولی کمانش در دست کسی است
می خواست که آدم شده از دام جهد
گاوی شد و ریسمانش در دست کسی است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ خرقۂ پشمینہ ہے جس میں زنّار
شر اس میں ہیں اتنے کہ نہیں جن کا شمار
اس کو نہ کبھی زیبِ بدن کر اے دوست
ہیں اس میں ندامت کے ہزاروں آزار

سرمدؔ ہے ترا مالک جاں اور کوئی
تو تیر ہے لیکن ہے کماں اور کوئی
تو گائے ہے، رسّی ہے کسی اور کے ہاتھ
تو اسپِ جہندہ ہے عناں اور کوئی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر جا که گُلِ ایاغ و جوشِ چمن است
او مسکن دل خوش است، ما را وطن است
گر باده پرست گوئی او را حق است
ور زاهدِ متّقی بگوئی سخن است

دنیا طلبان را که غمِ دینار است
بی مهریِ شان بیکدگر بسیار است
از عقرب و مار هیچ اندیشه مکن
زین قوم حذر بکن که نیش و خار است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو ساغرِ گل اور چمن کا ہے مقام
اس مسکنِ زیبا ہی میں تیرا ہے قیام
حق ہے جو کہے کوئی مجھے بادہ پرست
سمجھے کوئی پارسا تو ہے اس میں کلام

وہ لوگ، ہے مرغوب جنھیں دولت و زر
بے مہر ہیں ان لوگوں سے رغبت نہ کر
بچھو ہو کہ سانپ، اس سے ڈرنا بے سود
جو نیش ہے، جو خار ہے اس قوم سے ڈر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زاهد تو بخور باده که بسیار نکوست
از خرقه بکن کنار صد فتنه در وست
بی شبهه حلال است بگوئی تو حرام
کیفیت این هر که بیاید همراوست

اندیشهٔ مال و جاهِ دنیا غلط است
این وهم و خیال و فکرِ بیجا غلط است
در خانهٔ تن وطن نباشد هرگز
از بهرِ دو روز این تمنّا غلط است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زاہد! مِے تازہ میں خوشی کا ہے اثر
یہ خرقہ اُتار دے کہ فتنوں کا ہے گھر
کیفیتیں اس میں تو ہمہ اوست کی ہیں
تو اس کو حرام کہہ کے توہین نہ کر

اندیشۂ مال و فکرِ دنیا ہے غلط
یہ شوق غلط، یہ فکرِ بے جا ہے غلط
یہ روح بدن میں نہ رہے گی دائم
دو روز کی خاطر یہ تمنّا ہے غلط

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در عالمِ شوق قیل و قالم دگر است
از طُورِ سخن بیا که حالم دگر است
سودا زدهٔ صورتِ معنی هستم
فکرم دگر و راهِ خیالم دگر است

دنیا ز هوا و حرص بسیار پُر است
هر جاست دلی در غمِ دینار پُر است
بیمار بسی شربت دینار کم است
این خانهٔ ویرانه ز بیمار پُر است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے شوق میں اندازِ مقال اور مرا
کر طُور کی کچھ بات، ہے حال اور مرا
میں صورتِ معنی کا تمنّائی ہوں
فکر اور مرا حُسنِ خیال اور مرا

اس عالمِ زر میں ہیں ہوس کار بہت
دل ایک ہے لیکن غمِ دینار بہت
ہے شربتِ دینار کی مقدار تو کم
لیکن نظر آئے مجھے بیمار بہت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایّامِ شباب و شعر و انشاءِ ہُنر است
الفت بہ گل و ساقی و مینا ہُنر است
پیری چو رسید ترکِ دنیا ہُنر است
ہر لحظہ خیال و فکرِ عقبیٰ ہنر است

ہر کس کہ زمی توبہ کند نادان است
انسان نتوان گفت بگو حیوان است
این سلسلہ جنبانِ غم جانان است
ہم آتشِ افسردہ دل و دامان است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایّامِ شباب و شعر و انشا، ہے ہُنر
اس دَور میں شغلِ مے و مینا ہے ہُنر
لیکن پیری میں ترکِ دنیا ہے ہُنر
ہر لمحہ فقط خیالِ عقبیٰ ہے ہُنر

جو شخص کہ توبہ کرے وہ ہے ناداں
انسان کہاں اس کو تو کہیے حیواں
افسردہ دلوں کے لیے اک آگ ہے مے
اس سے غمِ جاناں نظر آتا ہے جواں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آن را که هوس بیش بُوَد ناکام است
مرغی که پے دانه رود در دام است
این مال پُر از ملال، بسیار وبال
هر چند کم و بیش درو آلام است

هر کس که گرفتارِ هوا و هوس است
گر سلطنتش دهی نگوید که بس است
سررشتهٔ زندگی بسی کوتاه است
از طولِ امل حذر که دام و قفس است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو شخص ہوس پیشہ ہے وہ ہے ناکام
دانے کی ہوس ہی سے ہے طائر تہِ دام
ہے مال تو دراصل ملال اور وبال
کم ہو کہ زیادہ، ہے سراسر آلام

جس شخص کا شیوہ ہے فقط حرص و ہوس
شاہی بھی ملے اس کو، کہے گا نہ وہ بس
سررشتہ حیات کا بہت ہے کوتاہ
یہ طول امل کیا ہے بجز دام و قفس

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هرکس به هوس باغِ جهان دید و گذشت
خار و گلِ پژمرده بهم چید و گذشت
این صورتِ هستی که تمامش معنی است
افسوس بر آن کس که نه فهمید و گذشت

آن را که هوس بیش بود آزار است
از شربتِ دینار دلش بیمار است
از گرسنه چشمی بجهان سیری نیست
این طائفه دیدم همه جا بسیار است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کی سیرِ جہاں اور جہاں سے گذرے
کچھ پھول تو کچھ خار چُنے اور گئے
یہ صورتِ ہستی تو سراسر حق ہے
افسوس ہے اُن پر جو نہ اِس کو سمجھے

جن لوگوں کے سینے ہیں ہوس سے معمور
ہے خواہشِ دنیا سے دل اُن کا رنجور
دیکھا نہ حریصوں کو کسی وقت بھی سیر
اس قسم کے لوگوں سے ہے دنیا بھرپور

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر جا که غمِ یار بود آرام است
بی این بجهان هر که بود ناکام است
غافل نشوی زیاد و از بادهٔ ناب
گر دولتِ جم می طلبی با جام است

هر کس که درین زمانه دارد همّت
باید که نه گیرد ز کسی جز عبرت
ز آمیزشِ خلق کُنجِ عزلت بگزین
وز نیک و بدِ جهان طلب کُن وحشت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ملتا ہے غمِ یار سے آرامِ جہاں
بے اس کے ہر اک شخص ہے ناکام یہاں
محبوب سے غافل ہو نہ جامِ مے سے
ہے دولتِ جم عطیۂ جام یہاں

جس شخص کو بخشی ہے خُدا نے ہمّت
حاصل وہ کرے اہلِ جہاں سے عبرت
کر عمر بسر گوشۂ تنہائی میں
لازم ہے بد و نیک سے تجھ کو وحشت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نفعی بکسی اگر رسائی ہنر است
سود است درین سود بخود بیشتر است
زین گوہرِ نایاب نگردی غافل
این بحرِ پُر آشوبِ جہان درگذر است

آن شعلہ کہ یاقوتِ دلم را رنگ است
گوہر بہ محیط است و شرر در سنگ است
او در ہمہ دزدست و غافل ہمہ خلق
این معنیِ رنگین چہ قدر بی رنگ است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو تجھ سے بھلا کسی کا، یہ نیک ہے کام
سودا ہے یہ ایسا کہ ہے راحت انجام
اس پند کو تو گوہرِ نایاب سمجھ
دنیا ہے پُر آشوب نہیں اس کو قیام

جو شعلۂ اُلفت دلِ پُر رنگ میں ہے
وہ بحر میں گوہر ہے، شرر سنگ میں ہے
وہ سب میں ہے لیکن ہیں سب اُس سے غافل
کیا رازِ نہاں عشق کے نیرنگ میں ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیدی که غم و عیشِ جهاں زود گذشت
چیزی که در اندیشهٔ تو بود، گذشت
این یک دو نفس که ماند سرمایهٔ تو
هشیار که نقصان نکنی سود گذشت

دنیا نکنم طلب که کم تر زخس است
بی دولتِ دیدارِ تو این هم قفس است
خواهانِ وصالم و همین است سخن
در خانه اگر کس است یک حرف بس است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

باقی نہیں سلسلے یہ عیش و غم کے
کیا تجھ کو ملامفت کے اندیشے سے
رہتے ہیں جو زندگی کے دو چار نفس
ہشیار کہ ان میں نہ خسارا ہو جائے

دنیا کی طلب چھوڑ یہ ہے محض ہوس
بے دولتِ دیدار یہ دنیا ہے قفس
میں تیرے وصال کا ہوں خواہاں ہر دم
عاقل ہو اگر کوئی تو اک حرف ہے بس

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر نیک و بدی که هست در دستِ خداست
این معنیِ پیدا و نهان در همه جا است
باور نکنی اگر درین جا بنگر
این ضعفِ من و قوّتِ شیطان ز کجاست

نی سرو قدی که رو نماید یار است
نی سیمبری که زر رُباید یار است
آن یار گُزین که هر چه خواهی بدهد
یاری که بکارِ تو بیاید یار است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر نیکی و بدی کا مالک ہے خدا
یہ قول تو ہر مقام پر ہے سچّا
یہ ضعف ترا اور یہ ابلیس کا زور
باور نہیں تجھ کو تو کہاں سے آیا

ہر سرو قدِ چہرہ کشا دوست نہیں
ہر سیم برِ ہوش رُبا دوست نہیں
تو دوست بنا اس کو جو آئے ترے کام
جو کام نہ آئے بخدا دوست نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل اگر دانا بود اندر کنارش یار هست

چشم اگر بینا بود در هر طرف دیدار هست

گوش اگر شنوا شود جز ذکر حق کی بشنود

ور زبان گویا بوَد در هر سخن اسرار هست

تنها نه همین دیر و حرم خانهٔ اوست

این ارض و سما تمام کاشانهٔ اوست

عالم همه دیوانهٔ افسانهٔ اوست

عاقل بوَد آن کسی که دیوانهٔ اوست

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دانا ہی سے مخصوص ہے اس کا ملنا
بینا ہی پہ موقوف ہے دیدار اس کا
جز حق کے نہیں سُنتا ہے گوشِ شنوا
ہے محرمِ اسرار زبانِ گویا

کعبہ ہے مکاں اس کا نہ گھر ہے خانہ
اس کا ہے یہ سب ارض و سما کاشانہ
عالم صرف اس کے نام پر شیدا ہے
عاقل ہے وہی جو اس کا ہے دیوانہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صد شکر که دلدار ز من خُشنود است
هر دم بِکَرَم هر نفسی در جود است
نقصان بمن از مهر و محبّت نرسید
سودا که دلم کرد تمامش سود است

انسان که شکم سیریِ او یک نان است
از حرص و هوا شام و سحر نالانست
در بحرِ وجودش بِنگر طوفان است
آخر چو حباب یک نفس مهمانست

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صد شکر کہ دلدار کا مجھ پر ہے کرم
ہر وقت عنایات ہیں، بخشش ہر دم
ہے شوقِ محبّت تو فقط سود ہی سود
اس شوق میں ہرگز نہیں نقصان کا غم

اک روٹی سے ہوتا ہے شکم سیر انساں
ہے شام و سحر حرص میں پھر بھی غلطاں
ہے بحرِ وجود اس کا بہت طوفانی
ہے مثلِ حباب ایک نفس کا مہماں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این نفسِ ستمگار ببین شیطان است
پیوسته عیان بود مگو پنهان است
ابلیس خودی چرا به ابلیس بَدی
در پیشِ خیالات تو او حیران است

اسرارِ مَی و جام بکس روشن نیست
این راز بهر مرده دلی گفتن نیست
زاهد بخدا که از خدا بی خبری
سر رشتهٔ این بدستِ هر کودن نیست

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ نفسِ ستمگار ہے سچ مچ شیطاں
یہ بات تو ظاہر ہے، نہیں ہے پنہاں
ابلیس ہے خود تو ہی، بُرا اُس کو نہ کہ
وہ تیرے خیالات سے خود ہے حیراں

اسرارِ مے و جام کا ہے کون حریف
سمجھے گا نہ یہ بات کبھی قلبِ ضعیف
زاہد کو خبر کیا کہ خدا کیا شے ہے
نادان تو سمجھے گا نہ یہ رازِ لطیف

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دوریِ نفسی مرا ازو ممکن نیست
این یک جهتی به گفتگو ممکن نیست
او بحر، دلم سبوست، این حرفِ غلط
گنجایشِ بحر در سبو ممکن نیست

خواهی نکشی رنج و نیابی زحمت
از مردمِ روزگار بگزین عُزلت
هر چند که بر روی زمین راحت نیست
گر هست همین است بدنیا راحت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دم بھر بھی مجھے اس کی جُدائی ہے گراں
اس عشق کو لفظوں میں کرے کون بیاں
وہ بحر ہے، دل سُبو ہے، یہ قول غلط
گنجایش بحر کی سُبو میں ہو کہاں

خواہش ہے اگر تیری، نہ پائے زحمت
لازم ہے ترے واسطے کُنجِ عزلت
دم بھر بھی نہیں روئے زمیں پر آرام
راحت ہے کہیں تو ہے اسی میں راحت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این جسم بصد قسم فنا بنیاد است
این شعلهٔ خس در نفسی برباد است
از دامِ اجل تُرا رهائی نه بوَد
صیدی و سروکارِ تو با صیّاد است

از بهرِ دو روز فکرِ دنیا غلط است
دل بستنِ معموره و صحرا غلط است
مانندِ نسیم هر نفس در گذری
این حرص و هوا و این تمنّا غلط است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بنیاد نہیں جس کی وہ بنیاد ہے تو
اک شعلۂ خسِ فانی و برباد ہے تو
کب دامِ اجل سے ہو رہائی تجھ کو
اے صیدِ زبوں بستۂ صیّاد ہے تو

دو دن کے لیے خواہشِ دنیا ہے غلط
دل بستگیِ گلشن و صحرا ہے غلط
ہے تیز نفسِ حیات مانندِ نسیم
یہ حرص غلط ہے، یہ تمنّا ہے غلط

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیاطلبان را نه براحت کار است
تا آخرِ دم فکرِ زر و دینار است
این طائفه را خیالِ مردن نبوَد
پیوستهٔ غمِ سیم و زرِ بسیار است

از مردمِ دنیا و ز دنیا وحشت
هر چند بگیری نه کف آری راحت
هنگامِ بهار و هم خزانش دیدم
در باغِ جهان نیست گلی جز عبرت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وارفتۂ دنیا کو تو آرام نہیں
جُز فکرِ زر و مال کوئی کام نہیں
مرنے کا خیال اس کو آئے کیوں کر
دم بھر بھی تو وہ فارغِ آلام نہیں

دنیا سے تجھے چاہیے ہر دم وحشت
کوشش پہ بھی ملتی نہیں اس میں راحت
دیکھی ہے زمانے کی بہار اور خزاں
اس باغ میں اک گُل بھی نہیں جُز عبرت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر چند گل و خار درین باغ خوش است
بی یار دل از باغ نه از زاغ خوش است
چون خونِ دلم لاله ببین در رنگست
این چشم و چراغ نیز با داغ خوش است

از حد و حساب کارِ عصیان بگذشت
در توبهٔ انفعالِ یاران بگذشت
از شامتِ غفلت نرسیدم بوصال
عمرم همه در دوریِ جانان بگذشت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر چند گُل و خار سے ہے زینتِ باغ
بے یار دل افروز سمجھ باغ نہ راغ
گو بدلے ہیں ہمرنگیِ خونِ دل ہے
منظورِ نظر پھر بھی ہے اس پھول کا داغ

گنتی سے ہے باہر میرے عصیاں کی لڑی
ہیں اشکِ ندامت مرے ساون کی جھڑی
غفلت سے میسّر نہ ہوا مجھ کو وصال
یہ دوریِ جاناں بھی مُصیبت ہے بڑی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چندان دلِ نادان بہ غمِ سیم و زر است
کو وقتِ نماز ہم بفکرِ دگر است
در وہم و خیالِ این و آن بیشتر است
از فکرِ مآلِ کارِ خود بی خبر است

ہر چند کہ از جرم فزون احسان است
دل در غم و اندیشۂ این حیران است
امّا چہ بود مآل کاری کہ نشد
در خوف و رجا دیدۂ من گریان است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اتنا دلِ نافہم ہے دیوانۂ زر
ہے وقتِ نماز بھی اُسے فکرِ دگر
سودا اسے ہر وقت ہے این و آں کا
اپنے انجام کی نہیں کچھ بھی خبر

ہر چند معاصی سے ہے افزوں احساں
دل پھر بھی ہے اندیشہ و غم سے حیراں
انجام خدا جانے مرا کیا ہوگا
ہے آنکھ اسی بیم و رجا میں گریاں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از کارِ جهان تمام انکار خوش است
این کار کنی اگر تو بسیار خوش است
خود را بکنار گیر و بگذر ز همه
در عالمِ تدبیر همین کار خوش است

هر کس بخیالِ اوست حالش خوبست
هم اوّلِ کار و هم مآلش خوبست
بسیار مبند دل بدنیا، گفتم
هر چند که هست اعتدالش خوبست

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو دل میں ذرا بھی غمِ ایّام نہ کر
تدبیر میں اندیشۂ انجام نہ کر
دنیا سے الگ ہو کے ہی دنیا سے گزر
اس کام میں دم بھر کبھی آرام نہ کر

جس دل میں خدا ہے اس کا حال اچھا ہے
آغاز بہت خوب، مآل اچھا ہے
اچھا نہیں اس قدر یہ دنیا کا خیال
جتنا بھی ہو اس میں اعتدال اچھا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وارستہ دلم ہمیشہ وارستۂ اوست
پیوستہ درین باغ برنگِ گل و بوست
لبریزِ محبّت است مینای دلم
از کوزہ ہمان برون تراود کہ دروست

آن ذات برون ز گنبدِ ارزق نیست
ذاتیست مقیّد کہ بجز مطلق نیست
حق باطل نیز ہست باطل حق نیست
آن ذات بجز مصدرِ ہر مُشتق نیست

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے اس کا فدائی دلِ آشفتہ نوا
مانندِ گل، اس باغ میں ہے جلوہ نما
آئے گی محبّت کی صدا ہی اس سے
جو کچھ بھی ہے جام میں وہی ٹپکے گا

باہر نہیں دنیا سے وہ ذات اعلیٰ
مطلق بھی ہے وہ جس کو مقیّد دیکھا
حق پردے میں غائب ہو تو باطل نہیں وہ
مصدر ہے وہی اصل میں ہر مشتق کا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نابود شدم بود نمیدانم چیست
اخگر شده ام دود نمیدانم چیست
دل دادم و جان دادم و ایمان دادم
سوداست مگر سود نمیدانم چیست

شد حشر کنون صورِ سرافیل کجاست
طوقِ ادب از بهر عزازیل کجاست
از بهرِ خراب کردنِ بیت الله
شد فیل نمودار ابابیل کجاست

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نابود ہوں معلوم نہیں بود ہے کیا
شعلہ ہوں خبر اس کی نہیں دُود ہے کیا
دے بیٹھا ہوں اس کو دل و جان و ایماں
اس سودے میں معلوم نہیں سود ہے کیا

ہے حشر مگر صورِ سرافیل کہاں
ہے طوقِ ادب بہرِ عزازیل کہاں
کعبے کی تباہیوں کا مقصد لے کر
اک فیل تو آیا ہے ابابیل کہاں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل باز گرفتارِ نگاری شده است
از فکر و غمِ لاله عذاری شده است
من پیر و دلم ذوقِ جوانی دارد
هنگامِ خزان جوشِ بهاری شده است

چیزی که گذشت و رفت یادش ستم است
سودا است که سرمایهٔ او رنج و غم است
این عمرِ گرامی بعبث صرف مکن
بیش از نفسی مگیر بسیار کم است

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل پھر سے ہوا میرا گرفتارِ نگار
تڑپانے لگا ہے پھر کوئی لالہ عذار
میں پیر ہوں لیکن ہے جوانی دل میں
ہنگامِ خزاں جوش پہ آئی ہے بہار

جو بیت گئی اس کا عبث ماتم ہے
اس سودے کا سرمایہ ہی رنج و غم ہے
اس عمرِ گرامی کو نہ کر تو برباد
بس ایک نفس ہے یہ، بہت ہی کم ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این شهر و دیار و کوه و صحرا همه هیچ
دیدیم تمام زشت و زیبا همه هیچ
خود را بخدا گذار و بگذر زهمه
این خواهش و فکرِ دین و دنیا همه هیچ

ای از رُخِ تو شگفته خاطر گلِ سُرخ
باطن همه خونِ دل و ظاهر گلِ سُرخ
زان دیر بر آمدی زیوسف که بباغ
اوّل گلِ زرد آمد و آخر گلِ سُرخ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ شہر و دیار و کوہ و صحرا سب ہیچ
دنیا اور اس کے زشت و زیبا سب ہیچ
سب چھوڑ کے بس ایک خدا کا ہو جا
یہ حرص، یہ فکرِ دین و دنیا سب ہیچ

تیرے رُخ سے شگفتہ خاطر گُلِ سُرخ
باطن میں ہے خونِ دل بظاہر گُلِ سُرخ
یوسف کے بعد ہی تجھے آنا تھا
پہلے گُلِ زرد آتا ہے آخر گُلِ سُرخ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد اگرش وفاست خود می آید
گر آمدنش رواست خود می آید
بے ہوده چرا در پیِ او میگردی
بنشین اگر او است خود می آید

ایّامِ شباب رفت و شیطان نرسید
بر دامنِ من غبارِ عصیان نرسید
پیری چو رسید معصیت گشت جوان
دردی عجبی رسید و درمان نرسید

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمدؔ ہے اگر اس میں وفا آئے گا خود
آنا ہے اگر اس کا روا آئے گا خود
بے فایدہ کیوں کرتا ہے تو اس کی تلاش
چل بیٹھ اگر ہے وہ خدا آئے گا خود

گزرا دورِ شباب شیطاں نہ مِلا
دامن کے لیے غبارِ عصیاں نہ مِلا
پیری میں گناہوں پہ جوانی آئی
وہ درد مِلا ہے جس کا درماں نہ مِلا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد کارِ آن لطف و کرم است
از معصیت و سیاه کاری چه غم است
رخشیدنِ برق بین و جوش باران
رحمت چه فزون غضب چه بسیار کم است

راضی دلِ دیوانه به تقدیر نشد
فارغ ز خیال و فکرِ تدبیر نشد
ایّامِ شباب رفت و باقیست هوس
ما پیر شدیم و آرزو پیر نشد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمدؔ ہے شعار اس کا فقط مہر و کرم
اتنا بھی نہ کر سیاہ کاری کا غم
بجلی کا بھی رقص دیکھ، باراں کو بھی دیکھ
لطف اتنا زیادہ ہے غضب اتنا کم

دیوانہ ہے دل، شاکرِ تقدیر نہیں
کس وقت وہ محوِ فکر و تدبیر نہیں
ایّام شباب گزرے باقی ہے ہوس
ہم پیر ہوئے حرص مگر پیر نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یاران چه قدر راهِ دورنگی دارند
مصحف به بغل دین فرنگی دارند
پیوسته بهم چو مهرهای شطرنج
در دل همه فکر خانه جنگی دارند

قصّاب پسر که با منش کینه بود
خواهم دلِ او صاف چو آئینه بود
گر دست بمن دهد بگیرم پایش
ور پشت بمن دهد بَه از سینه بود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارانِ طریقت کی دورنگی دیکھو
اسلام میں یہ دینِ فرنگی دیکھو
صف بند ہیں شطرنج کے مہروں کیطرح
اس پر بھی یہ فکرِ خانہ جنگی دیکھو

قصّاب کے بیٹے کو ہے مجھ سے کینہ
دل اس کا بھی ہو صاف، بنے آئینہ
وہ ہاتھ بڑھائے تو پکڑ لوں میں پیر
وہ پیٹھ دِکھائے تو سمجھ لوں سینہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر کس که ثباتِ دهر سنجیده بود
فصلِ گل و ایّامِ خزان دیده بود
مائل نه شود برنگ و بوی گُل و مُل
نا دیده شمارد آنچه خود دیده بود

در هر گنهی فزود بخشایش وجود
شرمنده باین طور ز کردار نمود
خضرِ رهِ من گناه شده آخرکار
این فضل و کرم چه بُود این جرم چه بود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جس شخص پہ ظاہر ہے کہ فانی ہے جہاں
جس شخص نے دیکھی ہو بہار اور خزاں
وہ مائلِ رنگ و بو نہیں ہو سکتا
نادیدہ ہی سمجھے گا وہ گلزارِ جہاں

ہر جرم پہ بخشش سے گرانبار کیا
اس طور سے شرمندۂ کردار کیا
عصیاں نے بتایا مجھے رہبر ہو کر
کیا فضل و کرم ہیں کیا جرم و خطا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا ہمگی اگر بکامِ تو بوَد
وین سکّۂ مہر و مہ بنامِ تو بوَد
آخر زجہان پیِ بقا باید رفت
گر قیصر و فغفور غلام تو بوَد

ہر کس کہ بلُطف و کرمت دیدہ کشود
قہر و غضبِ غیر نداند موجود
مردودِ تو ہیچ جا نگردد مقبول
مقبولِ تو ہیچ گہ نگردد مردود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا سے جو حاصل ہوں تجھے سب انعام
ہو سکّۂ مہر و مہ پہ بھی تیرا نام
اک دن تو یہاں سے کوچ کرنا ہوگا
ہوں قیصر و فغفور بھی گر تیرے غلام

جس پر بھی ہوئی وقف تری بخششِ وجود
اُس کے لیے ہر قہر و غضب ہے نابود
مردود ترا نہیں کہیں بھی مقبول
مقبول ترا نہیں کہیں بھی مردود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواهی که زفیضت کرم وجود بوَد
در هر دو جهان راحت و بهبود بوَد
سودای خیالش همه سرمایهٔ سود
مهرش بگزین که عاقبت سود بوَد

عُزلت بجهان راحتِ جان یافته شد
بر روی زمین گنجِ نهان یافته شد
این گوهرِ نایاب که هم بی قدر است
در بحرِ پُر آشوبِ جهان یافته شد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواہش ہے اگر کہ مائلِ جود رہے
ہر حال میں راحت رہے بہبود رہے
تو اس کے تصوّر کو بنا لے پونجی
سودا ہے یہی جس سے تجھے سود رہے

عزلت ہے اگر تجھ کو جہاں سے حاصل
راحت ہے اسی گنجِ نہاں سے حاصل
یہ گوہرِ نایاب اسی بحر میں ہے
ہوتی ہے یہی چیز یہاں سے حاصل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یک لحظه اگر دلِ حزینت بدهند
آسودگیِ رویِ زمینت بدهند
گر مُهرِ خداست نقش بر خاتمِ دل
عالم همه در زیرِ نگینت بدهند

در دهر عدو مثالِ غفلت نبوَد
خواری به ترا ز خواهشِ رفعت نبوَد
هشیار دم پیری شو کاخرِ وقت
حاصل دگرت بجز ندامت نبوَد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مل جائے جو دم بھر کو تجھے قلبِ حزیں
حاصل رہے آسودگیِ روے زمیں
ہے دل کی انگوٹھی پہ اگر مُہرِ خدا
ہو سارا جہان تیرے ہی زیرِ نگیں

دشمن ترا کوئی نہیں غفلت کے سوا
یہ خواہشِ رفعت نہیں ذلّت کے سوا
ہشیار ہو پیری میں کہ اس منزل پر
ملتا نہیں کچھ شرم و ندامت کے سوا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غمگین نشوی گر دلِ ریشت بدهند
خشنود مشو که پیش پیشت بدهند
گر شکر باین دولت سرمد بکنی
بیشت بدهند از همه بیشت بدهند

سرمد گلهٔ یار نکو شد که نشد
لب بیهده گفتار نکو شد که نشد
منّت کشِ دهر می شوی آخر کار
کاری که ز تو کار نکو شد که نشد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غم گیں نہ ہو تجھ کو جو دل ریش سے ملے
خوش ہو نہ اگر راحتِ غم کیش سے ملے
اس دولتِ سرمد کا جو ہو شکر گذار
پھر بیش سے ملے بیش ملے بیش سے ملے

محبوب کا شکوہ نہ ہوا خوب ہوا
شکوے کو دہن وا نہ ہوا خوب ہوا
بے کار تو منّت کشِ دنیا ہوتا
جو کام ہے تیرا نہ ہوا خوب ہوا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بنگر که عزیزان همه در خاک شدند
در صید گهِ فنا بفتراک شدند
آخر همه را خاک نشین باید شد
گیرم که برفعت همه افلاک شدند

آنکس که شراب میخورد ، میگذرد
وانکس که کباب میخورد ، میگذرد
سرمد که بکاسهٔ گدائیِ نان را
تر کرده بآب میخورد ، میگذرد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جتنے بھی تھے دوست سب تہِ خاک آئے
صیّادِ فنا سے نہ وہ بچنے پائے
ہونا ہے بہر حال اسے خاک نشیں
جو اوج کی حرص میں فلک تک جائے

جو پی لے شراب اس کے بھی دن گذریں گے
جو کھائے کباب اس کے بھی دن گذریں گے
جو بھیک کے ٹکڑے کے لیے اے سرمد
ہو خانہ خراب اس کے بھی دن گذریں گے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایزد بترازوی قدر با خورشید
چون جنس نکوئی رخت می سنجید
این بسکه گران بود نجنبید زجا
وان بسکه سبک بود با فلاک رسید

سرمد غم عشق بوالهوس راندهند
سوز دل پروانه مگس راندهند
عمری باید که یار آید به کنار
این دولت سرمد همه کس راندهند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خورشید اِدھر اور اُدھر چہرہ ترا
خالق نے ترازوے قدر میں تولا
بھاری تھا ترا حُسن زمیں گیر رہا
خورشید سُبک تر تھا فلک پر پہنچا

سرمدؔ غمِ عشق بوالہوس کو نہ دیا
سوزِ دلِ پروانہ مگس کو نہ دیا
اک عمر گزرنے ہی پہ ملتا ہے وہ دوست
یہ وہ ہے شرف جو خار و خس کو نہ دیا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر جا که روی مهر و وفا یارِ تو باد
آرام و فراغت همه جا یارِ تو باد
از نامه و پیغام فراموش مکن
یاد آوریم بکن، خدا یارِ تو باد

بی فکر و خیالِ دوست راحت نبود
اندیشهٔ مال و جاه و دولت نبود
سررشتهٔ جان و دل بدلبر بسپار
با دولتِ پایدار دورت نبود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جائے بھی سفر میں تو وفا ساتھ رہے
آرام و سکوں صبح و مسا ساتھ رہے
غافل نہ کبھی نامہ و پیغام سے ہو
کر یاد ہمیں، فضلِ خدا ساتھ رہے

ہمدم کے تصوّر سے تو معذور نہ ہو
دیوانہ، دولت نہ ہو، مغرور نہ ہو
دلبر کے سپرد کر دے اپنے دل و جان
اس دولتِ پایدار سے دور نہ ہو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا مَطلَب دشمنِ جان باید شد
دل خستهٔ این بارِ گران باید شد
اندیشهٔ سنجیدنِ این درکار ست
میزانِ تامّل بجهان باید شد

ایّامِ بهار متّقی جام کشد
هنگامِ خزان خمار این نام کشد
می نوش که صیّادِ فلک میگردد
هر روز درین فکر که در دام کشد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا کی طلب چھوڑ یہ ہے دشمنِ جاں
دب جائے گا دل اُٹھا کے یہ بارِ گراں
اس بات کو تولنا ہے لازم تجھ کو
تو ہاتھ میں لے ہوش و خرد کی میزاں

کیوں زُہدِ ریائی تجھے بدنام کرے
لازم ہے کہ تو شغلِ مے و جام کرے
اے زاہدِ کم ظرف فلک کی گردش
اس فکر میں ہے. تجھ کو تہِ دام کرے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

افسوس که کنهش بخیالم نه رسید
اندیشه درین بادیه بسیار دوید
بر روی خیالِ خام حیران شده ام
بر پردهٔ عنکبوت صورت کی کشید

هر دل که بدامِ غمِ او شاد بوَد
از هر دو جهان فارغ و آزاد بوَد
دیدم همه جا صورتِ معنی است یکی
این آئینه هر جاست خداداد بوَد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پہنچی نہیں اس کے راز تک میری نظر
اس دشت میں دن رات کیا میں نے سفر
حیران ہوں میں صورتِ انسانی سے
باریک سے جالے پہ بنائی کیوں کر

جس دل کو ہے غم اُس کا وہ دل شاد رہا
دنیا کے ہر اک رنج سے آزاد رہا
ہر ایک کے باطن میں ہے تصویر اُس کی
آئینہ خدا داد خود آباد رہا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این مردمِ دنیا که گرفتارِ غم اند
دیوانه بسی دیدم و هشیار کم اند
از بهرِ دو روزِ عمر از شامتِ نفس
در حرص و هوا اسیر و بدخواهم اند

دنیا بکسی روی فراغت ننمود
سوداست چنین خیالِ بیهوده چه سود
امروز چنین هست سوی دامنِ تو
تا بود چنین بود، چنین خواهد بود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ اہلِ جہاں سب ہیں گرفتارِ الم
دیوانے بہت ان میں ہیں، ہشیار ہیں کم
ہے عمر دو روزہ پہ غضب شامتِ نفس
پھر حرص و ہوس ستم ہے بالائے ستم

آرام نہیں دہر کے آب و گِل میں
کیوں نفع کا رکھتا ہے تو سودا دل میں
جو حال میں ہے تھی وہی ماضی میں خلش
کچھ اور سِوا ہو گی یہ مستقبل میں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هرچند که صد دوست بمن دشمن شد
از دوستیِ یکی دلم ایمن شد
وحدت بگذیدم و ز کثرت رستم
آخر من از و شدم او از من شد

دیدم بسی که سوز و حسرت بردند
صد داغِ حسد بخود ز عالم خوردند
از بهر دو روز عمر از دستِ هوس
دل را بغم و درد بهم افشردند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر چند کہ سو دوست ہوئے ہیں دشمن
اک دوست کے فیضان سے دل ہے ایمن
وہ میرا ہُوا اور ہُوا میں اس کا
کثرت کے عوض لگ گئی وحدت کی لگن

لاکھوں ہیں کہ حسرت میں جیے جاتے ہیں
سو داغِ حسد دل پہ لیے جاتے ہیں
اس عمرِ دو رُوزہ میں ہوس کی خاطر
بے دل دلِ پُرغم کو کیے جاتے ہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این بی خردان که از خدا بی خبراند
از بهرِ زر و سیم بهم کینه وراند
بر دوستیِ اهلِ جهان تکیه مکن
از بهرِ دو روز دشمن یک دگراند

این مردمِ دنیا همه بدخواهم اند
یارانِ نکوکار چه بسیار کم اند
خوش وقتیِ دل به بوالهوس بسیار است
آنها که عزیزند گرفتارِ غم اند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دولت کے لیے کرتے ہیں جو کینہ وری
اللہ سے غافل ہیں خرد سے ہیں بری
تو دوستیِ اہلِ زمانہ پہ نہ جا
بہتر ہے کہ چھوڑ دے یہ آشفتہ سری

بدخواہ مرے اہلِ جہاں پیہم ہیں
یارانِ نکوکار نہایت کم ہیں
جو اہلِ ہوس ہیں وہ تو خوش وقت ہیں سب
دنیا میں جو اچھّے ہیں اسیرِ غم ہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر کس پیِ نانی بجهان دوست بود
یک دوست ندیدیم زجان دوست بود
چون سگ زپیِ لقمه بهر در بدوند
این است نشان که نام شان دوست بود

طولِ املِ عمر بآخر نرسید
دیوانه دلم عاقبتِ کار ندید
شبها بخیالِ خوابِ غفلت بگذشت
اکنون چه کنم که صبحِ صادق بدمید

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

روٹی کے لیے بندۂ الفت سب ہیں
جو اصل میں ہیں دوست وہ ملتے کب ہیں
لقمے کے لیے پھرتے ہیں کتّے کی طرح
گو کہنے کو یہ لوگ وفا مشرب ہیں

ہوتا ہی نہیں ختم کہیں طولِ اَمَل
سوچا نہ کبھی دل نے کہ کیا ہوگا کل
اب بھی کچھ سوچ صبحِ پیری آئی
راتوں میں تو جاری رہا غفلت کا عمل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گاهی که دلم حسابِ کردار کند
چندین غم و اندوه بخود یار کند
پیش از نفسی ندیدم این کار کند
کاری که ندامت دهد انکار کند

دل در پیِ لیلی صفتی مجنون شد
در عالمِ غُربتم وطن هامون شد
در پیری وضعف متّقی گشت جوان
هنگامِ خزان جوشِ بهار افزون شد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرتا ہے کبھی دل جو حسابِ کردار
ہوتا ہے اُسے بارِ گنہ سے آزار
جس کام سے ہوتی ہے ندامت اتنی
اس کام سے کرتا نہیں مطلق انکار

دل ہے کسی لیلائے حسیں کا مجنوں
پاتا ہے تو پاتا ہے یہ غربت میں سکوں
زاہد پہ بڑھاپے میں جوانی آئی
کیا جوشِ بہار ہے خزاں میں افزوں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آنکس که ترا تاجِ جهانبانی داد
ما را همه اسبابِ پریشانی داد
پوشاند لباس هر کرا عیبی دید
بی عیبان را لباسِ عریانی داد

غیر از تو مرا یار و نگاری نه بود
دل را هوسِ باغ و بهاری نه بود
پیوسته خیال و وهم و اندیشه بشوی
جز مهر و مهر رُوی تو کاری نه بود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرتا ہے عنایت جو تجھے سلطانی
کرتا ہے غمِ دہر ہمیں ارزانی
جو عیب سے پُر ہیں انھیں دیتا ہے لباس
بے عیبوں کو دیتا ہے فقط عُریانی

اک تیرے سوا کچھ نہیں مطلوب مجھے
گلشن کی بہاریں نہیں محبوب مجھے
بے کار ہیں ہر وقت کے یہ وہم و خیال
جلوہ ترے حُسن کا ہے مرغوب مجھے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جُز بادۂ شوقِ دوست عشرت نہ بود
بی دُرد کشی نشۂ وحدت نہ بود
میخانۂ عالم کہ پُر از دردِ سر است
خالی زخمار و رنج و محنت نہ بود

ابنای زماں بیکدگر دل تنگ اند
پیوستہ بخود چو مختلف آہنگ اند
قانونِ وفا و مہر برداشتہ اند
دایم بمقامِ آشتی در جنگ اند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جُز بادۂ شوق کوئی عشرت ہی نہیں
بے دُرد کشی نشۂ وحدت ہی نہیں
مے خانۂ عالم ہے سراپا غم و رنج
راحت ہی نہیں اس میں مسرّت ہی نہیں

ابنائے زمانہ تو ہیں دل تنگ بہت
ساز اُن کے ہیں سب مختلف آہنگ بہت
ہیں مہر و محبّت سے سراسر غافل
ہے صلح تو کم، سلسلۂ جنگ بہت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یاری بگزین که بیوفائی نکند
دل خسته ترا در آشنائی نکند
پیوسته در آغوش و کنارت گیرد
هرگز ز تو یک گام جدائی نکند

این قوم که در دوستیِ سیم و زرند
غافل ز خدا و دشمنِ یکدگرند
هرچند نصیبِ همه پیوسته جداست
در بخششِ حق بیکدگر کینه ورند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ دوست بنا جو بے وفائی نہ کرے
جو تجھ کو ستا کے آشنائی نہ کرے
آغوشِ محبّت ہی میں رکھّے تجھ کو
ہمدم رہے اقدامِ جدائی نہ کرے

وہ لوگ کہ دولت کی جنھیں خواہش ہے
اللہ سے غافل ہیں بہم رنجش ہے
ہر چند مقدّر ہے جدا ان سب کا
جلتے ہیں اگر حق کی کہیں بخشش ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هشیار بود هر که گلِ جام کشد
خود را ز غم و محنتِ ایّام کشد
می نوش که صیّادِ فلک میگردد
آخر همه را ز حیله در دام کشد

آنی که غمِ تو رنگ را می شکند
خوی تو صفِ پلنگ را می شکند
دل سختیِ تو حریص جان سختیِ ماست
آنجا که سنگ سنگ را می شکند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہشیار وہی ہے جو پیے بادہ وجام
غم سے ہو جسے کام نہ آلام سے کام
مے پی کہ ہے صیّادِ فلک گردش میں
ہر ایک کو لے آئے گا ظالم تہِ دام

اُڑتا ہے ترے عشق میں ہر ایک کا رنگ
ڈرتے ہیں ترے نام سے خونخوار پلنگ
ہے سخت دلی کو سخت جانی کی طلب
یہ سچ ہے کہ توڑے گا فقط سنگ کو سنگ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در مسلخِ عشق جز نکورا نکشند
لاغر صفتانِ زشت خورا نکشند
تو عاشقِ صادقی ز کشتن مگریز
مردار بود هر آنکه او را نکشند

آنروز که جا زیرِ زمین خواهد بود
از لطفِ تو یا رب بَه ازین خواهد بود
بر روی زمین هست حلاوت مشکل
در زیرِ زمین اگر چنین خواهد بود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوتے ہیں شہید جو ہیں ابرار یہاں
پوچھے نہیں جاتے ہیں بداطوار یہاں
تو عاشقِ صادق ہے تو خنجر سے نہ ڈر
مُردار پہ چلتی نہیں تلوار یہاں

اک روز ہمیں زیرِ زمیں سونا ہے
ہے لطفِ خدا جس میں یہی کونا ہے
بڑھ جائے گی زندوں کی مصیبت کچھ اور
مرنے پہ یہی حال اگر ہونا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ای نفسِ ستمگار چها خواهی کرد
از خلقِ خدا باز جدا خواهی کرد
پیوسته سرِ جنگ و خصومت داری
گاهی بغلط صلح بما خواهی کرد

در مالِ جهان مآل هرگز نبود
این خواب و خیالِ مال هرگز نبود
از وهم و خیالِ خام خوش دل نشوی
بیش از الم و وبال هرگز نبود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اے نفسِ ستم گار کرے گا تو کیا
کیا خلقِ خدا سے پھر جدا کر دے گا
ہر وقت تجھے جنون عداوت ہی کا ہے
بھولے سے کبھی صلح کے میدان میں آ

دنیا کی یہ دولت ہے سراسر فانی
یہ ایک سراب ہے نہیں ہے پانی
اس وہم و خیال کا نہیں کچھ حاصل
یہ وہم کی دنیا تو ہے غم کی بانی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر کس بخیالِ او هم آغوش بود
دیوانه نماید همه سر هوش بود
کیفیّتِ این نشّه بکس ظاهر نیست
این باده نهان همه در جوش بود

از منصبِ عشق سرفرازم کردند
وز منّتِ خلق بے نیازم کردند
چون شمع درین بزم گدازم کردند
وز سوختگی محرم رازم کردند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو تجھ سے تصوّر میں ہم آغوش رہا
ہر وقت وہ فرزانہ و باہوش رہا
اس کیف کا عالم ہے نرالا سب سے
یہ بادہ نہاں ہو کے بھی سرجوش رہا

جب عشق کے منصب سے سرافراز کیا
آزادیِ روح کا بھی در باز کیا
بخشا مجھے سوزِ شمع گھُلنے کے لیے
اس ڈھنگ سے مجھ کو محرمِ راز کیا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر چند که عصیانِ مرا میداند
بر خوانِ کرم هر نفسی میخواند
در خوف و رِجا بسی تأمّل کردم
بیش از همه مائل به کرم میماند

هر کس که سرِّ حقیقتش باور شد
او پهن تر از سپهرِ پهناور شد
مُلّا گوید که بر فلک شد احمدؐ
سرمد گویا فلک با احمدؐ در شد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گو میرے گناہوں سے خبردار ہے وہ
اس پر بھی کرم کے لیے تیّار ہے وہ
جانچا ہے اسے خوف و رجا میں بھی بہت
اوروں سے زیادہ مرا غم خوار ہے وہ

جس شخص نے دیکھ لی حقیقت کی جھلک
ہیچ اس کی نگاہوں میں ہے پہنائے فلک
افلاک پہ احمدؐ گئے، مُلّا نے کہا
سرمدؔ نے کہا، آیا فلک احمدؐ تک

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد که ز جامِ عشق مستش کردند
بالا کردند و باز پستش کردند
میخواست خدا پرستی و هشیاری
مستش کردند و بت پرستش کردند

بگذر ز خودی که دین قرینت گردد
سر دفترِ اعمال همینت گردد
در هر دو جهان سکّهٔ نامت بزنند
عالم همه در زیر نگینت گردد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمدؔ کو مے عشق کی مستی بخشی
رفعت بخشی پھر اس نے پستی بخشی
مقصد تھا خدا پرستی و ہشیاری
لیکن مستی و بت پرستی بخشی

کر ترک خودی کو اور ہو دین سے قریں
کوئی بھی عمل اس سے پسندیدہ نہیں
سکّہ ترے نام کا چلے گا ہر سو
ہو جائے گا اک جہاں ترے زیرِ نگیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یاران سخنی است اگر گوش کنید
تا دست رسد ساغرِ می نوش کنید
از پهلوی جامِ جم بدولت رسید
این حرف مبادا که فراموش کنید

این مردمِ دنیا ز خدا بیخبرند
هر شام و سحر در طلبِ سیم و زرند
از پهلوی همدگر جگر ریش ترند
هر چند که چون بادِ صبا در گزرند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اس بات کو کانوں سے ہم آغوش کرو
جب تک بھی ملے ساغرِ مے، نوش کرو
جمشید نے جام ہی سے دولت پائی
دیکھو یہ حقیقت نہ فراموش کرو

ہیں اہلِ جہاں بے خبرِ رازِ خدا
ہے شام و سحر غم انھیں سیم و زر کا
رُکتے ہی نہیں ان کے لڑائی جھگڑے
ہر چند گذر جائیں گے سب مثلِ صبا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارب بکسی مرا رسائی نه بود
اُمیدِ وفا و آشنائی نه بود
در دائرهٔ تجربه پابند شدم
غیر از درِ رحمت رهائی نه بود

هرکس زخدا دولت و دین میطلبد
یاسیمبری، ماه جبین میطلبد
بی چاره دلم نه آن نه این میطلبد
خواهانِ وصال است و همین میطلبد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارب نہ کسی تک ہو رسائی میری
محدود ہو رسمِ آشنائی میری
ہوں دائرۂ تجربہ میں قید مگر
ہوگی تری رحمت سے رہائی میری

. . . . .

خالق سے کوئی دولت و دیں مانگتا ہے
یا اس سے کوئی ماہ جبیں مانگتا ہے
مجھ کو مگر اِس کی ہے نہ اُس کی خواہش
جز وصل کے دل کچھ بھی نہیں مانگتا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آن کیست که او زهد و ریا نشناسد
در مکر و دغا خدا چو ما نشناسد
گفتی که مخور باده چو من زاهد شو
این را بکسی گو که تُرا نشناسد

سرمد گله اختصار میباید کرد
یک کار ازین دو کار میباید کرد
یا تن برضایِ دوست میباید داد
یا جان برهش نثار میباید کرد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عالم میں ہیں سب زہد و ریا سے واقف
خالق ہی نہیں مکر و دغا سے واقف
کیوں کہتا ہے ترکِ مے کی بات اے زاہد
ہے کون نہیں تیری خطا سے واقف

شکووں سے بہت جان نہ ہلکان کرو
دو کام ہیں، ایک کا تو سامان کرو
یا تن کو کرو نذرِ رضائے محبوب
یا راہِ خدا میں جان قربان کرو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تا نیست نگردی رهِ هستت ندهند
این مرتبه با همّتِ پستت ندهند
چون شمع قرارِ سوختن تا ندهی
سررشتهٔ روشنی بدستت ندهند

سرمد مارا بعشق رسوا کردند
سرمست و سراسیمه و شیدا کردند
عریانیِ تن بود غبار رهِ دوست
آن نیز به تیغ از سرِ ما وا کردند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو نیست نہیں ہے وہ کبھی ہست نہیں
یہ درجہ رہینِ ہمّتِ پست نہیں
جب تک نہ جلے گا شمعِ سوزاں کی طرح
باطن کی ضیا بھی تری ہم دست نہیں

سرمد ہمیں کرتی ہے محبّت رسوا
سرمست و سراسیمہ و شیدا بھی کیا
عریانیِ جسم تھی غبارِ رہِ دوست
تلوار نے اس کو بھی نہ باقی چھوڑا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خود را بکن از مهرِ زر و سیم کنار
تا ماهرخی سیمبر آید بکنار
سر رشتهٔ قسمت بکفِ تو خود نیست
آنرا که خدا داد با و کینه مدار

هرگاه ببینی ز کسی عیب و هنر
عیب و هنرِ خویش در آور بنظر
این است هنر بهتر ازین نیست دگر
خود را بنگر بعیبِ مردم نَنگر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خود کو زر و سیم کی ہوس سے رکھ دور
مل جائے گا اک سیم برِ شوخ ضرور
سر رشتۂ قسمت ہے ترے ہاتھ میں کب
دے جس کو خُدا اس سے نہ ہرگز ہو نفور

دیکھے جو کسی کے تو عیب و ہنر
خود اپنے ہی اعمال پہ ڈال ایک نظر
یہ ایسا ہنر ہے کہ نہیں اس کا جواب
دیکھ اپنے کو، غیروں کی خطاؤں سے گزر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سر پا شد و پای سر مرا در رهِ یار
من بی سر و پا شدم تو معذورم دار
هشیار به سر چگونه پوشد پاپوش
دیوانه به سر چگونه پیچد دستار

در بحرِ وجود از حبابی کمتر
موجی که درین بحر فتد هست خطر
آئینه بکفِ دیگر و یکدم بنگر
عکسِ تو درین آب بمانی چه قدر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چلتا رہا میں سر کے بل اے ربِّ کبار
ہے عشق کی راہ میں یہی مرا شعار
ہشیار پہنتا نہیں جوتی سر میں
دیوانہ باندھتا نہیں سر پر دستار

اے بحرِ وجود کے حبابِ کم تر
تیرے لیے ہر موج میں ہے خوف و خطر
آئینے میں خود دیکھ ذرا عکس اپنا
پائے گا نہ کچھ قرار اس میں دم بھر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از وہم و خیال و فکرِ دنیا بگذر
چون بادِ صبا ز باغ و صحرا بگذر
دیوانہ مشو برنگ و بوی گُل و مُل
ہشیار بشو ازین ہوا ہا بگذر

ای دوست مرا بعلم و حکمت بنگر
در مہر و وفا و در محبّت بنگر
من صاحبِ معنی ام و صوتِ تعظیم
در من چو کتاب ہر دو صورت بنگر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو وہم و خیال و فکرِ دنیا سے گزر
مانندِ صبا گلشن و صحرا سے گزر
بوے گُل و مُل کا تو نہ ہو دیوانہ
ہشیار ہو اس جوشِ تمنّا سے گزر

اے دوست مرے علم اور حکمت کو دیکھ
تو میری وفا، میری محبّت کو دیکھ
میں صاحبِ معنی ہوں، میں صوتِ تعظیم
مانندِ کتاب ہر دو صورت کو دیکھ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شرمندهٔ کردارِ خودم شام و سحر
من محرمِ این کارم و کس نیست دگر
غافل هم ازین لطف باین عصیانی
جرمِ خود و هم فضلِ تو دارم به نظر

اے زاهدِ خود فروش هرگز مغرور
باید نشوی که تا نگردی رنجور
گویند ترا زاهد و هستی فاسق
برعکس نهند نامِ زنگی کافور

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شرمندۂ کردار ہوں میں شام و سحر
اوروں کو نہیں میری ندامت کی خبر
ہے کثرتِ عصیاں پہ بھی اُمّیدِ کرم
دونوں پہ جمی رہتی ہے ہر وقت نظر

ہرگز نہ ہو اے زاہدِ خود بیں مغرور
ڈر ہے کہ نہ ہو جائے سراسر رنجور
تو نام کا زاہد ہے مگر ہے فاسق
برعکس نہند نامِ زنگی کافور

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عصیانِ من احسان تو ناید بشمار
بی حد و حساب کی بیاید بشمار
گر پیشِ خود این حسابِ صد سال کنم
نہ فضلِ تو نہ جرمِ من آید بشمار

از مردمِ دنیا بخدا گیر کنار
تا دل بکشد عروسِ راحت بکنار
سر رشتۂ اختلاط از دست بدہ
سرمایۂ آرام و فراغت بکف آر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے جرم و کرم دونوں کی گنتی دشوار
بے حد و حساب کا کرے کون شمار
سو سال بھی گنتا رہوں اِن دونوں کو
اِن کا نہ حساب ہو سکے گا زنہار

دنیا میں اگر گوشۂ عزلت مِل جائے
لازم ہے تجھے عروسِ راحت مِل جائے
جب تک ہے اس اختلاط کا شوق تجھے
ممکن نہیں آرام و فراغت مِل جائے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سر رشتهٔ اختیار با یار گذار
خود را ز غم و محنتِ بیهوده برآر
این عمرِ گرامی که تمامی هوس است
با یار بسر ببر به غفلت مسپار

دل را بخیالِ یار خوشنود بدار
سر رشتهٔ این دولتِ سرمد بکف آر
گنج است که رنجش نبوَد آخرکار
سوداست که سودش بوَد افزون ز شمار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خالق ہی ترا دوست ہے تو دوست کا ہو
بیہودہ نہ کر رنج نہ بیہودہ رو
یہ عمرِ گرامی ہے فقط حرص و ہوا
طاعت میں گزار اور غفلت میں نہ کھو

رکھ اس کے تصوّر سے تو دل کو خوشنود
اس دولتِ سرمد میں ہے تیری بہبود
یہ گنج ہے ایسا کہ نہیں اس میں رنج
اس سودے میں اندازے سے باہر ہے سود

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارب بِکَرَم مرا ز گرداب برآر
از بحرِ گناه کشتیم گیر کنار
جرمِ من و احسانِ تو بی حد و حساب
این طرفه حساب است که ناید بشمار

ممکن نه بَود که یار آید بکنار
خود را ز خیالِ خام و اندیشه برآر
هر چیز که غیرِ اوست در سینهٔ تست
بسیار حجابیست میانِ تو و یار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارب مجھے گرداب معاصی سے نکال
ڈوبے نہ بھنور میں مری کشتی کو سنبھال
ہر چند گُنہ میرے ہیں بے حد و حساب
لیکن تری رحمت کو بھی حاصل ہے کمال

پائے گا نہ تو اس کو نہ کر بات بہت
بے کار نہ ہو محوِ خیالات بہت
ہے الفتِ ماسوا ہی تیرے دل میں
تجھ سے تو ابھی ہے دُوریِ ذات بہت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل از غمِ عشق جان شود آخر کار
سررشتهٔ این عمرِ ابد را بکف آر
خواهی که نصیبِ تو شود بوس و کنار
زنهار از و بگیر یک لحظه کنار

یارب چه کنم گذشت جرمم ز شمار
کشتیِ دلِ خسته ز گرداب برآر
در بحرِ خجالت و ندامت غرقم
فضلِ تو کند چاره بگیرد بکنار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوتا ہے غمِ عشق سے دل زندہ ضرور
یہ عمرِ ابد پانے کا ہے اک دستور
اے زندہ دل و حسرتیِ بوس و کنار
دم بھر بھی نہ کر اُس کی جُدائی منظور

یارب میرے عصیاں کا نہیں کوئی شمار
ہے کشتیِ دل ایک، تو گرداب ہزار
دل بحرِ خجالت و ندامت میں ہے غرق
ہو فضل اگر تیرا تو لگ جاؤں پار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از ماهرخان اگر نگیری تو کنار
لذّت نبری بیشتر از بوس و کنار
این سیمبران شیفتهٔ سیم و زر اند
نقدِ دل و جان بدست ایشان مسپار

جرمِ من و فضلِ یار افزون ز شمار
این هم چو حسابیست که من دانم و یار
چشمِ کرمش عاشقِ حسنِ گنه است
زنهار ز کردارِ بد اندیشه مدار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جب تک ہے تجھے ماہ جبینوں سے پیار
کچھ لطف نہ دیں گے تجھے یہ بوس و کنار
دولت کے فدائی ہیں حسینانِ جہاں
نقدِ دل و جاں اُن کو نہ دے تو زنہار

ہے جُرم فزوں اور کرم اس سے فزوں
وہ اِس کو سمجھ رہا ہے یا میں سمجھوں
ہے اُس کا کرم حسنِ گنہ کا عاشق
کیوں موجبِ اندیشہ ہوں اعمالِ زبوں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر جا که شود ساقیِ گلفام دو چار
شکرانهٔ این نماز اوّل بگذار
غافل نشوی ز نشّهٔ عجز و نیاز
هشیار که آخر نکشی رنجِ خمار

چیزی که درو عیب بود نیست هنر
آمیزشِ خلق است بگیرش کمتر
بسیاریِ اختلاطِ مردم رنج است
گفتم بتو هر چند که کمتر بهتر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مل جائے تجھے جو ساقیِ لالہ عذار
جھک سجدے میں شکرانۂ آداب گزار
تو عجز و نیاز کا نشہ ترک نہ کر
آخر کو اُٹھائے نہ کہیں رنجِ خمار

سو بات کی اک بات رہے پیشِ نظر
رکھ اہلِ زمانہ سے تعلّق کم تر
ابنائے زمانہ سے بہت میل نہ رکھ
جتنا بھی یہ ربط کم ہو اتنا بہتر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چون معنی و لفظ ما و او را بنگر
چون چشم و نگه جدا و یک جا بنگر
یکدم نه کسی جدا نیابی هرگز
مانندِ گُل و بُو ست بهر جا بنگر

من جرمِ خود و لطفِ تو دارم بنظر
پیوسته ازین هر دو حسابست خبر
از من چه شد چه میکند احسانت
میزانِ تامّل شده ام شام و سحر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وابستہ ہیں اس سے لفظ و معنیٰ کی طرح
یعنی نگہ و دیدۂ بینا کی طرح
ظاہر کی جدائی نہ جدائی سمجھو
ہم ایک ہیں بُو و گُلِ زیبا کی طرح

ہے اپنے گُنہ پر اور رحمت پہ نظر
دونوں کے حسابات کی ہے مجھ کو خبر
عصیاں سے زیادہ ہے کرم مجھ پہ ترا
ان دونوں کو تولتا ہوں میں شام و سحر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل خوش نشوی ز وصلِ دنیا هرگز
ما مهر نداریم ز آنها هرگز
جز ساقی و جام نیست غمخوار کسی
از دست مده گردنِ مینا هرگز

چون نقشِ نگین در پی نامی تو هنوز
جان میکنی و در پی کامی تو هنوز
از خرمنِ عمر خوشهٔ توشه بگیر
هنگامِ درو رسید و خامی تو هنوز

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کر دل کو نہ محوِ غمِ دنیا ہر دم
اس سے تو فقط رنج ملے گا ہر دم
غم خوار نہیں کوئی بجز ساقی و جام
رکھ ہاتھ میں تو گردنِ مینا ہر دم

تو مثلِ نگیں ہے بندۂ نام ابھی
مرتا ہے مگر پھر بھی ہے ناکام ابھی
لے عمر کے خرمن سے عمل کا توشہ
پکنے کے ہیں دن تو ہے مگر خام ابھی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از بوالهوسان کام نیابی هرگز
این طائفه آرام نیابی هرگز
صد سال اگر جان بکنی، همچو نگین
بدنام شوی نام نیابی هرگز

فارغ نشدی ز خودپسندی هرگز
آگه نشدی ز سودمندی هرگز
خواهی در جهان یک طرف راغب شو
غیر از طرفی طرف نه بندی هرگز

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ اہلِ ہوس ہونے نہ دیں گے خوش کام
ان سے نہ ملے گا تجھ کو ہرگز آرام
سو سال اگر مثلِ نگیں گھستا رہے
اے نام کے طالب تو رہے گا بدنام

کی ترک نہ تو نے خود پسندی ہرگز
دیکھا نہ جمالِ سود مندی ہرگز
رفعت کا ہے خواہاں تو فقط ایک کا ہو
جز اس کے نہ پائے گا بلندی ہرگز

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جُز فضلِ خدا کار ندارم هرگز
اندیشهٔ کردار ندارم هرگز
او داند و عصیانِ من و مغفرتش
من کار باین کار ندارم هرگز

ای دل ز هوا و هوس از بهرِ دو روز
خود را و مرا ز آتشِ جانسوز مسوز
هنگام جوانی شد و پیری آمد
این آتشِ افسرده بدامن افروز

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جُز فضلِ خدا یار نہیں رکھتا ہوں
اندیشۂ کردار نہیں رکھتا ہوں
کیا میرے گُنہ اور ہے کیا اس کا کرم
میں اِس سے سروکار نہیں رکھتا ہوں

ہاں اے دلِ شوریدہ ہوس سے باز آ
اس آگ میں جل جل کے تو مجھ کو نہ جلا
گزرا ہے شباب اور پیری آئی
خاموش ہے جو آگ نہ اس کو بھڑکا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل شاد مشو ز دهرِ فانی هرگز
گر شاهی و گر گدا نمانی هرگز
باید که درین دو روز غافل نشوی
یک دم ز خیالِ یارِ جانی هرگز

دنیا بمرادِ خویشتن خواهی و بس
عقبیٰ تو نکردی ز خداوند هوس
چونست نه دنیا و نه عقبیٰ بدهند
افسوس ندامت ز جهان باید و بس

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رکھّے گا نہ خوش جہانِ فانی ہرگز
یہ عمر نہیں ہے جاودانی ہرگز
لازم ہے یہی بات کہ تیرے دل سے
نکلے نہ خیالِ یارِ جانی ہرگز

دنیا ہی کی ہر وقت ہوس کی تو نے
عقبیٰ نہ خداوند سے مانگی تو نے
حاصل دنیا ہوئی، نہ عقبیٰ تجھ کو
افسوس ندامت ہی اُٹھائی تو نے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زاهد بخدا نیست ترا بهره ز هوش
از زهد و ریا توبه کن و باده بنوش
بریز حقیقت است آئینه و جام
هم صورت و معنی ست در جوش و خروش

ای دل ز هوا و هوس آزار مکش
این بارِ گران بدوش زنهار مکش
عمرت نبود بقدرِ طولِ اَمَلت
از بهرِ دو روز رنجِ بسیار مکش

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اے زاہدِ خود بیں تجھے مطلق نہیں ہوش
یہ زہد و ریا چھوڑ کے ہو جا مے نوش
لبریز حقیقت سے ہیں آئینہ و جام
ظاہر بھی ہے باطن بھی یہاں جلوہ فروش

ہے حرص اک آزار، نہ آزار اُٹھا
اے دل نہ یہ اندوہِ گراں بار اُٹھا
ہے عمر تو کم اور تمنّائیں بہت
دو دن کے لیے رنج نہ زنہار اُٹھا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زاهد به نصیحتم تو بسیار مکوش
از آتشِ عشق اوست این دیگ بجوش
هشیار شو و ببین که خمخانهٔ دل
از بادهٔ عشقِ کیست هست در جوش و خروش

ای یار درین میکده بی یار مباش
بی ساقیِ گلعذار زنهار مباش
این جامِ جهان نما بهر کس ندهند
غافل تو ازین دولتِ بیدار مباش

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زاہد نہ مرے سامنے ہو پند فروش
ہے عشق کی آتش سے مرا دل پُرجوش
کچھ ہوش بھی کر دیکھ کہ میرے دل میں
ہے بادۂ عشق کا بہت جوش و خروش

اس میکدے میں دُور نہ ہو یار سے تو
بے رُخ نہ ہو ساقیِ طرحدار سے تو
یہ جامِ جہاں نما نہیں سب کے لیے
غافل نہ ہو اس دولتِ بیدار سے تو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صهبای خیالِ یار پیوسته بنوش
از بهرِ دو روز دین بدنیا مفروش
این آتشِ خواهش که تو افروخته ای
طوفان بشود اگر نه گردد خاموش

با خرقه مشو یار غلط گیر غلط
این زهدِ زیان کار غلط گیر غلط
سر رشتهٔ مهرِ یار در دست بیار
این سبحه و زُنّار غلط گیر غلط

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہو مستِ خیالِ یار، ہو جا مے نوش
دنیا کی ہوس میں ہو نہ ایمان فروش
یہ آتشِ خواہش جو ہوئی ہے روشن
بن جائے گی طوفاں جو نہ ہو گی خاموش

ظاہر کا یہ کردار غلط صاف غلط
یہ زہدِ زیاں کار غلط صاف غلط
ہاتھوں سے نہ چھوڑ رشتۂ عشقِ خدا
یہ سبحہ و زُنّار غلط صاف غلط

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا نشود آخرِ دم با تو رفیق
در راهِ خدا کوش رفیق است شفیق
خواهی که سرِ منزلِ دلدار رسی
گفتم به تو ای دوست همین است طریق

خواهی نرسد پای تو هرگز برسنگ
بگذر ز خودی مکن درین راه درنگ
پیوسته جدائی بکن از خواهشِ دل
با نفسِ ستمگارهٔ خود باش بجنگ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا دمِ آخر کبھی ہوگی نہ رفیق
اک یادِ خدا راہِ خدا میں ہے شفیق
تو پوچھتا ہے منزلِ دلدار کا راز
میں کہتا ہوں اس کا ہے یہی ایک طریق

خواہش ہے اگر کہ زیست تجھ پر نہ ہو تنگ
کر ترکِ خودی اور نہ کر اس میں درنگ
بیگانہ ہی رہ خواہشِ دل سے ہر دم
ہو نفسِ ستم گار سے آمادۂ جنگ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اندیشهٔ تدبیر تو پایست به سنگ
در بیشهٔ اندیشه نهان است پلنگ
تقدیر قوی بدان و تدبیر ضعیف
این قوّت و ضعف را میندار بجنگ

دیوانگیِ دلم بود عقلِ کمال
آشوبِ محبّت است بیرون ز خیال
گنجایشِ بحر در سبو ممکن نیست
هر چند که گویند خیال است محال

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تدبیر کے وسوسے ہیں پابستۂ سنگ
اس دشت میں ہیں مقیم خونخوار پلنگ
تقدیر قوی ہے اور تدبیر ضعیف
اس قوّت و ضعف کو نہ کر مائلِ جنگ

دیوانگیِ دل ہے مرا زعمِ کمال
آشوبِ محبّت میں ہے باطل یہ خیال
ممکن ہے سبو میں کبھی گنجایشِ بحر
کہنے کو کہے جائیں مگر ہے یہ محال

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواهم دلِ پژمرده شود تازه چو گل
جان نغمه سرا بود برنگِ بُلبُل
ایّامِ خزان جوشِ بهاری بزنم
با لاله رُخی نوش کنم ساغرِ مُل

این رشتهٔ طولِ امل از دل بگسل
تا در دو جهان کُنی فراغت حاصل
این گلشنِ عمر آن قدر نیست که هست
در باغِ خیال بوی از غنچهٔ دل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواہش ہے کہ دل میں بھی ہو رعنائیِ گل
ہو نغمہ سرا جان بھی مثلِ بُلبُل
ایّامِ خزاں میں بھی ملے لطفِ بہار
بیٹھوں میں حسینوں میں پیوں ساغرِ مُل

یہ طولِ اَمَل چھوڑ بھی دے اے غافل
آرام اسی ترک سے ہوگا حاصل
وسعت تری عمر میں تو اتنی بھی نہیں،
جتنی ہو تصوّر میں بوے غنچۂ دل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این مالِ جهان تمام رنجست و وبال
اندیشه بکن ببین که وهم است خیال
کاری که از اوّل بودش رنج و ملال
مالست ز محنتش وبال است مآل

آنرا که بود بهره ای از عقل وکمال
بیرون رود از دائرهٔ فکرِ محال
در گوشهٔ میخانه تماشا بکند
شمع است یکی هزار فانوسِ خیال

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ دولتِ دنیا تو سراسر ہے وبال
تو غور کرے اس پہ تو ہے وہم و خیال
آغاز ہی جس کام کا ہو رنج و ملال
دولت ہی سہی نیک نہیں اس کا مآل

وہ شخص کہ حاصل ہے جسے عقل و کمال
کرتا نہیں مطلق وہ غم و فکرِ محال
میخانے کے گوشے میں وہ یہ دیکھتا ہے
ہے شمع تو ایک، لاکھ فانوسِ خیال

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این سهل تمنّاست که در موسمِ گل
او بر خورد و کشم بسر موسمِ گل
هر گاه شود دو چارِ پندارِ بهار
گر فصلِ خزان است دگر موسمِ گل

در فصلِ خزان توبه شکستن مشکل
با ساقی و می عهد ببستن مشکل
هنگامِ خزان بهار آمد بکنار
زین دردِ شکست و بَست رستن مشکل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شیدائیِ شاہد ہو کہ شیدائے بہار
ہو چہرۂ محبوب کہ سیمائے بہار
موسم ہو بہار کا کہ ہو فصلِ خزاں
ہر حال میں ہوتی ہے تمنّائے بہار

پت جھڑ میں ہے تقوے سے کنارا مشکل
ہے ساقی و مے سے بھی مدارا مشکل
لیکن ہو خزاں اور ہو پہلو میں بہار
رہ کر پابند ہے گزارا مشکل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از عاقبتِ کار چو گشتم غافل
شُد عمر باندوه و غمِ کاهشِ دل
پیوسته بخود همین حکایت دارم
زین عمر گرانمایه چه کردی حاصل

افسوس در اندیشه و در فکر و خیال
سرمایهٔ عمر شد به غفلت پامال
از فکرِ مآلِ کار بیفکر شدم
هر فکر که کردیم خیالست محال

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

انجام سے کیوں رہا میں اتنا غافل
کیوں ساتھ رہی ہے عمر بھر کاہشِ دل
ہر وقت یہی خیال ہے پیشِ نظر
اس عمرِ گراں مایہ کا ہے کیا حاصل

افسوس کہ دل میں ہے یہی فکر و خیال
غفلت میں ہوئی عمرِ گرامی پامال
انجام کی فکر میں نے دم بھر بھی نہ کی
جو کچھ بھی کیا خیال، تھا امرِ محال

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

با نفسِ ستمگار بجنگم هر دم
در بحرِ وجودِ خود نهنگم هر دم
روباه بود حرص و هوا در نظرم
در بیشهٔ اندیشه پلنگم هر دم

من معنیِ احسان و کرم فهمیدم
میزانِ تامّل شدم و سنجیدم
چشمِ کرمش عاشقِ حسنِ گنه است
آنجا سخنی نیست مکرّر دیدم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دن رات رہی نفس ستم گار سے جنگ
ہوں اپنی ہی ہستی کے سمندر میں نہنگ
ہیں حرص و ہوا میری نظر میں روباہ
میں دشتِ خیالات میں ہوں ایک پلنگ

احسان و کرم تیرا ہے مجھ پر ہر دم
سوچا ہے اسے غور سے میں نے پیہم
گنجایشِ شک نہیں ذرا بھی اس میں
عاشق ہے گناہوں کی تری چشمِ کرم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تا کی بدل اندیشهٔ اعمال کنم
غمگین شدم و خیالِ احوال کنم
بر فضل کنم تکیه و اندیشه چرا
از ماضی و مستقبل و از حال کنم

در دائرهٔ خیالِ او پابندم
صد شکر بیادش همه دم خرسندم
از دامِ هوا و هوسِ دین رستم
این بار گران ز دوشِ دل افگندم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اعمال کا ڈر دور کر اپنے دل سے
غمگین نہ ہو راہ میں غمِ منزل سے
ہو چشمِ کرم اس کی تو کیا حال کا ڈر
کیا خوف تجھے ماضی و مستقبل سے

خود اپنے خیالات کا پابند ہوں میں
صد شکر تری یاد سے خرسند ہوں میں
رکھّی نہیں دل میں دین و دنیا کی ہوس
اس بوجھ کو پھینک کر تنومند ہوں میں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد چو طلسم را که در وا کردم
در شام دریچهٔ سحر وا کردم
هر چند که خواب راز سر وا کردم
دیدم همه خواب تا نظر وا کردم

یارب تو عطا کُن ز قناعت گنجم
عمریست که از حرص و هوا در رنجم
دین را نتوان کرد بُدنیا سودا
هر لحظه بخود سود و زیان می سنجم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وا کر کے طلسم کو جو یک دم دیکھا
ظلمات میں تنویر کا عالم دیکھا
جتنی بھی میسّر ہوئی بیداریِ دل
اتنا ہی اسے خوابِ مجسّم دیکھا

یارب مجھے بخش دے قناعت کا گنج
ہے حرص کا حاصل تو فقط رنج ہی رنج
دنیا کے عوض دین کا سودا ہے محال
ہے آنکھ مری سود نظر، نقصاں سنج

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خود را همه تن حرص و هوس یافته ام
هر چند کم از حباب و خس یافته ام
این نفسِ ستمگار که پُر از شور است
در بحرِ وجود یک نفس یافته ام

آن شوخ بمن نظر ندارد چه کنم
آهِ دلِ من اثر ندارد چه کنم
با آنکه همیشه در دلم میماند
از حالِ دلم خبر ندارد چه کنم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کچھ بھی نہیں ہستی مری جز حرص و ہوس
میں بلبلا پانی کا ہوں یا ریشۂ خس
یہ نفسِ ستم گار ہے پُر شور بہت
ہستی کے سمندر میں یہی چیز ہے بس

رکھتا نہیں وہ شوخ ذرا مجھ پہ نظر
آہِ دلِ سوزاں میں بھی دیکھا نہ اثر
ہر چند وہ رہتا ہے ہمیشہ دل میں
افسوس مرے دل کی نہیں اس کو خبر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چیزی که گهی بکار ناید ما ایم
آن نخل کزو بار نیاید ما ایم
کردیم حساب و پیشِ خود سنجیدیم
آن ذرّه که در شمار ناید ما ایم

سلطانِ خودم منّتِ سلطان نکشم
از بهر دونان منّتِ دُونان نکشم
نفسِ من سگ است و من سگ بانم
از بهر سگی منّت سگبان نکشم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جو چیز ہے بے کار سراسر ہم ہیں
جو نخل ہے بے بار سراسر ہم ہیں
جس ذرّے کو ہستی پہ رہا ناز بہت
وہ راندۂ بازار سراسر ہم ہیں

سلطان ہوں خود منّتِ سلطاں کیسی
ٹکڑوں کے لیے منّتِ دُوناں کیسی
سگ ہے یہ مرا نفس تو سگ بان ہوں میں
اک سگ کے لیے منّتِ سگباں کیسی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گر والهٔ دشت و باغ گوئی هستم
گر شیفتهٔ ایاغ گوئی هستم
گه طالبِ دین و گاه دنیا طلبم
سرگشتهٔ این سراغ گوئی هستم

دیوانهٔ رنگینیِ یارِ دگرم
حیرت زدهٔ نقش و نگارِ دگرم
عالم همه در فکر و خیالِ دگر است
من در غم و اندیشهٔ کارِ دگرم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وارفتۂ باغ ہوں یہ بالکل سچ ہے
سرمستِ ایاغ ہوں یہ بالکل سچ ہے
طالب ہوں کبھی دین کبھی دنیا کا
سرگرمِ سراغ ہوں یہ بالکل سچ ہے

دنیا سے الگ مرکزِ الفت ہے کچھ اور
جو نقش ہوا موجبِ حیرت ہے کچھ اور
اربابِ ہوس کو ہے کوئی اور ہی فکر
مجھ کو غم و اندیشہ و حسرت ہے کچھ اور

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از اشکِ جگر تمام دریا شده ام
آشفته و دیوانهٔ صحرا شده ام
از صحبتِ همدمان، بوحدت قسم است
تنها شده ام، رفیقِ عنقا شده ام

این جوشِ حباب از قدیم است قدیم
این نقشِ سراب از قدیم است قدیم
لب تشنهٔ طرحِ نوست این کهنه رباط
این خانه خراب از قدیم است قدیم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آنسو ہیں رواں اتنے کہ دریا ہوں میں
آشفتہ و دیوانۂ صحرا ہوں میں
ہمدم نہیں کوئی تری وحدت کی قسم
عنقا کا رفیق ہو، وہ تنہا ہوں میں

یہ جوشِ حباب اتنا ہے کہنہ کہ نہ پوچھ
یہ نقشِ سراب اتنا ہے کہنہ کہ نہ پوچھ
ہے سخت ضرورت اسے طرحِ نو کی
یہ خانہ خراب اتنا ہے کہنہ کہ نہ پوچھ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر لحظه گرفتار بصد تقصیرم
از خواهشِ دل شام و سحر دیگرم
خواهم که ازین دام رهائی ببرم
تقدیر اگر نیست درین تدبیرم

آشفتهٔ آن زلفِ گره گیر شدم
تدبیر نه این بود و ز تقدیر شدم
در حلقهٔ آن زلف اسیرم کردند
از شومیِ عقل پا به زنجیر شدم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اک دام ہے یہ کثرتِ تقصیر مری
ہے خواہشِ دل سے طبع دلگیر مری
جی میں ہے کہ اس دام سے ہو جاؤں رہا
قسمت میں نہیں تو کیا ہے تدبیر مری

وہ زلفِ پریشاں جو گلوگیر ہوئی
تدبیر کی دشمن مری تقدیر ہوئی
دل اُس میں کچھ اس طرح گرفتار ہوا
گویا وہ مرے پانؤں کی زنجیر ہوئی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در زیرِ فلک عیش نکردم یک دم
شد عمر گرامی زکف از درد و الم
در دولتِ دنیا دو طرف نقصانست
بسیاریِ او رنج و کمی مایهٔ غم

از کردهٔ خویش منفعل بسیارم
عمریست که پیوسته درین آزارم
چیزی که نباید بشود از من شد
بر فضل نظر بکن نه بر کردارم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا میں کبھی عیش نہ پایا یک دم
دیکھے ہیں تمام عمر بس درد و الم
ہے دولت دنیا میں دو طرفہ نقصاں
بیشی میں بھی غم اور کمی میں بھی ہے غم

ہوں اپنے کیے پر میں بہت شرمندہ
آزار ہے جب تک بھی یہاں ہوں زندہ
کردار تو ہرگز نہیں پایندہ مرے
بہتر ہے کہ ہو فضل ترا پایندہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

افسوس که از خواهشِ دل مردودم
در راهِ غرور نفسِ خود پیمودم
چون پیر شدم قبولِ دنیا کردم
این بارِ گران چرا بخود افزودم

من تخمِ هوس کاشته ام غمگینم
صد رنگ گلِ داغ ازو میچینم
طوفان بشود اگر نه گردد خاموش
این آتشِ خواهش که بخود میبینم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آرام ہوس میں کچھ نہ پایا میں نے
مغرور بہت دل کو بنایا میں نے
جب پیر ہوا قبول دنیا کر لی
کیوں بارِ گراں اتنا بڑھایا میں نے

میں تخمِ ہوس بو کے ہوا ہوں نالاں
داغوں سے بھرا ہوا ہے دل کا داماں
شعلوں کو بجھانا ہے نہایت لازم
یہ آتشِ حرص ہے بنے گی طوفاں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در معصیتم جوان بظاهر پیرم
عمریست که پابند باین زنجیرم
اُمّیدِ نجات است زیک فضل هزار
هرچند گرفتار بصد تقصیرم

از فضلِ خدا همیشه راحت دارم
با نانِ جوم قانع و همّت دارم
نی بیم ز دنیاست نه اندیشهٔ دین
در گوشهٔ میخانه فراغت دارم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عصیاں میں جواں ہوں بہ ظاہر ہوں پیر
مدّت سے ہے پانوٗ میں گنہ کی زنجیر
تھوڑا سا کرم پھر بھی ہے کافی مجھ کو
ہر چند عمل سے ہوں سراپا تقصیر

ہے فضلِ خدا باعثِ راحت مجھ کو
ہے نانِ جویں ہی پہ قناعت مجھ کو
دنیا ہی کا خوف ہے نہ ہے دین کی فکر
مے خانے میں حاصل ہے فراغت مجھ کو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رنگِ گل از گلشنِ صنعت چیدم
معنیِ گناه و مغفرت فهمیدم
در صورتِ اظهار بسی حیرانم
آئینه صفت به چه که دیدم دیدم

در سوز و گدازها تماشا کردم
یکجا نه هزار جا تماشا کردم
سر رشتهٔ روشنی بدستِ دگرست
پروانه و شمع را تماشا کردم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صنعت کے چمن میں رنگِ گل کو دیکھا
مفہوم گناہ و مغفرت کا سمجھا
آئی نہ نظر صورتِ اظہار مجھے
آئینہ صفت دیکھ کے حیران رہا

سوز اور گداز کا اچنبھا دیکھا
پروانہ و شمع کا بھی جلنا دیکھا
رشتہ تو ضیاء کا ہے کسی اور کے ہاتھ
ہر ایک جگہ یہ راز افشا دیکھا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صد شکر که از یار ترحّم دیدم
احسان و کرم بحالِ خود فهمیدم
نخلی که نشانید ثمر می بخشد
آخر گلی از باغِ محبّت چیدم

ما ایم درین دیار پیوسته بکام
ساقی بکنارست مِی ناب بجام
زاهد چو خمِ باده بگویی تو حرام
این باده حلال است نگیرم بحرام

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صد شکر کہ سر پر ہے خدا کا سایا
احسان کیا اس نے کرم فرمایا
باغِ اُلفت کے پھول بخشے مجھ کو
بویا تھا جو نخل اس کا پھل بھی پایا

ہم رند ہیں رہتے ہیں ہمیشہ خوش کام
آغوش میں ساقی ہے تو پُر مے سے ہے جام
اے زاہدِ نافہم نہیں ہوش تجھے
جو مے ہے حلال اُس کو تو کہتا ہے حرام

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

احسان و کرم ز حیرت افزون دیدم
میزان شدم و هر دو طرف سنجیدم
پیش آمدِ کارِ من ندامت شده است
معنیِ گناه و مغفرت فهمیدم

افسوس که مخلوق پرستی کردم
وز همّتِ پست رو به پستی کردم
این باده خمار داشت هشیار شدم
ایّامِ شباب بود مستی کردم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

احسان و کرم تیرا ہے عصیاں سے سوا
خود بن کے ترازو اسے میں نے تولا
جو کام کیا اس نے ندامت بن کر
مفہومِ گناہ و مغفرت سمجھایا

افسوس کہ مخلوق پرستی کی ہے
رسوا و ذلیل اپنی ہستی کی ہے
اس مے کے خمار سے تھا بچنا لازم
تھا عہدِ شباب اس لیے مستی کی ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بسیار ضعیف و ناتوانست دلم
از جودِ جهانیان بجانست دلم
گاهی غمِ دنیا و گه اندیشهٔ دین
زین ره دو دلم که درمیانست دلم

چیزیکه من از جهان بجان میطلبم
جان را بسلامت زجهان میطلبم
از مردم دنیا وز دنیا شب و روز
دیگر هوسم نیست امان میطلبم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ناطاقتی و ضعف سے حیران ہے دل
ظلم اتنے ہیں دنیا کے کہ ہلکان ہے دل
دنیا کا کبھی غم کبھی اندیشۂ دیں
اس طرفہ دوراہے پہ پریشان ہے دل

جس میں نہ ہوس ہو وہ جہاں چاہتا ہوں
زندہ رہوں جس میں وہ مکاں چاہتا ہوں
اللہ بچائے مجھے اس دنیا سے
میں اس کے مظالم سے اماں چاہتا ہوں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر شام و سحر در غمِ افعالِ خودم
دل خسته و شرمندهٔ احوالِ خودم
آیا چه بود مآل کاری که بشر
پیوسته در اندیشهٔ اعمالِ خودم

محنت بجهان کشید بسیار دلم
هر شام و سحر بود در آزار دلم
ناگاه خیالِ یار آمد بکنار
زین بارِ گران گشت سبکسار دلم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر شام و سحر نادمِ افعال بھی ہوں
مغموم بھی شرمندۂ احوال بھی ہوں
معلوم نہیں مآلِ عصیاں کیا ہو
ہر وقت خجالت کشِ اعمال بھی ہوں

دنیا کی جفاؤں سے گراں بار ہے دل
ہر شام و سحر موردِ آزار ہے دل
جب سے اُسے آیا ہے خیالِ محبوب
اس بوجھ سے صد شکر سبکسار ہے دل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اے محرمِ جان و دل بہ مہرِ تو قسم
شرمندۂ کردارِ خود و فضلِ تو ام
پیوستہ بخود حساب دارم ہردم
از من عصیان ز تو ہم احسان و کرم

آنی کہ بدستِ تو بود شادی و غم
کس نیست بغیر از تو برآرد از غم
دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را
پیوستہ توئی صاحبِ احسان و کرم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اے محرمِ جاں تیری محبّت کی قسم
شرمندۂ کردار ہے بندہ ہر دم
ہر وقت کی گنتی سے یہی پایا ہے
مجھ سے ہے گُنہ، تجھ سے ہے احسان و کرم

تو وہ ہے ترے ہاتھ میں ہے شادی و غم
معلوم تجھی کو ہے مداوائے الم
دیکھا سب کو ہے، آزمایا سب کو
ہے تو ہی فقط صاحبِ احسان و کرم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چیدم گلِ جام و سیرِ گلشن کردم
از باغِ مراد گل بدامن کردم
نوروزِ بهارِ فیض را سیر بکن
هنگامِ خزان میلِ شگفتن کردم

از قوّتِ جگر هنوز لختی دارم
زاسبابِ حیات جانِ سختی دارم
آزاده ای دوش گفت در کشورِ فقر
گو تخت مباش تیره بختی دارم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیتا بھی رہا سیرِ چمن بھی کر لی
گل ہائے مراد سے بھی جھولی بھر لی
وہ فیض بہار میں نظر آئے مجھے
ہنگامِ خزاں کھلنے کی تہمت سر لی

کھانے کے لیے جگر کا اک لخت تو ہے
سامانِ حیات ایک دلِ سخت تو ہے
کیا خوب اک آزاد نے یہ بات کہی
گو تخت نہیں پاس سیہ بخت تو ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پیوسته درین دیار با دیدهٔ نم
در بحرِ خجالت و ندامت غرقم
خواهم که نگردم ز تو غافل یکدم
افسوس، ازین غفلتِ هردم هردم

از دیدهٔ دل حسنِ دو عالم دیدم
میزان شدم و نیک و بدش سنجیدم
هر سر که گرانبار بود سنگِ دل ست
هر خسته سری سبک بود فهمیدم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر وقت رہی ہیں مری آنکھیں پُرنم
ہوں غرقِ خجالت و ندامت ہر دم
خواہش ہے کہ تجھ سے کبھی غافل نہ رہوں
افسوس کہ غافل ہی رہا ہوں پیہم

دیکھا ہے غور سے دو عالم کو مدام
تولا ہے بد و نیک کو میں نے ہر گام
بھاری ہے جو سر دل کے لیے زحمت ہے
خستہ ہے جو سر دل کے لیے ہے آرام

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بر روی زمین اگر بمانی دو سه دم
مینای فلک گر دهدت ساغرِ جم
زنهار مکن قبول دل خوش نبری
بسیار خمار دارد این نشّهٔ سم

هر چند که چندین گنه از خود دیدم
احسان و کرم بیش ازان فهمیدم
شرمنده همین فضل و کرم کرد مرا
میزانِ تامّل شدم و سنجیدم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دو دن ہو اگر حیات تیری ہم دم
تقدیر تری دے بھی تجھے ساغرِ جم
ہرگز نہ قبول کر، نہ اس پر خوش ہو
توڑے گا تری جان یہ نشّۂ سم

ہر چند ہوں پُر گناہ میں اے غفّار
لیکن ترے احساں کا نہیں کوئی شمار
پلّہ ہے تری رحمت و بخشش کا گراں
تولا ہے ترازو میں بھی اس کو سو بار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تا چند کنم گناه یارب هردم
از فضلِ تو وز کردهٔ خود منفعلم
آیا چه کند نه متّقی آخرکار
بسیاریِ جرم و بے حیائی کردم

در گوشهٔ فکر سیر دنیا کردم
از بهرِ خود آرام مهیّا کردم
هر نیک و بدی که بیند از جا نرود
این وضع ز آئینه تماشا کردم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہوتے ہیں گناہ مجھ سے یارب پیہم
شرمندہ ہوں میں اپنے کیے پر ہر دم
زاہد تو نہیں ہوں میں کروں کیا آخر
ہر وقت ہے جرم و بے حیائی کا غم

کی گوشہ نشینی ہی میں سیرِ دنیا
آرام کا سامان کیا یوں پیدا
اچھا کہ بُرا جو بھی ہو دیکھے جاؤ
آئینے سے یہ شعار میں نے سیکھا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پابند مشو به رنجِ دنیا گفتم
دل شاد مکن بکوه و صحرا گفتم
عالم همه پابندِ سراب است ببین
ای جوشِ حباب و موجِ دریا، گفتم

باید نکشی ز خلق منّت گفتم
گر صاحبِ فطرتی و همّت گفتم
این است خیالِ خام هرگز نکشی
بر پردهٔ عنکبوت صورت، گفتم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ فکر، یہ غم، یہ رنجِ دنیا، سب جھوٹ
مستانہ یہ سیرِ کوہ و صحرا، سب جھوٹ
دنیا کو سمجھ خوب کہ ہے ایک سراب
یہ جوشِ حباب و موجِ دریا، سب جھوٹ

دنیا کا نہ ہو رہینِ منّت، سُن لے
اے صاحبِ دل، صاحبِ ہمّت، سُن لے
تصویرِ کشی مکڑی کے جالے پہ نہ کر
بے کار ہے کوشش کی یہ صورت، سن لے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

الفت به غمِ یار گرفتست دلم
بر دوش گرانبار گرفتست دلم
زاهد به نصیحتم تو بسیار مکوش
در پیش دگر کار گرفتست دلم

با فکر و خیالِ کس نباشد کارم
در طورِ غزل طریقِ حافظ دارم
امّا برباعی ام مریدِ خیّام
نی جرعه کشِ بادهٔ او بسیارم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل کو غمِ یار ہی سے الفت ہے مدام
یہ ایسا سفر ہے کہ نہیں جس کا مقام
زاہد تو نصیحت میں کر وقت خراب
دل کی تو نگاہ میں ہے کچھ اور ہی کام

سب سے ہے جدا میری غزل عام نہیں
حافظؔ کی طرز کے سوا کام نہیں
ہوں صنفِ رباعی میں مریدِ خیّامؔ
گو جرعہ کشِ بادۂ خیّامؔ نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از نقشِ بر آب هرچه گفتم، گفتم
وز جوشِ حباب هرچه گفتم، گفتم
این عالمِ پیری و زبانم خاموش
ایّامِ شباب هرچه گفتم، گفتم

هرگز بخدا زهدِ ریائی نکنم
غیر از معرفت گدائی نکنم
شاهی کنم و ملکِ فراغت گیرم
پیوسته ز میخانه جدائی نکنم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے نقش بر آب میں نے جو کچھ بھی کہا
ہے جوشِ حباب میں نے جو کچھ بھی کہا
اب دن ہیں بُڑھاپے کے زباں ہے خاموش
ہے فکرِ شباب، میں نے جو کچھ بھی کہا

میں اور کروں زہدِ ریائی، توبہ
غیروں سے بجز خدا گدائی، توبہ
ہے ملکِ فراغت پہ حکومت میری
مے خانے سے اک لحظہ جدائی، توبہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیدار بمن نمود از فضل و کرم
شاهی که بود خسروِ اعراب و عجم
این خوابِ شبِ قدر شد و قدر فزود
دنیا نه بوَد بقدرِ جَو در نَظَرم

آنست که پیوسته بوَد غمخوارم
بر فضل نظر کند نه بر کردارم
شاید که ندامتم بفریاد رسد
از کردهٔ خویش منفعل بسیارم

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دیدار دکھا دیا بہ صد لطف و کرم
اس شاہ نے جو ہے شہِ اعراب و عجم
اس خوابِ شبِ قدر سے توقیر بڑھی
دنیا ہے مری نظر میں اب جَو سے بھی کم

غم خوار ہے وہ اس کے ہیں احسان بہت
رہتا ہے مری خطا سے انجان بہت
شاید ہو ندامت ہی سے فریاد رسی
میں اپنے کیے پر ہوں پشیمان بہت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل شاد بزی همیشه بر روی زمین
کیخسرو و جمشید نماندند ببین
گفتم بتو این حرف که آگاه شوی
احوالِ جهان گاه چنان گاه چنین

از کثرتِ شوقِ دوست عزلت بگزین
از رنج بر آ طریقِ راحت بگزین
پیوسته چو گرد باد سرگشته مشو
یکجا بدلِ جمع فراغت بگزین

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خوش رہ کے بسر کرنے پہ رکھ پختہ یقیں
کیخسرو و جمشید میں اب کوئی نہیں
لازم ہے تو اس بات سے آگاہ رہے
احوالِ جہاں گاہ چناں گاہ چنیں

حسرت ہے بہت اس کی تو عزلت لے لے
رنجیدہ نہ رہ، طریقِ راحت لے لے
سرگشتہ ہے کیوں اتنا بگولے کی طرح
بھٹکا نہ ذرا دل کو فراغت لے لے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از بهرِ خدا یادِ دل شاد بکُن
هر وعده که کرده ای همه یاد بکُن
انصاف عزیز است فراموش مکن
از دامِ همه بخویش آزاد بکُن

خوش آب و هوا دیده نه بر روی زمین
مشکل که اگر زیر زمین است چنین
در سر که هوا هاست ازین معلوم است
شاید نبوَد هوای آنجا بهَ ازین

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آ بہرِ خدا اور مجھے کر دے شاد
وعدے جو کیے مجھ سے انھیں کر لے یاد
انصاف اسی میں ہے اسے بھول نہ تو
اغیار کی زنجیر سے ہو جا آزاد

اس رُوے زمیں پر نہیں آرام کہیں
مشکل ہے یہ صورت ہو اگر زیرِ زمیں
جب دل میں یہاں حرص و ہوا ہے اتنی
اغلب ہے وہاں کی بھی ہوا خوب نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

صد رنگ بوَد ، ہمیشہ احوالِ جہان
گہ سیرِ بہارش کن و گہ سیرِ خزان
از پست و بلندِ او دل آزردہ مشو
ہموارہ مکن درد بخود ہم درمان

خواہی کہ شوی شاد و نگردی غمگین
از خلق کنارہ گیر و تنہا بنشین
آسودگیِ ہر دو جہان است ہمین
یک حرف زمن بشنو و راحت بگزین

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سو رنگ کی تصویر ہے نیرنگِ جہاں
دیکھ اس کی بہار اور کبھی اس کی خزاں
پستی و بلندی سے دل آزردہ نہ ہو
تو آپ ہی بن دردِ دروں کا درماں

ہے تجھ کو اگر شادی و آرام کی دُھن
رہ خلق سے دور اور گُلِ راحت چُن
آسودگیِ ہر دو جہاں ہے اس میں
یہ کام کی بات ہے اسے غور سے سُن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تا فکر و خیالش بدلم کرد وطن
سر تا بقدم فکر و خیالم همه تن
از خود سخنی همیشه دارم امّا
اظهار محالست همین است همین

بابِ کرم و لطف کشودی برمن
صد رنگ دلم شگفته شد رشکِ چمن
یک فضلِ تو از هزار ناید به بیان
هرچند زبان شود بشکرت همه تن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جب سے تری الفت کی ہوئی دل کو لگن
ہوں غرق ترے خیال ہی میں ہمہ تن
دل ہی میں ترا ذکر کیے جاتا ہوں
ممکن کسی صورت نہیں اظہارِ سخن

تو نے جو کیا لطف و کرم مشفقِ من
دل کھل کے ہوا پھول، بنا رشکِ چمن
شکر ایک ہی فضل کا ہے دشوار بہت
ہر چند زباں شکر بنی ہے ہمہ تن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این ہستیِ موہوم حبابست ببین
این بحرِ پُر آشوب سراب است ببین
از دیدۂ باطن بہ نظر جلوہ گر است
عالم ہمہ آئینہ و آب است ببین

چون پیر شدم گناہ گردید جوان
بشگفتہ گلِ داغ بہنگامِ خزان
این لالہ رُخان طِفل مزاجم کردند
گہ متّقیم گاہ سراپا عصیان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ ہستیِ موہوم یقیناً ہے حباب
یہ بحرِ پُر آشوب سراسر ہے سراب
تو دیدۂ باطن سے نظر آتا ہے
یہ عالمِ نیرنگ ہے آئینہ و آب

میں عمر میں ہوں پیر گناہوں میں جواں
داغوں کا چمن ہے اور ہے فصلِ خزاں
ان لالہ رخوں نے یہ تلوّن بخشا
زاہد ہوں کبھی، کبھی سراپا عصیاں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواهی بجهان نام برآری چونگین
از خلق گزین کنار و تنها بنشین
دیدیم درین بادیه از دشت شدند
بر سردیِ دنیا و بسی گرمیِ دین

یک سو غمِ دنیا و دگر سو غمِ دین
اینست که دیدیم نه آنست نه این
جان کندن و دل در پی نام است و نشان
هر نیک گرفتست مرا هم چونگین

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو نام کا خواہاں ہے اگر مثلِ نگیں
دنیا سے کنارہ کرلے، ہو گوشہ نشیں
اس دشت میں بہتوں سے سُنا ہے ہم نے
کچھ سردیِ دنیا ہے نہ کچھ گرمیِ دیں

دنیا کا اِدھر غم ہے اُدھر ہے غمِ دیں
سچ پوچھو تو راحت کسی صورت سے نہیں
شہرت کے لیے بشر مرا جاتا ہے
شہرت کے لیے خود کو سمجھتا ہے نگیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در دل چو نمود مهرِ جانان مسکن
صد رنگ شگفت این گل و گردید چمن
پیدا و نهانیم درین دورِ کهن
ما را نتوان شناخت اِلّا به سخن

دل را بخیالِ او هم آغوش بکن
خود را بفلک ز اوج همدوش بکن
این حرف ز متّقی فراموش مکُن
یادِ دو جهان ز دل فراموش بکن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل جب سے محبّت کا ہوا ہے مسکن
تو پھول کھلے اور ہوا رشکِ چمن
اس دَور میں ہم نہاں بھی ہیں پیدا بھی
پہچان ہماری نہیں جُز حرف و سخن

دل اُس کے تصوّر سے ہم آغوش کرو
رفعت میں فلک سے اسے ہم دوش کرو
یہ بات نہ متّقی کی بھولو ہرگز
غم ہائے دو عالم کو فراموش کرو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد تو حدیثِ کعبه و دیر مکن
در وادیِ شک چو گمرهان سیر مکن
این شیوهٔ بندگی ز شیطان آموز
یک قبله گزین، سجده ای بر غیر مکن

در کوی مغان موسمِ گل منزل کُن
خود را بدرِ جنون بزن غافل کُن
این خرقهٔ پشمینه که بارست و وبال
از دوش بنه، فراغتی حاصل کُن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سرمد تو بیانِ کعبہ و دیر نہ کر
اس وادیِ اشتباہ کی سیر نہ کر
شیطان سے پوچھ بندگی کیا شے ہے
اک قبلہ بنا، بندگیِ غیر نہ کر

مے خانہ ہو فصلِ گل میں تیری منزل
دیوانۂ عشق بن کے ہو جا غافل
یہ خرقۂ پشمینہ جو ہے بارِ گراں
پھینکے گا تو کچھ ہو گی فراغت حاصل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بر من درِ لطفِ وجود مسدود مکن
مقبولِ تو هر که گشت مردود مکن
از ضعف نمیتوان گرانبار کشید
پیرانه سرم گناه افزود مکن

ای فکر کزین خدمتِ شاهان بگزین
پیوسته کسی نماند بر روی زمین
پیشانیِ شاهان همه پُرچین دیدم
دنیا نبوَد بقدرِ یک چینِ جبین

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کر خود پہ درِ لطف نہ ہرگز مسدود
مقبول کو کیوں بنا رہا ہے مردود
اُٹھّے گا نہ تجھ سے ضعف میں بارِ گراں
بہتر ہے کہ پیری میں گنہ ہوں نابود

رکھتا ہے جو تو خدمتِ شاہاں پہ یقیں
انجام کچھ ان کا تجھے معلوم نہیں
پیشانیِ شاہاں پہ تو بل ہی دیکھے
دنیا کچھ ہے تو ہے فقط چینِ جبیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواهی که بدستِ تو بود نام ونشان
مانندِ نگین خانه نشین شو بجهان
پیوسته چو نقشِ پا بیاسا یکجا
بی سنگِ فلاخن نشود ریگِ روان

دلخواه نشد دوچارِ یاری بجهان
غمخوار ندیدیم بکاری بجهان
آن گل که دهد بُوی وفا نایاب است
کُن سیرِ خزانی وبهاری بجهان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خواہش ہے اگر تجھ کو ملے نام و نشاں
مانندِ نگیں ڈھونڈ کوئی ایک مکاں
بیٹھ ایک جگہ نقشِ قدم کی مانند
بے سنگ نہیں ہوتی کبھی ریگِ رواں

دل خواہ زمانے میں نہیں ایک بھی یار
ملتا نہیں دنیا میں کوئی بھی غم خوار
ہو بُوے وفا جس میں وہ گل ہے نایاب
کر سیرِ خزاں بھی دیکھ کر فصلِ بہار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارب زکرم خستہ دلم شاد بکن
ویرانۂ جان وجسم آباد بکن
خواہم کہ عروسِ عیش گیرم بکنار
از دامِ غم و محنتم آزاد بکن

ای لالہ رُخ و سرو قد و سیمین تن
ایّامِ بہارست بکن سیرِ چمن
چون غنچہ مکن حجلہ نشینی، ستم است
گل میرود و سنبل و نسرین و سمن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارب کرمِ خاص سے رکھ شاد مجھے
ویران ہے زندگی رکھ آباد مجھے
دل کو ہے عروسِ عیش و راحت کی طلب
دامِ غم و رنج سے کر آزاد مجھے

اے لالہ رخ و سرو قد و سیمیں تن
موسم یہ بہار کا ہے کر سیرِ چمن
غنچے کی طرح حجلہ نشینی ہے بُری
مرجھانے کو ہیں سنبل و نسرین و سمن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تا مهر و خیالش بدلم کرد وطن
صد رنگ شگفت این و شد رشکِ چمن
فکرم دگر و راهِ خیالم دگر است
بی صاحبِ معنی برد اینجا بسخن

از بهرِ چه حُبِّ جاه باید کردن
عمرِ خود راه تباه باید کردن
مانندِ نگین چه لازم است از پی نام
جان کندن و روسیاه باید کردن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جب سے ہے مرا دل تری الفت کا وطن
سو رنگ کے پھولوں سے ہے یہ رشکِ چمن
فکر اور مری راہِ خیال اور ہی کچھ
معنی ہی نہیں جب تو کہاں حُسنِ سخن

کیوں مائلِ حبِّ جاہ تم ہوتے ہو
بے فائدہ کیوں تباہ تم ہوتے ہو
کیوں دل میں ہے مانندِ نگیں خواہشِ نام
کس واسطے روسیاہ تم ہوتے ہو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زین طولِ امل آه چه خواهی کردن
زین خواهشِ جانکاه چه خواهی کردن
سر رشتهٔ عمر هر نفس در تاب است
زین همّتِ کوتاه چه خواهی کردن

ای دوست درین دهر نکوکاری کن
بیش از نفسی نیست کم آزاری کن
خشنودیِ اهلِ دل غنیمت بشمار
هر جا که بوَد خسته دلی یاری کن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یہ طولِ امل آہ نہیں فائدہ مند
یہ خواہشِ جانکاہ نہیں فائدہ مند
سر رشتۂ عمر دم بہ دم پیچ میں ہے
یہ ہمّتِ کوتاہ نہیں فائدہ مند

اے دوست زمانے میں نکوکاری کر
فانی ہے بہت عمر، کم آزاری کر
خوشنودیِ اہلِ دل بھی اک نعمت ہے
بیمار سے مل علاج بیماری کر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خود را بخیالِ دوست دل شاد بکن
از محنتِ اندوه و غم آزاد بکن
یاران که شب و روز رفیقت بودند
از شادی و اندوه همه یاد بکن

دریای عنایتش ندارد پایان
در شکر زبان قاصر دل هم حیران
هر چند گناه بیش از و رحمت بیش
کردیم شناوری به بحرِ عصیان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

محبوب کی یاد ہی میں کر دل کو شاد
ہو جائے گا یہ رنج و الم سے آزاد
جو دوست شب و روز ترے ساتھ رہے
ہر شادی و اندوہ میں کر اُن کو یاد

دریائے کرم تو ہے بہت بے پایاں
قاصر ہے زباں شکر میں دل ہے حیراں
رحمت ہے گناہوں کی بھی مقدار سے بیش
ہم کو نہ ڈبو سکے گا بحرِ عصیاں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گہ متّقیم کند گہی پیرِ مغان
احوالِ جہان گاہ نہ دیدم یکسان
چون نخل گہی سبز و گہی عریانم
بی موسمِ گل بہار ہنگامِ خزان

بی فضلِ تو آسان نشود مشکلِ من
آسودگی از رنج نیاید دلِ من
سرسبز بکن کشت مُرادم یارب
تا گنجِ فراغت نشود حاصلِ من

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زاہد ہے کبھی بشر کبھی پیرِ مغاں
حالاتِ جہاں نہ دیکھے یکساں
بے برگ کبھی اور کبھی ہوں سرسبز
بے موسمِ گل بہار بے وقت خزاں

بے لُطف و کرم سہل نہ ہو گی مشکل
دم بھر کے لیے قرار پائے گا نہ دل
سرسبز کر اے خدا میری مراد
ہو جائے مجھے حاصلِ ہستی حاصل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مهرش بگزین بکامرانی بنشین
دیگر نه بود دولتِ راحت بہ ازین
بے دوستیش نیست میسّر ہرگز
گر طالبِ دنیای و گر طالبِ دین

خواہی نکشی رنج و نجوئی درمان
دوری بگزین ز ہمنشینانِ جہان
چون عقرب و مار کن تصوّر ہمہ را
از صحبتِ ہمدمان امان خواہ امان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رکھ اس کی محبّت پہ مسرّت کا یقیں
اس سے بڑھ کر تو کوئی راحت ہی نہیں
بے اُس کی محبّت کے نہ ہوگی حاصل
دنیا کی طلب ہو تجھے یا خواہشِ دیں

خواہش ہے اگر رنج نہ ہو تجھ کو یہاں
ہرگز نہ ہو دل دادۂ اربابِ جہاں
کھا جائیں گے کاٹ کر یہ ہیں عقرب و مار
اِن نیش زنوں سے ہر گھڑی مانگ اماں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اندیشهٔ یارانِ حسد پیشه بکن
سنگی که ببینی حذر از شیشه بکن
از صحبتِ این طائفه دل شاد مشو
از مردم روزگار اندیشه بکن

تا چند تهِ سپهر و بر روی زمین
از بهرِ زر و سیم بگردی غمگین
یکجا بنشین بگوشه ای همچو نگین
این نقش بر آب است سراب ست ببین

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

یارانِ حسد پیشہ سے تو خود کو بچا
پتّھر ہیں یہ توڑیں گے دلِ شیشہ نما
اِن لوگوں کی صحبت سے حذر لازم ہے
اِن لوگوں سے ڈرنے ہی میں ہے تیرا بھلا

کب تک تہِ چرخ اور بالائے زمیں
تو بہرِ زر و سیم پھرے گا غم گیں
ہے نقش بر آب یہ سرابِ ہستی
ہو مثلِ نگیں گوشۂ عزلت میں مکیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

با ترکِ تعلّق نفسی یار بشو
زین بارِ گران دمی سبکسار بشو
تا چشم کنی باز بهم باز نهی
ای بیخبر از خویش خبردار بشو

افسرده نشد ز رنجِ دنیا دلِ تو
آگاه نشد گاه دلِ غافلِ تو
گر تخمِ ندامت نفشاندی آخر
زین کشتِ ندامت چه بوَد حاصلِ تو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اک ترکِ تعلّق کا ذرا یار تو ہو
اِس بارِ گراں سے کچھ سبکسار تو ہو
آنکھوں کو نہ کر بند، اِنھیں کھول ذرا
اے بے خبر اپنے سے خبردار تو ہو

جب تک غمِ دنیا پہ ہے مائل ترا دل
آگاہ نہ ہوگا تو رہے گا غافل
بویا جو نہیں تخمِ ندامت تو نے
ظاہر کی ندامت سے نہیں کچھ حاصل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شد بر تنِ من عرقِ گنه هر سرِ مو
از من همه زشتی است و نیکی است ز تو
تا چند کنم گناه و او فضل کند
شرمندهٔ جرمِ خودم و رحمتِ او

بگذر ز خودی ز فتنه ها ایمن شو
تا چند شوی خار، گهی گلشن شو
با نفسِ ستمگار خصومت برکن
گفتم بتو ای دوست بخود دشمن شو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تن پر ہے مرے عرقِ گنہ ہر سرِ مو
میں زشت ہوں نیکی سے تو یکسر مملو
کب تک میں کروں نگاہ، کب تک ہو کرم
دونوں نے خجل کیا ہے یا ہو یا ہو

ہاں چھوڑ خودی کو شر سے تو ایمن ہو
کانٹا نہ بن اے دوست کبھی گلشن ہو
اس نفسِ ستم گار کو دشمن نہ سمجھ
لازم ہے کہ خود اپنا ہی تو دشمن ہو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آسان نبود بفهم فهمیدنِ او
مشکل بدل و دیده بود دیدنِ او
دیوانه دل و دیده بسی حیران است
دریافتن و دیدن و سنجیدنِ او

از مال و منالِ خویش مغرور مشو
در نشهٔ این شراب مسرور مشو
در آمد و رفتِ این تفاوت نبوَد
دلشاد ازین مباش و رنجور مشو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِدراک کی حد میں اُسے لانا مشکل
ہے دیدہ و دل سے اُسے پانا مشکل
دیوانہ ہے دل آنکھ بہت حیران ہے
دونوں کا یہاں راہ پہ آنا مشکل

دنیا کے زر و مال پہ مغرور نہ ہو
یہ بادۂ تندپی کے مسرور نہ ہو
کچھ فرق نہیں ہے کہ نہیں ہے دولت
دل شاد نہ ہو اس سے تو رنجور نہ ہو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

این باعثِ دلخستگی ام چیست بگو
تا چند به محنت بکنم زیست بگو
هر چند بدم از کرمِ خویش ببخش
غیر از تو بمن رحم کند کیست، بگو

مینای فلک که سنگ میبارد زو
در پردهٔ صلح جنگ میبارد زو
غیر از سپرِ قدح گریزت نه بود
هر چند که سنگِ ننگ میبارد زو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل خستگی و رنج ہے کیوں، کچھ تو بتا
کب تک کروں برداشت غم و رنج و عنا
ہر چند بُرا ہوں تو کرم کر مجھ پر
بخشے گا نہ کوئی بھی مجھے تیرے سوا

افلاک سے گرتے ہیں بہت سنگ یہاں
ہے صلح کے پردے میں بہت جنگ یہاں
بچنے کے لیے سپر بنا ساغر کو
ہر چند ہے اس میں بھی بہت ننگ یہاں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از وهم و خیالِ خویش دلریش مشو
وز نیک و بدِ خلق بداندیش مشو
صحبت بکسی مدار جز ساقی و جام
گر یار شوی با دو سه کس بیش مشو

خواهی که بخود دوست شوی دشمن شو
از آفتِ خواهش بجهان ایمن شو
این نفسِ ستمگار دل آزارِ ترا
خاریست کَن از باغِ دل و گلشن شو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

خود اپنے خیالات سے دلریش نہ ہو
نیک و بدِ دنیا سے بداندیش نہ ہو
ہو دوست کسی کا نہ بجز ساقی و جام
یاری تری دو تین سے ہو بیش نہ ہو

تو خود کو عزیز ہے تو خود دشمن ہو
رکھ دل میں نہ خواہش کوئی اور ایمن ہو
یہ نفسِ ستم گر ہے دل آزار بہت
کانٹے کو نکال اور خود گلشن ہو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر لحظه ندامت است یارب زگناه
در دل همه خجلت است و بر لب آه
ای بادِ مرادِ وصل وقتِ مددست
در بحرِ گناه کشتیم گشت تباه

جز محنت و رنج نیست حاصل زهمه
فارغ شو و آزاد، بکَن دل زهمه
خود را بخدا گزار و اندیشه مکن
این فکر و خیال و وهم مشکل زهمه

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تڑپاتے ہیں ہر لحظہ مجھے میرے گناہ
دل میں ہے ندامت تو مرے لب پر آہ
اے بادِ مرادِ وصل، کر میری مدد
کشتی ہوئی عصیاں کے سمندر میں تباہ

دنیا سے بجز رنج نہیں کچھ حاصل
اس انس کو چھوڑ دے تو آسودہ ہو دل
دل اپنا خدا کو سونپ کچھ خوف نہ کر
کچھ بھی نہ بگاڑے گا یہ وہمِ باطل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از نیک و بدِ خویش نگشتم آگاه
بر فضلِ تو کردم گنہ و نامہ سیاہ
از قدرتِ تست ضعف و قوّت ہمہ را
لَاحَولَ وَلاقوّۃَ اِلّابِاللّٰہ

غیر از درِ رحمتش نداریم پناہ
بی چارہ و عاجزیم با حال تباہ
نی طاقتِ زُہدست نہ یارای گناہ
لَاحَولَ وَلاقوّۃَ اِلّابِاللّٰہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نیکی و بدی سے نہ ہوا میں آگاہ
رحمت کے بھروسے پہ کیا نامہ سیاہ
طاقت ہو کہ ضعف تیری قدرت ہی سے ہے
لَاحَولَ وَلا قوّۃَ اِلّا بِاللّٰہ

رحمت کے سوا اور نہیں کوئی پناہ
عاجز ہوں مرا حال نہایت ہے تباہ
ہے زہد کی طاقت نہ ہے یارائے گناہ
لَاحَولَ وَلا قوّۃَ اِلّا بِاللّٰہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شوخی ز کفم ربود دل را به نگاه
شد روز بمن تیره ازین چشمِ سیاه
پیری و شباب جمع شد آخرِ کار
لَاحَولَ وَلاقوّةَ اِلّا بِاللهِ

احوال که از جورِ فلک گشت تباه
این بود که از شاه و گدا خواست پناه
دیدم همه را و آزمودم همه را
لَاحَولَ وَلاقوّةَ اِلّا بِاللهِ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل لے گئی اک شوخ کی دزدیدہ نگاہ
دن کو بھی سیہ کر گئی وہ چشمِ سیاہ
یک جا ہوئے پیری و شباب آخرِ کار
لَاحَولَ وَلا قوۃَ اِلّا بِاللہ

ہے جورِ فلک سے یوں مرا حال تباہ
میں ہر کس و ناکس سے ہوں جویائے پناہ
دیکھا بھی ہے سب کو آزمایا سب کو
لَاحَولَ وَلا قوّۃَ اِلّا بِاللہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

افسوس به تقدیر نه بردیم پناه
زاندیشه و تدبیر شد احوال تباه
مغرور مشو به قوّت و قدرتِ خویش
لَاحَولَ وَلاقوّةَ اِلّا بِاللّٰه

احوال شد از زِشتیِ اعمال تباه
جز فضلِ خدا نیست دگر جای پناه
هر چند که من ضعیف و ابلیس قوی است
لَاحَولَ وَلاقوّةَ اِلّا بِاللّٰه

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

افسوس کہ تقدیر نے بخشی نہ پناہ
تدبیر سے حال ہو گیا اور تباہ
مغرور نہ ہو اس پہ کہ طاقتور ہوں
لَا حَولَ وَلا قوّۃَ اِلّا بِاللہ

ہے زشتیِ اعمال سے ہی حال تباہ
جز فضلِ خدا اور نہیں کوئی پناہ
ہر چند میں کمزور ہوں، شیطان قوی
لَا حَولَ وَلا قوّۃَ اِلّا بِاللہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گر متّقیم وگر اسیرم به گناه
آنی که بهر حال در آری به پناه
نیک و بدِ هر کس به یدِ قدرتِ تُست
لَا حَولَ وَلا قوّةَ اِلّا بِاللّٰه

زاهد تو چه لذّت ز ریا یافته ای
صد خرقهٔ پشمینه بهم تافته ای
از رشتهٔ تسبیح که باریک ز موست
محکم رسنی برای خود بافته ای

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

زاہد ہوں میں یا رہتا ہوں پابند گناہ
تو وہ ہے کہ ہر حال میں دیتا ہے پناہ
ہر ایک کا نیک و بد ترے ہاتھ میں ہے
لَا حَولَ وَلا قوّۃَ اِلّا بِاللہ

زاہد تجھے دیتا ہے مزا کیا یہ ریا
کیوں خرقۂ پشمینہ کو ملبوس کیا
ہے رشتۂ تسبیح سے الفت تجھ کو
کیا خوب بنایا ہے گلے کا پھندا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیهوده بسی تخمِ هوس کاشته ای
حاصل چه ازین کاشته انگاشته ای
سودای جهان سود نبخشد آخر
نقصان کند آنچه نفع پنداشته ای

با دامِ هوا و حرص تا هم نفسی
پابند خودی شام و سحر در قفسی
آزاد چو سرو باش در گلشنِ دهر
گر سنبل و نسرینی و گر خار و خسی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بے فائدہ کیوں تخمِ ہوس بوتا ہے
حاصل تجھے اس کام سے کیا ہوتا ہے
سودے میں جہاں کے تو نہیں سُود ذرا
تو اصل میں پاتا نہیں کچھ کھوتا ہے

تو حرص سے آزاد نہیں ایک نفس
ہے تیری خودی تیرے لیے ایک قفس
ہو سرو کی مانند چمن میں آزاد
تو سنبل و نسرین ہے، ہے خار کہ خس

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در دهر اگر همسرِ افلاک شوی
پستی بگزین که عاقبت خاک شوی
آزردگیِ جهان نیرزد بجوی
دامن بفشان ز حرص ناپاک شوی

پیداست ز پیشانیِ من عصیانی
داری نظرِ لطف بمن پنهانی
اسرارِ نهان بود به پیشِ تو عیان
گر فاسق و گر متّقیم میدانی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر چند ہے تو ہمسرِ اوجِ افلاک
لازم ہے تجھے عجز کہ ہونا ہے خاک
کچھ بھی تو نہیں قیمتِ فکرِ دنیا
دامن کو جھٹک، حرص سے ہوگا ناپاک

مرقوم مرے ماتھے پہ ہیں میرے گناہ
اس پر بھی ہے مجھ پر تری در پردہ نگاہ
اسرارِ نہاں تجھ پہ سراسر ہیں عیاں
زاہد ہوں کہ فاسق تو ہے اس سے آگاہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گر در طلبِ بادهٔ راحت هستی
وز نشّهٔ آزادیِ دنیا مستی
دین هم بگذار دامنِ دوست بگیر
در عالمِ مستی ز دو عالم رُستی

تا چند در اندیشهٔ دنیا باشی
آوارهٔ دشت و کوه و صحرا باشی
دامانِ قناعت است بسیار وسیع
از دست مده درین جهان تا باشی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے بادۂ راحت کی اگر تجھ کو تلاش
کچھ تجھ کو نہیں فکرِ جہاں ، فکرِ معاش
کر دین بھی ترک اور پکڑ دامنِ دوست
دیکھے گا دو عالم میں نہ کوئی پرخاش

کب تک تجھے اندیشۂ دنیا کب تک
آوارۂ دشت و کوہ و صحرا کب تک
ہے اس میں بھلا تیرا اسے چھوڑ نہ تو
دامانِ قناعت سے کنارا کب تک

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تنها نه همین جان و دل ایمانی
آنی تو که هر لحظه بچندین ، آنی
بیرون ز تصوّر و خیالت دیدم
آن چیز که در فهم نیاید، آنی

ای جانِ گرامی تو چرا نادانی
باید که بدانی چه قدر میمانی
بر هستیِ موهوم عبث مغروری
پیوسته نمانی، دو سه دم مهمانی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

میرا ہی نہیں بلکہ ہے محبوبِ انام
تو وہ ہے کہ اک لحظے میں سو تیرے مقام
باہر ہے مرے فہم و تصوّر سے تو
حق بات یہ ہے اس میں نہیں کوئی کلام

اے دوست بھلا کس لیے نادان ہے تو
فانی ہے مگر اس پہ بھی انجان ہے تو
ہے ہستیِ موہوم پہ یہ ناز عبث
دو تین ہی دن کے لیے مہمان ہے تو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در دیده و دل همیشه دارد گذری
هر لحظه بدیدار شود در اثری
کو خسته دلی که سیرِ این جلوه کُند
از خود رَوَد و زخود نگیرد خبری

ای خانه خراب از خدا بی خبری
ای موجِ سراب از خدا بی خبری
این هستیِ موهوم تو نقش است بر آب
ای جوشِ حباب از خدا بی خبری

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے دیدہ و دل میں ترا ہر وقت گزر
ہر شے میں نمو تیری ہے ہر شے میں اثر
اس رنگ میں کرتا ہے جو تیرا دیدار
وارفتہ کو رہتی نہیں خود اپنی خبر

اے خانہ خراب کیوں ہے بیگانۂ حق
اے موجِ سراب کیوں ہے بیگانۂ حق
یہ ہستیِ موہوم تو ہے نقش بر آب
اے جوشِ حباب کیوں ہے بیگانۂ حق

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیش از گنهم بخشش و احسان کردی
بر خوانِ کرم همیشه مهمان کردی
هر چند گنه بیش شد افزود کرم
این طور ز کردار پشیمان کردی

گیرم که چو نرگس همه تن سیم و زری
تا چشم کشودی و بخود در نگری
از خواهشِ مال و جاه زحمت نبری
ای جوشِ بهار از خزان بیخبری

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

عاصی ہوں مگر موردِ احساں ہوں میں
خوانِ کرمِ دوست پہ مہماں ہوں میں
عصیاں بھی ہیں بیش اور کرم اس سے بیش
اپنے کردار سے پشیماں ہوں میں

مانا کہ تو نرگس کی طرح ہے زردار
کھول آنکھ ذرا اور کر اپنا دیدار
زحمت ہے فقط یہ خواہشِ جاہ و حشم
پت جھڑ سے ہے کیوں بے خبر اے جوشِ بہار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از مردمِ روزگار غافل نظری
وز گرمیِ این طائفه خوشدل نشوی
پرواز بکن همیشه از صحبتِ شان
تا در قفسِ فریب بسمل نشوی

در پیریِ وضعف سیرِ گلشن نکنی
صد رنگ گلِ اشک بدامن نکنی
چون غنچه درین باغ پریشان کردی
بی لاله رخی میلِ شگفتن نکنی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا سے ہے لازم تجھے غافل ہونا
اچّھا نہیں اس بزم میں خوش دل ہونا
تو چھوڑ بھی دے بُروں کی صحبت ورنہ
اس پنجرے میں ہوگا تجھے بسمل ہونا

کیوں کرتا ہے پیری میں تو سیرِ گلشن
رنگین نہ کر آنسوؤں سے اپنا دامن
کھلنا نہیں ممکن جو نہیں وہ گل رو
دل جس میں شگفتہ رہے وہ ڈھونڈ چمن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تا چند بکوه و دشت زحمت بکشی
از بارِ هوا و حرص محنت بکشی
این زندگیت بقدرِ خواهش نه بود
وقت است هنوز گر ندامت نکشی

افسوس ز احوالِ خود آگاه نه ای
بدخواهِ خودی ولی هواخواه نه ای
بی هوشیِ غفلتت خماری دارد
هُشیار ز صهبای سحرگاه نه ای

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کب تک یہ ہوائے سیرِ دشت و کہسار
یہ حرص کا بوجھ ہے سراسر آزار
جیتے جی تو خواہش نہیں پوری ہوگی
ہے وقت ابھی کہ شرم ہو تیرا شعار

افسوس تو اعمال سے آگاہ نہیں
بدخواہ ہے اپنا تو ہواخواہ نہیں
بے ہوشیِ غفلت میں بلا کا ہے خمار
تو واقفِ صہبائے سحر گاہ نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از خواهشِ مال و جاه زحمت ببری
با یار بسر بکن که راحت ببری
غافل نشوی بسی ندامت بکشی
آگاه اگر شوی فراغت ببری

یارب زمنِ زار نیاید کاری
جز معصیت و غفلتِ بی حد کاری
از کارِ گذشته کار آگاه شدم
کاری نشد از من که بیاید کاری

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دولت کی ہوس چھوڑ کہ راحت مل جائے
ہم صحبتِ حق ہو کہ مسرّت مل جائے
غفلت میں ندامت کے سوا کچھ بھی نہیں
اس بات کو سمجھے تو فراغت مل جائے

کچھ بھی نہ کیا دل کو گراں بار کیا
عصیاں میں رہا خود کو نہ بیدار کیا
اس بات کا اب علم ہوا ہے مجھ کو
جو کام کیا میں نے وہ بے کار کیا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گه شهر و دیار گه بصحرا رفتی
در راهِ هوس بصد تمنّا رفتی
این قافله نزدیک سرِ منزل شد
اتمامِ سفر گشت کجاها رفتی

ای دل عبث از دارِ بقا میترسی
اندیشه مکن که از کجا میترسی
در راهِ فنا نیست تعب، آرام است
آن خانه ازینجاست چرا میترسی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تو شہر و دیار و صحرا میں گیا
راہِ ہوس و حرص کا راہی بھی ہوا
یہ قافلہ اب پہنچا ہے منزل کے قریب
باقی نہ رہی عمر کرے گا اب کیا

اے بے خبرِ دارِ بقا، ڈر نہ ذرا
اندیشہ تجھے اس سے ہے کیا، ڈر نہ ذرا
اس گھر کا تعلّق بھی تو ہے دنیا سے
راحت کدہ ہے راہِ فنا، ڈر نہ ذرا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از مردمِ دنیا بوَد اندیشه بسی
این گرگ و پلنگ اندرین بیشه بسی
مینای دل از سنگدلان در خطر است
اندیشه بود همیشه زین شیشه بسی

افسوس که از کردهٔ خود بیباکی
در دشتِ هوس جیب و گریبان چاکی
این یک دو نفس هستیِ خود نیست شمار
پندار که بر خاک نه ای، در خاکی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دنیا والوں سے زندگی سب کی ہے تنگ
اس دشت میں رہتے ہیں بہت گرگ و پلنگ
ان سنگ دلوں سے دل نہیں بچ سکتا
اس شیشے کو ہر وقت ہے اندیشۂ سنگ

تو اتنا گنہ گار، پھر اتنا بے باک
ہے دشتِ ہوس میں ترا دامن صد چاک
دو چار نفس ہی کی ہے ہستی تیری
تو خاک پر آباد نہیں خود بھی ہے خاک

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دریاست دلت گر تو شناور بشوی
غوّاصِ محیطِ هفت کشور بشوی
در بحرِ وجودِ تست موجود همه
طوفان بکنی و خواه لنگر بشوی

ای دل بخدا که از خدا بیخبری
هر شام و سحر در طلبِ سیم و زری
از موجِ سراب و از حبابی کمتر
مانندِ نسیم هر نفس در گذری

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دریا ہے اگر دل تو شناور ہو جا
غوّاصِ محیطِ ہفت کشور ہو جا
اس بحرِ وجود میں ہیں دونوں اوصاف
طوفاں ہو جا تُو خواہ لنگر ہو جا

اللہ کی اے دل نہیں کچھ تجھ کو خبر
ہر وقت ہے تجھ کو خواہشِ سیم و زر
تو موجِ سراب سے ہے بڑھ کر بے بود
مانندِ نسیم ہے یہاں تیرا گزر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر شام تو از شرابِ غفلت مستی
در بر رُخِ فیضِ هوش محکم بستی
مینای فلک پُر است از بادهٔ کین
هشیار که آخر نکند بد مستی

خواهی که رسی بکام و تلخی نچشی
آسوده شوی بارِ ندامت نکشی
با صبر بساز و با قناعت خُو کُن
از دستِ هوا و حرص در کشمکشی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بخشی مےِ غفلت نے تجھے یہ مستی
ویران ہوئی ہوش و خرد کی بستی
مینائے فلک میں ہے عداوت کی شراب
تاثیر ہے اس کی تو فقط بدمستی

خواہاں ہے اگر کہ اشکِ حسرت نہ بہے
آسودہ رہے بارِ ندامت نہ سہے
اس کے لیے ہے صبر و قناعت لازم
کیوں کشمکشِ حرص ترے دل میں رہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هستی به نظر چه شد اگر پنهانی
این رازِ نهفته را تو هم میدانی
چون شمع ز فانوس نمایی خود را
پیوسته درین لباسِ خود عریانی

ای یار درین دیار غم خوار تو ای
آگاه بر احوالِ منِ زار تو ای
دیدم همه را و آزمودم همه را
در بیکسی ام یارِ وفادار تو ای

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نظروں میں ہے ہر چند کہ پنہاں تو ہے
اس راز کا بھی صاحبِ عرفاں تو ہے
ہے شمع کی مانند نمایاں ہر دم
فانوس کے پردے میں بھی عریاں تو ہے

غم دیدہ ہوں میں اگر غم خوار ہے تو
آگاہ مرے حال سے اے یار ہے تو
دیکھا بھی ہے سب کو، آزمایا سب کو
بیکس ہوں میں اک یارِ وفادار ہے تو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بیهوده در اندیشهٔ سیمی و زری
حاصل ز جهان بجز ندامت نبری
بیش از نفسی هستیِ موهوم تو نیست
مانندِ حباب رفته و در گذری

در بحرِ وجود کمتر از خار و خسی
مانندِ حباب یک نفس در قفسی
آزاد بشو ز دامِ غفلت گفتم
بیهوده گرفتار بقیدِ هوسی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بے ہودہ ہے اندیشۂ زر اے غافل
ہونا ہی پڑے گا تجھے ہستی پہ خجل
مانندِ حباب آ کے چلا جائے گا
بس ہستیِ موہوم کا ہے یہ حاصل

ہستی کے سمندر میں ہے تو خار و خس
جینا ہے ترا مثلِ حباب ایک نفس
آزاد ہو اے قیدیِ دامِ غفلت
ہے کس کے لیے بے ہودہ گرفتار ہوس

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

از بهرِ دو روز رنج دنیا نکشی
این بارِ گران بدوش بیجا نکشی
امروز اگر دست ز خواهش بکشی
درد و غم و انفعالِ فردا نکشی

ای بے خردی که از خدا بی خبری
آشفته و دیوانهٔ سیمی و زری
بیش و کمِ دنیا بکفِ خودِ خداست
وز بخششِ او همه کس، کینه وری

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دو دن کے لیے زحمتِ دنیا نہ اُٹھا
یہ بارِ گراں دوش پہ بے جا نہ اُٹھا
اس حرص سے آج ہی کنارا کر لے
کل کے لیے بوجھ رنج و غم کا نہ اُٹھا

خالق سے تو بے خبر ہے اے وائے خرد
سر میں ہے زر و سیم کا سودا بے حد
بیش و کمِ دنیا کا تو مالک ہے خدا
بخشش جو کسی پر ہے تو کیوں تجھ کو ہے کد

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ای جانِ گرامی بخدا نادانی
در خانهٔ من یک دو سه دم مهمانی
بر چرخ اگر روی و خورشید شوی
آن ذرّه که در شمار ناید، آنی

خواهی که شوی شاه و گدائی نکنی
باید که خیالِ پارسائی نکنی
از دُرد کشی صاف دلی حاصل کن
یک گام ز میخانه جدائی نکنی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اے جانِ گرامی تو بہت ناداں ہے
دو تین ہی سانس کا یہاں مہماں ہے
وہ ذرّہ ہے تو جو کسی گنتی میں نہیں
ہاں پہنچے فلک پر تو مہِ تاباں ہے

خواہش ہے رہو شاہ، گدائی نہ کرو
لازم ہے خیالِ پارسائی نہ کرو
مل جائے گی دُردِ مے سے بھی صاف دلی
مے خانے سے دم بھر بھی جدائی نہ کرو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

افسوس که غافل تو ز هستی هستی
پیوسته ز صهبای رعونت مستی
هر چند شوی بلند چون شعله خسی
از شامتِ سرکشی در آخر پستی

گه سرو و گهی سنبل و گه یاسمنی
گه کوه و بیابانی و گاهی چمنی
گه نورِ چراغی و گهی بوی گلی
گه در چمنی و گاه در انجمنی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تجھ کو یہ نہیں خبر کہ ہے کیا ہستی
صہبائے رعونت کی ہے دائم مستی
کچھ بھی نہیں کتنا بھی ہو اونچا شعلہ
انجام ہے سرکشی کا آخر پستی

سنبل ہے کبھی اور کبھی برگِ سمن
تو دُرِّ عدن کہیں، کہیں لعلِ یمن
تو شمع کا نور ہے ہر اک محفل میں
بُوے گُلِ تر ہو کے بھی ہے زیبِ چمن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

هر چند که کم لطف و دل آزار تو ای
بیش از همه غمخوار و وفادار تو ای
در عالمِ امتحان چو گشتم دیدم
هر جا که بوَد خسته دلی، یار تو ای

سرمد در دین عجب شکستی کردی
ایمان بفدای چشمِ مستی کردی
با عجز و نیاز جمله نقدِ خود را
رفتی و نثارِ بُت پرستی کردی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہر چند کہ کم لطف و دل آزار ہے تو
پھر بھی مرا غم خوار و وفادار ہے تو
معلوم ہوا یہ آزمانے کے بعد
دل خستہ کہیں بھی ہو مددگار ہے تو

دیں چھوڑ دیا اور کیا کفر سے ساز
ایمان کیا ترک جھکا سوے مجاز
کافر پہ فدا کر دیا تو نے سرمد
جتنا تھا ترے پاس زرِ عجز و نیاز

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

افسوس ز سر تا بقدم بوالهوسی
اندیشه بکن ببین چه چیزی چه کسی
آزاد بشو ز دامِ غفلت گفتم
تا در هوسی اسیرِ اندر قفسی

ای دل ز هوا و حرص غمگین بشدی
با بیش و کم جهان به تسکین بشدی
خود را سبک و ننگِ دو عالم کردی
از بارِ گران خسته و سنگین بشدی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے تیرِ ہوس اور تو اس کا نخچیر
کچھ سوچ کہ تو خاک ہے یا ہے اکسیر
پھندے غفلت کے توڑ، ہو جا آزاد
جب تک تو ہوس میں ہے قفس میں ہے اسیر

کیوں حرص و ہوا سے ہے تو اے دل غمگیں
کیوں بیش و کمِ جہاں سے پائی تسکیں
اب پھرتا ہے کیوں ننگِ دو عالم ہو کر
اس بوجھ سے دم بھر تجھے آرام نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ای دل تو درین زمانه گمراه شدی
پابند هوا و حرصِ جانکاه شدی
زین دامِ بلا اگر بجستی آخر
سر تا بقدم درد و غم و آه شدی

فارغ ز هوا و حرص یکدم نشدی
از فکرِ مآل کار از غم نشدی
چون گاو خری که هست در فکرِ وجود
کمتر تو ز سگ شدی و آدم نشدی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اے دل تو غمِ دہر سے گُم راہ بھی ہے
پابند ہوا و حرص جانکاہ بھی ہے
اس دامِ بلا سے کیوں ہے تجھ کو الفت
تو درد بھی ہے، رنج بھی ہے، آہ بھی ہے

بے گانہ کبھی حرص سے یک دم نہ ہوا
تسکین ملی کب تجھے، کب غم نہ ہوا
حیواں کی طرح تجھ کو رہا فکرِ وجود
کُتّے سے بھی کم تر ہوا، آدم نہ ہوا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

در خوابی و از خویش نداری خبری
غفلت ندهد بجز ندامت ثمری
یاران همه رفتند تو هم در راهی
بر هستیِ موهوم نداری نظری

هر روز بدریای هوس گردابی
از ظلمتِ غفلت همه شب در خوابی
ایّامِ جوانی شد و پیری آمد
وقت است اگر فیضِ چمن دریابی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اے سوئے ہوئے تجھ کو نہیں اپنی خبر
جز شرم نہ مل سکے گا غفلت کا ثمر
تو راہ میں ہے، دوست گئے منزل تک
کیوں ہستیِ فانی پہ نہیں تیری نظر

کھاتا ہے تو دریائے ہوس میں چکّر
طاری تجھ پر ہے خوابِ غفلت شب بھر
ایّامِ جوانی گئے، پیری آئی
ہے وقت ابھی فیضِ خدا حاصل کر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ای باد بگو بمیرزائی بخشی
کای کرده فلک بزیرِ رایت رخشی
گفتی که کواکب چو دِرَم میپاشم
خورشید مرا نیز بمن میبخشی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بخشی سے یہ کہہ جا کے تو اے بادِ صبا
افلاک پہ لہراتا ہے تیرا جھنڈا
برساتا ہے تارے تو دِرَم کے مانند
لِلّٰہ مجھے بخش دے خورشید مرا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri